بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ۝ ویل یومئذٍ للمکذبین ۝

ردِ تکذیب براہین احمدیہ

عرف

وید و قرآن کا مقابلہ

حصہ دوئم

جس میں منشی لیکھرام جی آریہ وغیرہ کی غلط فہمیوں اور منہ زوریوں کا جواب باصواب ہے

مصنفہ خیرخواہ زمن مولوی ابو رحمت حسن صاحب صانہ اللہ عن الشرور والفتن

تیسری مرتبہ سنہ ۱۹۰۴ء

النذیر پریس میرٹھ میں منشی نذیر حسین کے اہتمام سے طبع ہوا

النذیر

یہ ماہوار رسالہ زیر اہتمام منشی نذیر حسین صاحب میرٹھ شہر سہراب دروازہ سے شائع ہوتا ہے۔ حجم ۳۶ صفحہ کاغذ چکنا قیمت پیشگی معہ محصول ڈاک عہ سالانہ ہے۔ اسکا اڈیٹر نہ صرف ایک محقق اسلامی واعظ ہے بلکہ دیانندی پورانون اور پرانے دھرانے ویدون کے گھر کا بھیدی اور زبان سنسکرت کا پورا عالم ہے۔ اسکا فرض آریہ وغیرہ مخالفان مذہب اسلام کو منہ پھوڑ اور دھڑ توڑ جواب دینا ہے۔ منشی صاحب موصوف کے نام درخواستین آنی چاہئین۔

(ابورحمت حسن میرٹھ شہر سہراب دروازہ)

فہرست مضامین کتاب ہذا

غلطنامہ کتاب ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	منہ پھٹ پچہ دھڑ توڑ	مہذبانہ

صفحہ ۲ سے آگے صفحہ کا ہندسہ غلط ہے ناظرین مسلسل بنالین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۲	ہرایک	ہراک
۳	۷	فوق تحت	فوق و تحت
۴	۸	اشیار	اشیاؤ
۵	۴	غمخوار	غمخوار و
۵	۷	ق	ق و
〃	۲۰	مانگ	مانک
۶	۴	حق ان سے	ان سے حق
〃	۲۰	صوت	صورت
〃	۹	النسانون	النسان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۱۶	اور	اور پڑھو اللہ الذی لاالٰہ الاہو الخ
〃	۲۳	دھرتے	رکھتے
۱۵	۱۳	کو	کو دیکھتے ہین
۱۶	۱۶	ایک	ایک عمدہ
〃	۲۳	ہے	ہی ثبوت ہوے کی دلیل نہین
۱۸	۱۸	آتھم	آتم
۱۹	۲	ضعت	صنعت
〃	۷	یا آنجھ	یا میری آنکھ
〃	۹	منشین	منشینش
〃	۱۹	مہمل	مہمل بیان اور غلط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰	۲	سوبہ	سوریہ
〃	۱۰	کہ یہ	ہے اُسے
〃	۱۸	دیانندجی	دیانندجی مرقومہ ستیارتھ پرکاش سے
۲۱	۹	تکر	تکرر
〃	۱۵	ب	رب
۲۲	۵	گناف	گزاف
۲۴	۱	شرح	شرع
۳۰	۲۰	نفس	انفس
۳۳	۲۰	ہوتر	ہوتری
۳۴	۶	گنہ	گناہ
۳۴	۲۰	قولہ	قرآن
۳۴	۲۰	یہ فقرہ	قولہ یہ فقرہ
۳۵	۴	وہ	وہ معاملہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۱۹	تا	تا	۵۵	۵	زاغ	زاغ	۷۸	۲۲	ونظرا	نظراً
۳۹	۱۰	کے	سے	”	۱۵	جہان	جہان را	”	”	”	”
”	۱۴	شائد	×	۵۶	۱۳	حی فقرہ	اور فقرہ اوحی	۸۱	۱۲	چاہا	چاہا بتدریج
”	۱۷	سرب ادہار	×	”	۱۴	واسطہ	وحی اور واسطہ	۸۲	۲	ترسٹپ	ترشٹپ
۴۰	۱	قوت	صوت	”	۱۵	جبیش	جبیش	۸۶	۱۴	فوق	×
”	۲	اور	ا	۵۷	۱	جبیش	جبیش	۸۷	۲	صدق	اصدق
”	۲۲	ہونیکے	ہونیکے سبب	”	۴	دراز تھے	دراز تھے اوران بازؤں سے مراد چھ سو قسم کی طاہی	”	۱۲	سسار	سنسار
۴۱	۱۰	یہ	وہ					”	۱۷	پرمیشور	+
۴۳	۲۱	انکا	انکا	۵۹	۵	گئے رہتے	گئے رہتے جو جنت سرگ وغیرہ نمونہ ہائے قدرت	”	”	سمجھ	سمجھہ مین
۴۶	۳	دارد	وارد دیکھو سیتارتھ					”	۱۹	بیک	یہ بیک
۵۱	۱۲	جنوب	مغرب				عالم بالامین ہین	۸۸	۱۵	منزل گاہ	محل نزول
”	۱۵	غیر	غیر کی	”	۱۲	بلایا اور ہے	بلایا جاتا ہی اور جوگی لوگ	۸۹	۱۶	کا	کا سیاق اور
”	۱۶	لگ	لگادینا	۶۰	۱۱	کیونکہ	کیونکہ آپکو	۹۰	۳	شرک	دوئم رد شرک
۵۲	۱	اور	+	۶۴	۱۷	کا	×	۹۳	۲۱	تا	نہ
”	۴	دونیم ہی کیون	کیون دونیم ہے	”	۱۸	معلوم	نامعلوم	۱۰۰	۲۰	سکی	کی
”	۵	ہذا	ہذا اگر	۶۵	۱۹	وشمون	دسون	۱۰۱	۲	۸۱	۸۱۰
”	۱۵	اسکا	بجو دیا صیغہ امر مخاطب ہے اور اسکا	۶۶	۱	اوست	روست	”	”	دونو	وہ نو
۵۴	۱۰	اور فحش	پر فحش	۶۷	۵	یکشف	یکشفُ	”	۱۵	دس کو	دس کو کہتے ہین
”	۱۳	مرہ	مرۃ	”	”	یئعون	یئعُون	۱۰۴	۴	بلاؤ	بلاؤ جیسا کہ اگر منتر مین اسنے بلایا ہے
”	۱۹	سے	نے	”	”	السجود	السُجُود				
”	۲۲	نزلۃ	نزلۃً	۶۸	۱۹	فیسجد	فیسجدُ	۱۰۷	۱۱	سیمبو	سیمبھو
”	۲۳	ۃ	ۃ	۷۳	۶	مع	سمابجیہ	”	۲۰	دروہ	درد
۵۵	۲	تھا	تھا جیسے کہ ڈھانک رکھا تھا	۷۶	۱۵	ور حصہ ثانیہ	اور آیۂ ثانیہ	۱۰۸	۱۵	ایتی	اویتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۰	۲۱	ہتھیارون	ہتھیارون مین	۱۳۴	۱۶	بھی	ہی	۱۴۳	۱۷	بیمار	تیمار
۱۱۲	۸	گے ہین	اور جھکے	۱۳۵	۱۶	اتا	اذا	۱۴۵	۱۱	تعیین	یَتَغَیَّر
۱۱۳	۱۵		سے منتخب کر کے کی متعلق بنا کر اپ نشید	۱۳۶	۴	والی	ایمان والی	〃	۱۳	بن بھ	بن بھجے
〃	۱۸	بعت	العبت	۱۳۷	۵	اَمَانَتُہٗ	اَمَانَتُہٗ	۱۴۶	۱۰	چودہوین	چودہوین ہجری
۱۱۵	۱۱	تاریخ	تاریخی	〃	۹	اُذُنِیَۃ	الذریۃ	〃	۵	مُقام	مَقام
۱۱۸	۶	سکھی	سکھنی	〃	〃	جبتک	جیب تک	〃	۶	یلبسون	یَلْبَسُوْن
۱۲۴	۵	پڑین	نہ پڑین	〃	۱۴	اَیُّہٗ	اَنَّہٗ	〃	۲۲	کہ	نہ کہ
۱۲۴	۸	کتب سابقہ	کتب سابقہ کے	〃	۲۲	خطاءً	خِطاءً	۱۴۸	۱۱	ممنا	تمنا
			علم سے بھی واقف نہین	۱۳۸	۶	بھی	ہی	〃	۲۳	پون	پوتون
			اقتباس کیجا۔ اور	〃	۱۳	مزجا	مَرحًا	۱۴۸	۱۹	خیال	خیال کرے
			اکثر مسائل کتب	〃	۱۷	الیک	اِلَیکَ رَبُّکَ	۱۴۹	۲۱	المتقین	لِلْمُتَّقِیْنَ
			سابقہ)	〃	۲۳	ما	اِلَّا مَا	۱۵۱	۲	حاجی	ناجی
〃	۱۱	لئے ایک	نے دوسری جانب ایک	۱۴۱	۱۲	نام	ہاں				
۱۲۸	۱۲	سورۃ	سورہ	۱۴۳	۹	سے	اور یہ وید و قرآن				
〃	۱۶	ویہلکم	اور فرمایا ویہلکم				کا مقابلہ				

پہلے اسے پڑھو

تہذیب المکذبین مطبوعہ جنوری سنہ ۱۸۹۵ء مین ہم ویدون کی تعلیم کی بابت عرض کر چکے تھی کہ شائع کرنیکے قابل
نہین اور قوم مین تہذیب پھیلانیکی نیت سے شرمناک الفاظ و ناقص خیالات دیانندی بھاشیہ وغیرہ سے
علیحدہ کردئے جائین فللہ الحمد کہ میری پُر درد آواز سُنکر سماج نے ستیارتھ پرکاش او بھومکا کی الفاظ بدلڈالے
اب دہلی مین موٹھ کی مسجد کے متصل بخط اُردو بزبان بھاشا دیانندی یجروید بھاشیہ چھپا اور کارخانہ تجارتی پریس
علیگڈھ سے ملتاہی جسکا ایک منتر بھی تصرف سے خالی نہین اور جدی کتاب کا حکم رکھتا ہی اہل انصاف کے نزدیک باہم
متضاد ہونیکے باعث دونو ترجمے قابل اعتبار نہین ناگری تو اسلئے کہ آریون نے قابل ترمیم یا خلاف تہذیب
جانکر خود ترمیم کیا - اور اُردو اسلئے کہ کسی کمیٹی کی رائے سے متفق اور اصل کے مطابق نہین اور
اور کتنی بڑی آفت (نزاع) کا سامنا کرنا پڑا کہ ناگری کے قائل اُردو کو اور اُردو کے دیکھنے والے ناگری کو
جھٹلائینگے اور بغرض فیصلہ جب کوئی شخص یہ دو تو اُردو کنندہ کے پیش کریگا اُسوقت اُسے ضرور شرمندہ
ہونا پڑیگا کہ اُردو و اصل ناگری کے خلاف ہے ماشاء اللہ آریہ مت اسی کا نام ہے کہ ہمیشہ مرمت ہوتا رہے
بھلا اس ترمیم کی کچھ حد بھی ہے - کیا جبتک اصل کتاب اور مقابلہ کرنے والے مولوی پادری وغیرہ
موجود ہین تو یہ راز نہفتہ رہ سکتا ہے ہرگز نہین - بس اگر ہماری مانین تو پہلے ایک بڑی کمیٹی کرکے
پہلے اصل کی مرمت بنائین بعد ازان اُسکا ترجمہ عالم مین پھیلائین اور جو کتابین دیانندجی شائع کرگئے
تھے اُنہین واپس لین تاکہ اُنسے کوئی شخص مقابلہ کرنے نہ پائے ۔

اگر اُنکے زعم باطل مین دیانندی تعلیم قابل اشاعت اور واجب التعظیم ہے تو پھر دنیاوی شرم اور قانونی
گرفت سے ڈرکر اُسکے لفظ کیون بدلتے ہین اصل بھاشا ہی بخط اُردو چھاپدین تاکہ اصلی حقیقت سب پہ عیان
ہو اور ہمین بھی دوبارہ رائے دینے کا موقع ملے - لفظ بدلنے اور اصل چھپانے اور حاشیہ چڑھانے سے تعلیم
مذکورہ کی کمزوری اور پُر عیب ہونا ظاہر ہے چونکہ اصل کی موجودگی مین نقل کی ضرورت نہین اسواسطے مینے
اپنی تمام تصنیف مین بغرض اصلاح و فلاح قوم و اظہار حق دیانندجی کی اُن خاص کتابون سے نقل کیا ہے
جو اُنکے ہاتھون شائع ہوچکی تھین ناظرین بھی اُنہین کی طرف رجوع فرمائین مصنوعی بھاشون وغیرہ کی
راہ نجائین تاکہ در مراد ہاتھ آئے اور خصوم کو موقع حجت باقی نرہے - والسلام علی من اتبع الہدےٰ ۔

المرقوم ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء ۔ ابو رحمت حسن میرٹھ شہر سہراب دروازہ

ویداور قرآن کامقابلہ

حضرت آدم کے ساتھ جو کچھ دنیا کے سردار نے برتاؤ برتا اور حضرت ابراہیم کے ساتھ جو نمرود نے کیا اور حضرت موسیٰ کی حق بیانی اور فرعون کی عذر رسانی اور سرور عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سُنانا اور ابوجہل وغیرہ کا غل مچانا وغیرہ واقعات سے ظاہر ہے کہ حق سے مقابلہ کرنیوالے قدیم سے چلے آتے ہین مگر اپنی عادت مستمرہ کے موافق حق ہی ہمیشہ غالب رہتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ ہمیشہ غالب رہتا تو اُسکو حق کون کہتا اس مقابلہ مین بھی اہل تکذیب نے اپنے زعم مین کوئی کسر باقی نہین چھوڑی مگر الحمد للہ کہ میرے مشفق مولوی ابورحمت حسن صاحب المتخلص بہ واعظ نے عنقریب ہی اُسکی قلعی کھولدی اور جن چیزون کا الزام وہ اسلام پر لگاتے تھے وہی اُنکے ویدون سے نکال دکھا یا اور ایب وہ آریہ دھرم پر صادق آیا چنانچہ ناظرین کو مطالعہ سے خود ظاہر ہو جائیگا - اب میری غرض یہ ہے کہ جو صاحب رسالہ ہذا کے مقابل قلم اُٹھائین وہ تہذیب و انصاف کا خون نہ بہائین اور ایسا کرین کہ جسجگہ بزعم اُنکے اس کتاب مین خلاف واقع مضمون یا لغت کے خلاف ترجمہ ہو وہان حق ظاہر کرنیکی نیت سے کتب معتبرہ لغت سے اُس لغت کے جتنے معنے ہون سب بجا لکھدین تاکہ ناظرین کو بھی معلوم ہو کہ معانی مندرجہ رسالہ ہذا در حقیقت من گھڑت ہین اور اگر وہ بھی کسی لغت کی کتاب مین موجود ہوئے اور ویدون کے روزمرہ کے مطابق پائے گئے تو پھر مدعی و مدعا علیہ دونو راستباز شمار ہونگے ویدہی مہمل ٹھہر گئے چچا سمجھا جائیگا کہ جو پانی کی طرح ہر رنگ مین ملجاتا اور دو رنگی بجاتا ہے اور نیز یہ بات حل طلب ہے کہ جن منترون کو آریے کلام الٰہی قرار دیتے ہین اُنکو واعظ صاحب راجہ جد ہشٹر و رامچندر وغیرہ کے عہد کے بندون کا کلام شمار کرتے ہین اور فی الواقع ہر سکت پر اُسی زمانہ کے رشیون کے نام ہین جس سے اُنکا کلام بشر ہونا ہی پایا جاتا ہے جسکا جواب اکثر آریے یہ دیتے ہین کہ جس رشی نے جس سکت کے معنے بیان کیے اُسکا نام اُسی سکت پر لکھ رہا ہے مگر اس سے پوری تشفی نہین ہوتی بلکہ یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ وید جسپر رشیون کے نام درج ہین اصلی نہین بلکہ ترجمہ ہے اگر یہ اصلی ہوتا تو اسپر رشیون کے نام درج نہ ہوتے یا ذیل مین ٹیکا ہوتی چونکہ اُس مین ٹیکا کا پتہ نہین اور متن پر نام درج ہین تو اس سے یہی دو نتیجے پیدا ہوتے ہین کہ یا تو یہ وید اصلی نہین بلکہ ترجمہ ہین یا اُن رشیون کی تصنیف ہین جنکا نام اُسکی پیشانی پر درج ہین چونکہ ہندون کے بھاشیہ پر بھی وہی نام درج ہین جو کہ دیانند جی نے اپنے بھاشیہ مین نقل کیے ہین اسواسطے اشخاص مذکورہ کا ہونا مسلم ہے اور باہمی اختلاف کے سبب ہر دو فریق کا ترجمہ قابل غور ہے - مجھے اول تو امید نہین کہ کوئی ویددان آیا واعظ صاحب کی اس سعی بلیغ کا مشکور نہو - بفرض محال ابلیس کی تلبیس سے اگر کسی شریر النفس انسان نے قلم اُٹھایا اور خلاف تہذیب برتاؤ برتا یا از راہ تقلید جیسے معاندون کی طرح کسی دوسرے کی تے چاٹا کیا اور فاضلانہ جواب نہ دیا تو یہان بھی ہر قسم کا معجون تیار ہے فقط مریضون کی تشریف آوری کا انتظار ہے - والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ -

بندہ علی محمد نکودری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَشہدُ اَن لّآ اِلٰہَ اِلّا اللہُ وحدہٗ لاشریکَ لہٗ وَاَشہدُ اَنّ محمّداً عبدہٗ ورسولہٗ

حمد موفور و ثنائے لاتعد — شکر بے پایان سپاس بیعدد
اُس شہنشاہ جہان کو ہر زمان — جسنے قدرت سے کیا سب کچھ عیان
خالق و مخلوق و صناع قدیم — فی الحقیقت ہی وہی مطلق حکیم
علم اُسکا ہے ہر ایک شے پر محیط — کردئے پیدا مرکب اور بسیط
جوہر و اعراض و امکان و عدم — فوق تحت و عرض و طول و کیف و کم
نوع و جنس و بعض و کل اور خاص و عام — ایک کلمہ سے کئے ظاہر تمام
امر تکوینی کا جب اعلان کیا — نیستی کو اُسنے ہستی کردیا
فصل و موسم سال و لیل و نہار — ایک لحظے مین کئے سب آشکار
چرخ گردون بے ستون قائم کیا — آب پر فرش زمین ٹھہرا دیا
کرکے روشن مہر و مہ مثل چراغ — دھو دیا آفاق سے ظلمت کا داغ
سب کی روحین بالبداہت ایکدم — خلق کین روز ازل اُسنے بہم
مادہ اور مادی اجسام یہان — کردئے بے مادہ اُس نے عیان
بلکہ قدرت سے زروئے اقتدار — مادہ کو صورتین دین بے شمار
یون عناصر کو عدم سے دی نمود — ہو صدف سے جیسے گوہر کی نمود
دست قدرت سے کیا بے احتیاج — گوندھ کر اضداد کا یکسان مزاج

قالب بے سرہ مین ڈالا نور جان
ہو گیا ہنگامہ قدرت عیان

گردش دوران کو وہ چکر دیا
ہے فلک پر دھوم جسکی جابجا

طین سے پیدا سلاطین کر دئے
نار سے جن و شیاطین کر دئے

رتبہ عصمت ملائک کو دیا
اشرف المخلوق انسان کو کیا

جسقدر عالم مین تھی کائنات
سب کو بخشا خلعت جسم و حیات

زندگی کا آب پر رکھا مدار
اور ہوا پر سانس کا انجام کار

جوہر عقل معاش و اکتساب
گوہر عقل معاد و احتساب

کنہہ اشیاء دقائق کے رموز
گنج اسرار و حقائق کے کنوز

سینۂ انسان مین کیا کیا بھر دئے
اور زبانون پر بھی افشا کر دئے

اُسنے جاندارون کو بخشا اتحاد
تاکہ پائین پرورش حسب مراد

پھر جمادی مین کشش بالاتصال
خلق کی معشوق و عاشق کی مثال

بوٹیون مین ایسا کچھ ڈالا اثر
ایک دانہ سے وہ ہو جائین شجر

قوت ادراک و ذہن رسا
ابن آدم کو کئے ہر دو عطا

کرے حاصل تاکہ وہ انکے سبب
علم محسوسات و معقولات سب

کعبۃ اللہ کو کیا بیت الحرام
شام کی بیت المقدس کو سلام

ظلمت تثلیث کفر و مشرکی
جلوہ توحید سے سب دور کی

خالق ارواح اور اجسامیان
ہادم اصنام اور اصنامیان

آب چاہ آب زمزم دیکھکر
بہ گئی گنگا و جمنا سربسر

اور مقام پاک ابراہیم کا
دیکھکر اک اک بت آذر گرا

سنگ اسود کی نگاہ سخت سے
ٹھاکر اور ٹھاکردوارے گر گئے

پیش ممبر جب ہوئی بانگ صلوٰۃ
لات کھاکر چل دئے عزے و لات

نعرے مسجد مین سنے تکبیر کے
اگنی ہوتر ہوم دونو بجھ گئے

سورون شنپل اور سنبھل ہردوار
جنکا رکھتے تھے سدا سے انتظار

جبکے موسیٰ اور روح اللہ نے | دیدیئے تھے سب علامات اور پتے
خاص مکے مین اُتارا وہ نبی | رہ گئی متھرا اجالا دیکھتی
آفتابِ دین جو مغرب مین چڑھا | اُڑ گئی جہل و سفاہت کی گھٹا
یعنے احمد سرورِ پیغمبران | مونس و غمخوارِ یار بیکسان
مصطفےٰ و مجتبےٰ و مہتدے | مقتدائے متقین و پیشوا
رہنما و ہادیِ ہر خاص و عام | بادشاہِ دو جہان خیر الانام
سید الخلق ختم انبیا | حامد و محمود و محبوبِ خدا
محبطِ جبریل و فخرِ انس و جان | قاسمِ کوثر شفیعِ عاصیان
صاحبِ معراج و مصباح الہدےٰ | شمعِ حق شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ
شاہِ لولاک و رسولِ کائنات | شافعِ اہلِ گنہ بعد وفات
جامعِ فضل و کمالاتِ عمیم | مجمعِ آداب و اخلاقِ عظیم
معدنِ الطاف و احسان و کرم | منبعِ ایثار و مفتاحِ حِکم
سیدِ کل عالی نسب والا حسب | ہاشمی و قریشی و اُمّی لقب
مظہرِ انوار و مشکوٰۃ علےٰ | شہر مکے مین وہ جب پیدا ہوا
شاستر اور وید کی ساری کتھا | جوتش اور اہل تفلسف کا لکھا
جملہ نبیون کی بشارات و بیان | ہو گئی اُس وقت پوری سب عیان
غلغلہ جب اسکی طلعت کا ہوا | زلزلہ ایوان کسرے مین پڑا
کانگڑے کی آگ نارِ پارسی | راکھ کی مانند ٹھنڈی ہو گئی
وقتِ بعثت کے میان شام و روم | تھی نہ کچھ اس شاہ کی شوکت کی دھوم
ہند مین سرہانگ و حاجی رتن | لائے تھے ایمان بر غم برہمن
آسمان پر بھی شہادت کے لئے | قرص مہ کے صاف دو ٹکڑے ہوئے
دیتے تھے نجم و شجر ہر جا خبر | ہین رسول حق شہ جن و بشر
رحمتُ للعٰلمین جب وہ ہوئے | چار پائے بھی قدم پر جھک گئے

جبکہ قوم جن مین یہ چرچا چلا
ساری دنیا مین گیا دین عرب
کھل گئی سب انکی قسمت اور نصیب
منزل مقصود پر پہنچے وہ جا
سنتے ہین جس وقت نام مصطفیٰ
اور پھوٹی جنکی قسمت اے حبیب
لگ رہا ہے دل پہ انکے بید رنگ
جمع مال و زر ہے صرف انکو عزیز
مال کے لالچ پہ وہ نخوت فسون
چاہتے ہین دنیوی سب کر و فر
طاعت خالق نہین انکو پسند
علم حق حاصل ہے نے حُسنِ عمل
کھو کے بیٹھے ہاتھ سے راہِ فلاح
قرضدارون کو خلاف داد و دین
ترک دنیا اور مر جانے کا ڈر
ہین پرستش مین بتون کی صبح و شام
چاند اور سورج کی وہ پوجا کرین
رام و راون اور سیتا کا بیان
کشن جی اور گوپیون کا ماجرا
اور جب آتا ہے ذکر مصطفیٰ
شعلہ نارِ حسد سے دفعۃً
روز و شب وہ مذہب اسلام پر
خالق مخلوق کے قائل نہین

سب نے آمنا و صدقنا کہا
گو رہے کافر ابو جہل و لہب
حضرت احمد ہوئے جنکے حبیب
حق سے وہ اور حق اُنسے راضی ہوا
پڑھتے ہین صد شوق سے صل علیٰ
حب احمد انکو ہو کیونکر نصیب
کفر و شرک و بدعت و نخوت کا زنگ
حق و باطل مین نہین کرتے تمیز
کرتے ہین انسانون کی جانونکا خون
بھولے وار آخرت کو سر بسر
تن پرستی کے فقط ہین پائے بند
ڈھونڈھتے ہین بید سے بخشش کا پھل
جانتے ہین سود و رشوت کو مباح
کوڑیان دین لوٹ لین زر و زمین
دل مین رکھتے ہی نہین اک ذرہ بھر
حق پرستی سے نہین رکھتے وہ کام
پاؤن پہ مورت کے سر اپنا دھرین
روز و شب انکو ہے بس ورد زبان
دلکو اُنکے لگتا ہے از حد بھلا
صوت ابلیس ہوتے ہین خفا
بھُن رہا ہے نارِیون کا تن بدن
دیتے ہین دانتون کی چکی سر بسر
ذات واحد کی طرف مائل نہین

تین مین ایک گنتی ہین اور ایک مین تین ۔۔۔ تین تیرہ کر دیا ہے اپنا دین
زعم فاسد پر ہوئے دل سے نثار ۔۔۔ کہتے ہین یون کوچے کوچے مین پکار
عادل و منصف نے کیا کیا کر دیا ۔۔۔ خلق پر قربان بیٹا کر دیا
ہائے ایسی عقل پر غافل ہوئے ۔۔۔ زمرۂ بوجہل مین داخل ہوئے
گنتے ہین دنیا کو وہ دار النعیم ۔۔۔ کچھ نہین کرتے خدا سے باک و بیم
جان و دل سے مان لے سچ اے فتا ۔۔۔ جو کوئی حضرت کی چوکھٹ سے پھرا
دو جہان مین اُسکو جز ذلت نہین ۔۔۔ ذرہ بھر آرام اور عزت نہین
قول واعظ مین تجھے شک ہو اگر ۔۔۔ دیکھ لے پھر وید و بیبل کھولکر

اما بعد قال المعترض فی تکذیب براہین احمدیہ صفحہ ۴۲۔ اے پیارے ناظرین آریہ سماج کا چوتھا نیم ہے کہ سچ اختیار کرنے اور جھوٹ چھوڑنے مین ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔

اقول مگر اہل خلاف کا اسپر عملدرآمد نہین معلوم ہوتا شاید مناظرہ کے وقت اسکو بحر جہالت مین بہا دیتے ہین اور وید کے ارشاد موافق تہمت و الزام کی ٹھہرا دیتے ہین جس سے صریح واضح ہے کہ آبائی تقلید چھوڑ کر حق لینا انکا شعار نہین۔ پس ایسے وعدے اور نیمون کا بھی اعتبار نہین۔

قولہ صفحہ ۴۲ ویدک دھرم مین اندھا دھند کسی کی تقلید کرنا ناروا ہے۔

اقول مگر معلوم اہل تکذیب نے اس ضرورت کو پورا کیون نہین کیا اور خواہ نخواہ اسلام و اہل اسلام کی توہین و حقارت کرنیکا ٹھیکہ لے لیا۔ اگر بزعم باطل خود پورا کر چکے ہین تو اُس عالم ربانی کا نام اور پتا بتائین جس سے اُنہون نے یہ علم و فضل حاصل کیا ہے چونکہ لغو گو مدعی کے پاس اسکا ثبوت کوئی نہین اور نہ خبط و تکذیب مین اُسنے کتب مستندہ و معتبرہ اسلام سے استدلال کیا ہی بلکہ زلیخائے جامی و تصانیف فیضی وغیرہ کو بگمان خود معتبر تفسیرین سمجھکر اور روضۃ الاحباب و معارج النبوت و مدارج النبوت وغیرہ کو کتب احادیث مانکر حجت پکڑا ہی حالانکہ وہ اس باب مین قابل احتجاج نہین اور رطب و یابس روایات بلا تفصیل و تشریح نقل کر دینے کے سبب تفسیر حسینی بھی اسی قبیل سے ہے جو کہ اُسکا اول درجہ کا ماخذ ہے اس سے صریح واضح ہی کہ علم قرآن اور اسلام کی بنیادی کتابون کے نام سے بھی معترض واقف نہین مفت کی شیخیان بگھارتا اور دانائیت مین دم مارتا ہی۔ دیکھو تہذیب المکذبین صفحہ ۲

فائدہ قرآن شریف کا ترجمہ صحیح و معتمد علیہ وہ ہوگا جو حسب محاورہ کلام عرب یا سلف صالحین سے

مروی ہو اور وہی تفسیر معتبر خیال کی جائیگی جو ایک آیت کی دوسری آئت کرے یا کتب اصول مین بسند صحیح مرقوم ہو اسلئے مفسر کے واسطے کتب اصول سے آگاہ ہونا ازبس ضروری ہے کیونکہ وہ اُس سچے مفسر کا کلام ہے جسکی شنا مین وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ وارد ہے اور جائے نزول قرآن و شرف شرح صدر ہے مشرف و ممتاز اُن مین سے اصح کتاب بخاری ہے اور اسکے بعد مسلم اصطلاح اسلام مین ان دونو کو صحیحین کہتے ہین کیونکہ اُن کی روایات مین خلاف صحیح کا احتمال بھی نہین پایا جاتا اسکے بعد جامع ترمذی - ابوداود - نسائی - ابن ماجہ یا موطاے مالک چار سُنن ہین - ان مین ہر قسم کے اخبار و آثار موجود ہین اور اُنکی صحت و عدم صحت کی پڑتال کے واسطے بہت سے قواعد و ضوابط منضبط و مقرر ہین جنکے حاصل کرنیکے لئے بہت سا وقت اور عمر چاہیے اور اہل حق کے ذمہ اُسی اعتراض کا جواب دینا واجب ہوگا جو مسلمات مذکورہ کے رو سے اسلام پر واقع ہو اور جسکا وقوع کسی بے سند کلام یا غیر معتبر روائت پر ہو یا مسلمات مذکورہ کے اعتبار سے نہو اُسکا جواب اہل حق کے ذمہ نہین -

لیکھرامی موازنہ و مقابلہ قرآن و وید کے مطالعہ کرنیسے یہ معلوم ہوا کہ اہل تکذیب نے قرآن شریف پر جو کچھ اور جسقدر اعتراض کئے ہین وہ سب اصول متذکرہ کے خلاف ہین اکثر تو متعصب پادریون کے وہ اتہامات و الزامات ہین جنکا جواب بارہا ہو چکا اور ویدون پر خود وارد ہو سکتے ہین اور اکثر معترض کی جہالت اور نافہمی پر مبنی ہین جنکا مجمل جواب وید کی حقیقت وغیرہ مین دے چکا ہون اور حصہ ہذا مین مفصل عرض کیا جائیگا انشاء اللہ العزیز -

قولہ صفحہ ۹ اگر سوامی جی غیر مذاہب والون سے مباحثہ کرکے وید کی بہار نہ دکھلاتے تو آریون کے باغ مین مبارک پودے نظر نہ آتے -

اقول نہر تاویل کا پانی خارستان وید مین اگر دیانندجی نہ چلاتے تو یہ زہریلے ناگپھن اور کانٹے دار جھاڑ حق بین نظر نہ آتے اور سیہمن کے پودے اگر خبط و تکذیب کی ایسی شاخین نہ نکالتے تو حق کے بیلچون سے اپنی بیخ و بن سنبھالتے اور نہ باد تحقیق ہی اُنکی سرسبزی خاک مین ملاتی بلکہ دیانندی تعلیم سب ڈھنکی ڈھکائی رہجاتی مگر داناؤن نے سچ کہا ہے

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان برد

قولہ صفحہ ۵ پس انہین چار دلیلون سے وید اور قرآن کا مقابلہ ہم بھی کرتے ہین -

اقول۔ قبل از مقابلہ آنجناب سند حصول فضیلت ناظرین کے سامنے دھرین جس سے وہ آپکو عالم فاضل اور اس کام کے قابل گنین۔ پڑھے نہ لکھے نام ودیا ناتھ۔ دیانندی ترجمۂ وید اور عیسائیون کی کتابون سے کام چلانا اور ماہر وید وقرآن کہلانا باعث خجالت ہے۔ مگران دیانندیون کی عادت ہے کہ فضول دعوون اور لغوگوئی سے باز نہین آتے دندان شکن جواب پاکر بھی ویسے ہی باتین بناتے رہتے ہین اور بالکل شرماتے نہین۔ اگر بگمان باطل خود مرد باکمال ہین تو بیشک ہمت فرمائین دلائل مشروط محررہ براہین کے اعتبار سے مقابلہ کر دکھائین اور وہ دلائل یہ ہین (۱) وجود خالق مخلوق کو ثابت کرنا (۲) توحید کو بپایۂ ثبوت پہنچانا (۳) ضرورت الہام پر دلائل قاطع لکھنا (۴) حق کو حق اور باطل کو باطل کر دکھانا۔ جو کتاب سب کو بطور کافی بیان فرمائیگی وہ بیشک الہامی وآسمانی کہائیگی اور جو قاصر رہیگی اُسکو خلقت خودہی مصنوعی کہیگی۔ بالفرض اپنی کم لیاقتی کے باعث اہل تکذیب تاب مقابلہ نہ لاسکے اور فیضی وغیرہ کی تصانیف مین جاگھسے یا عوام کی رسمون اور معقولات پر آگئے یا ویدکے معنون مین کچھ بھُس ملاگئے اور ٹھیک ٹھیک ترجمہ ظاہر نکیا یا کسی مصلحت سے اخفا برتا تو باتفاق فریقین جھوٹے کہلائینگے اور اپنا بھرم گنوائینگے۔

قولہ صفحہ ۵ وید سے ثبوت ہستی صانع عالم۔

اقول اصطلاح قرآن مین صانع عالم اُس خلاق مطلق کا نام ہے جسنے بغیر کسی مادہ کے کل عالمون کو کتمان عدم سے ملک وجود دکھایا ہے سو اُس مبدء فیاض کی ہستی کا ثبوت قرآن نے بوجوہ احسن واقوی مختلف مقامات مین اس طرح بیان فرمایا ہے پڑھو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اور سورہ حشر کا آخر وغیرہ اور قرآن کی فہرستین اقتباس القرآن وغیرہ۔

قولہ صفحہ ۵ وید سے ثبوت ہستی صانع عالم۔

اقول وید کی اصطلاح مین بقول دیانندجی صانع عالم اُس کاریگر کا نام ہے جسنے ازلی ذرون اور روحون مین جوڑ لگا کر دنیا بنادی اور اپنے دست قدرت سے ایک ننھی سی کیڑی کی جان یا ادنی سے ذرہ کا جسم نہین بنا سکا ناظرین اگر یہی توحید ہے یا ہستی صانع عالم ہے یہی مقصود ہے کہ جو ویدون سے معلوم ومشہود ہے تو قرآن سے مقابلہ کرنا فضول عیان راچہ بیان ۵ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا +

قولہ صفحہ ۹ ابیات　کسوٹی پرکھرے سونے سے کھوٹے کو پرکھتے ہین + مقابل وید اقدس اسلئے قرآن کو دھرتے ہین

بھرا ویدون مین ایشور کا گیان ہے مہربان دیکھو — صداقت اور توحید الہٰی کے نشان دیکھو
پرانے قصون کا مجموعہ ہے قرآن سترپا — اساطیر اولین ہے یہ خود اسکا ہی بیان دیکھو

اقول یہ نظم آپکی علمی لیاقت اور مادۂ قابلیت کا نمونہ ہے جسپر وید و قرآن کا مقابلہ کرنے بیٹھے ہین بدنام کنندۂ نکونام چند۔ اگر آپکو شعر اشعار کا شوق ہے تو بگوش ہوش سنین ؎

مے توحید سے قمری و بلبل ہوکے مستانہ — چمن مین سرو اور گلبن یگانگی تھین جداگانہ
کریمش قول رحمانی جو رکھے قول دیوونکا — جہان مین اُس سے بڑھکر کون ہے مجنون و دیوانہ
زمین و آسمان کا فرق ہے الفاظ و مضمون مین — کجا قرآن کی قرأت کجا رگوید کا گانا
ہے قرآن جنت جاوید پر گلہائے ایمان سے — تو یہ وید اک بیابان ہے پر از خار مغیلانہ
کجا وہ عفت و عصمت کہ لاریب بین سے ظاہر ہے — پتی میکا و شم کردھی کجا ویدون کا بتلانا
حیا و شرم و تہذیب و ہدائت کا وہ فرمان اور — ہے وید اک کفر و شرک و سیر و عیاشی کا پروانہ
نہو ہموزن لاف عبد ہرگز قول مولا سے — کہان وہ قبلۂ وحدت کہان یہ ہوم کا خانہ
فصاحت اور بلاغت سے بھری جو حق نے فرقان مین — سمجھدارون پہ واضح ہین وہ اسرار حکیمانہ
جو ہو ناظر مین اس وید کے کچھ گیان ایشور کا — تو کم ظرفون پر اس سے کیون ٹپکتا قال رندانہ
صداقت حق کی اور توحید مطلق وید کیا جانے — ہے یہ تو اگنی اور اندر کی تعریفون افسانہ
کسوٹی پر کھرے کھوٹے کو سب اسوقت کستے ہین — کہ جب اس مین پڑے کچھ خدشۂ غش حریفانہ
اگر کندن سراسر اس طرف ہے اور اُدھر لوہا — جنون ہوگا کسوٹی پر ملا کر ان کا گھسوانہ
بھلا قرآن سے نسبت وہ کیون ویدون کو دیتے ہین — کجا توحید کے نغمے کجا زاغون کا چلانا
اُدھر آیات پر معنے ادھر افسون بے معنے — کہان وہ گوہر مکنون کہان یہ کانچ کا دانہ
بچشم غور گر دیکھین تو خود ہی وہ بھی کہہ اُٹھین — کہ قرآن مین بلاشک ہین مضامین بدیعانہ
نہین واعظ بشر کے قول کو فرقان سے ہمتائی — کجا یہ بلبل غزلخوان کجا وہ جغد ویرانہ

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر (۱)

(۱) سورہ طٰہٰ - وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ

نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۔ فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۔ **ترجمہ**۔ آئی ہے تیرے پاس موسیٰ کی بات جبکہ دیکھی اُسنے آگ تو اپنے گھر والون سے کہا ٹھہرو مینے ایک آگ دیکھی ہے امید کرتا ہون کہ اُس سے لاؤن تمہارے پاس آگ سلگا کر یا پاؤن اُسپر کوئی واقفکار رستہ بتانے والا پھر جسوقت آیا اُس آگ کے پاس تو آگ سے آواز آئی اے موسیٰ مین تیرا رب ہون اُتار ڈال اپنی جوتیان کہ پاک میدان مین طوی کے ہے۔

اقول معترض نے اپنی لاعلمی اور ناواقفی کے سبب حضرت موسیٰ کے سفری حالات اور ذکر حصول نبوت اور رویت عجائبات کارخانہ قدرت اور اللہ تعالیٰ کے آنجناب سے ہمکلام ہونے کو ہستی صانع عالم کی حجت خیال کر کے یہان پر درج کیا ہے اور ہل حرف استفہام کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے جو کہ آپ کی اس جعلی تار و پود کو اُدھیڑتا اور کامل طور سے ثابت کرتا تھا کہ یہ حدیث موسیٰ ہے نہ دلیل وجود صانع عالم۔ علیٰ ہذا لفظ نودی کا ترجمہ آگ سے آواز آئی مترجم کی باطنی شرارت وجبلی سفاہت پر مبنی ہے اس عبارت مین نہ کوئی صریح لفظ موجود ہے اور نہ مقدر جسکے معنے آگ سے آواز آئی ہو سکین۔

نودی ندا مصدر سے مشتق ہے صیغہ ماضی مجہول اسکے معنے ہین پکارا گیا جس سے صریح وضح ہی کہ پکارنے والی آگ نہ تھی کوئی اور تھا۔

کسی پادری یا شریر النفس ہندو کی تعلیم سے اہل تکذیب نے یہ کارروائی کی ہے نہ اپنے مادہ سے کیونکہ ان مین اگر ذاتی مادہ ہوتا تو صفحہ ۳۵ مین بضمن آیت فلما جاءہا کی پکارا گیا اسی لفظ کا ترجمہ نہ کرتے

قولہ اور تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ سورہ قصص مین ہے۔

اقول وہ یہ ہے فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ **ترجمہ** جب حضرت موسیٰ ع آگ کے پاس آئے تو طور کے داہین کنارے برکت والے درختون کے تختے کی طرف سے یہ پکارا گیا اے موسیٰ مین ہون کل عالمون کا پروردگار انتہےٰ۔

قولہ مگر سورۃ النمل مین اسکا بیان بہت عمدہ ہے کہ جہان صاف لکھا ہے فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی جسوقت وہ آگ کے پاس آیا تو پکارا گیا کہ برکت دیا گیا جو کچھ کہ آگ مین ہے اور جو کوئی کہ آگ کے آس پاس ہے اور پاکی ہے

ہے

کل عالمون کے پروردگار کو۔

اقول۔ یہ دونو آیت مرقومہ بالا کی تفسیر مین مطلب یہ کہ وہ آواز آگ سے نہین آتی تھی اور نہ کوئی درخت ہی بولتا تھا بلکہ ندا کرنیوالا کوئی اور تھا جسنے یہ کہا کہ بُورِكَ مَن فِي النَّارِ الخ یعنی جو کچھ آگ مین ہے اور آگ کے آس پاس ہے اُسکو برکت دی گئی ہے اور برکت دینے والا اللہ پاک کل عالمون کا پروردگار ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ وتقدیس ثابت ہے۔ دوسرے نار اور نور نمائش مین یکسان معلوم ہوتے ہین حضرت موسیٰ بزعم خود نور کو نار تصور کر کے چل پڑے جب اُسکے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ آگ نہین لوامع انوار ہین۔ اب وہ اضطراب اور آگ کا خیال تو دور ہوا اور اس نمونہ قدرت کا مشاہدہ کرنے لگے اتنے مین غیب سے آواز آئی یٰمُوسٰی اِنِّی اَنَا رَبُّكَ الخ کہ اے موسیٰ مین تیرا رب ہون تا آخر پھر آپکو وہان پر یہ وحی ہوئی اِنَّنِی اَنَا اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا الخ کہ مین ہی ہون اللہ پرستش کے قابل میرے سوا کوئی معبود نہین تا آخر۔ اور حضرت موسیٰ کا نور کو نار خیال کرنا جائے ملامت نہین کیونکہ اضطراب کے وقت پیاسا بھی سراب کو آب سمجھکر اُسکی طرف دوڑ پڑتا ہے مگر دیکھنے سے اپنی غلطی پر متنبہ ہو جاتا ہے ایسے ہی حضرت موسیٰ جب اُسکے قریب پہنچے اور آگ کی طرح سرسبز درخت کو جوت سے بھرپور دیکھا تو متعجب ہوئے اور سمجھ گئے کہ یہ آگ نہین نور ہے۔ علاوہ برین ظاہر ہے کہ اگر وہ آگ ہوتی تو اُس سے درخت جلجاتے۔

صاحب مدارک وغیرہ مفسرین نے اسکی تفسیر مین لکھا ہے کہ وہ آگ نہ تھی فرشتون کا نور تھا اور اُسکے آس پاس فرشتے تھے اور غیب سے آواز آئی۔

قولہ۔ حاشیہ صـ۵۳ـ اب قرآن کے نتائج پر غور فرمایئے اس آیت مین آگ سے موسیٰؑ نے باتین کر کے کہا کہ اِنِّی اَنَا رَبُّكَ مین تیرا پروردگار ہون۔

اقول۔ آپ ناواقفی کے سبب ایسا کہتے ہین۔ آیات مذکورہ بالا سے بالتصریح واضح ہے کہ وہان آگ نہین تھی اور آواز غیب سے آتی تھی طور کے داہین کنارے کی طرف سے نہ نورانی شعاعون اور اشجار وغیرہ بیجان اشیا مین سے اور لمعات نور کہ بصورت نار نظر آتے تھے۔ نیز اس اعتبار سے کہ حضرت موسیٰ نے قبل مشاہدہ اُسکو آگ خیال کیا تھا۔ یہان پر لفظ نار استعمال ہوا اور ایقاظ واستعجاب پر متضمن ہے کہ جسکو آنجناب نار سمجھے تھے وہ نور نکلا اور عجائبات قدرت کا نمونہ بنکر حصول برکت کا باعث ہوا

قولہ موسیٰ نے آگ کی تعظیم کیلئے جوتیان اُتارین اور سوختنی قربانیان کر کے وہ اگنی دیوتا کو خوش کیا کرتا تھا اور اُسکو مسجود جانکر اُس سے مرادین مانگتا جس سے من کل الوجوہ ثابت ہے کہ موسیٰ آتش پرست تھا الخ

اقول آیت کریمہ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنجناب کا جوتے اُتارنا طوی میدان کی پاکی اور ستھرائی کے واسطے تھا کہ ناپاک جوتون کا پاک میدان مین لانا خلاف ادب ہے۔ نمعلوم معترض صاحب کس لئے اسقدر نار حسد سے جل بھُنکر سینہ پرکینہ سے آتش فشانی اور شعلہ بارانی کرتے ہین۔

اگر اس سے یہ غرض ہے کہ وید اور اُسکا مصنف اس اعتراض سے بچے تو وہ بچ نہین سکتا کیونکہ یجروید کے پچیسوین ادھیا کی منتر پینتیس ۳۵ مین سوختنی قربانی بالتفصیل لکھی ہے۔

یے واجنم پری پشینتی پکوم یی ماہواسور بھر نرہرت ÷ یے چار وتو مانگ سبھکشام پاست او تو تیشام بھگورترن انوتو

येवजिनं मरि पश्यन्ति पकं यई माहुः सुरभिर्निर्हरेति ॥

येचार्व तोमांस भिक्षा मुपासत उतोते षाम भिगोर्त्ति र्नइन्वतो

یعنی جو دیوتا گھوڑے کے گوشت کو کہ کب ہوم ہوگا اور جو یہ کہتے ہین پاک اور طیب خوشبودار ہوم کرو اور جو دیوتا گھوڑے کے گوشت کے ہوم مین خواہش کرتے ہین اُنکا بھی سنکلپ ہمکو سودمند ہو اور اسی ادھیا کے منتر بیالیس مین ہے کہ مین گھوڑے کو کاٹ کر پارہ پارہ کرتا ہون اور ہوم کی بھٹی مین جھونکتا ہون۔ پس یہ پیش بندی بے سود و ناکارہ ہی اور وید کا مصنف بیشک سوختنی قربانیان کر کے اپنے دیوتاؤن کو ہوم لگاکر خوش کیا کرتا تھا جس سے صریح واضح ہے کہ وید کا مصنف آتش پرست تھا اور دیوتا سے مرادین مانگا کرتا تھا شاید معترض کو بھی یہان پر اسی کا خیال آگیا ہوگا ورنہ تمام قرآن شریف مین حضرت موسیٰ کی آتش پرستی کا ذکر اور سوختنی قربانیون کا حکم بالکل نہین البتہ یہ ضرور ہے کہ جن کی پیدائش کے وقت زچہ کے پاس بیماری کے دنون بستر کے پاس یگ اور ہوم کی جھونپڑون مین بیاہ اور بھامرون مین مرتے دم پیشانی پر۔ بعد از مرگ کل بدن پر غرضیکہ آگے اور پیچھے آگ اوپر اور نیچے آگ داہنے اور بائین آگ جدھر دیکھیں اُدھر ہی آگ ہوتی ہی اُنہین اگر قرآن شریف مین بھی یہی سوجھی تو مضائقہ نہین کیونکہ بجلی مارے کو آگ ہی آگ سوجھا کرتی ہے حالانکہ وہ ہر طرف نہین ہوتی مگر اس سے

عظمت حضرت کلیم اور شان قرآن کریم مین فرق نہین آسکتا ہے

طعن خفاش کجا رونق خورشید کجا		سنگ بد اصل کجا قیمت گوہر شکند

قولہ دیکھیئے یہان پر قرآن نے ایک نیا گل کھلایا آگ کو پروردگار بتایا اور موسیٰ کو مسجود کرایا۔

اقول واہ رے عربی دانی علاوہ اور باتون کے موسیٰ کو مسجود کرایا بہت خوب بیشک داد کی قابل ہے مگر اتنا اور بتا دین کہ موسیٰ کا ساجد کون تھا نار یا پہاڑ اور یہ ذکر قرآن شریف مین کس جگہ ہے اگر کہین سے بھی نہ نکلا تو آپکے مفتری اور کاذب ہونے مین کیا شک ہے۔

آیت مرقومہ نمبر اول مین حضرت موسیٰ کو جو وحی ہوئی وہ یہ ہے اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ جسکا ترجمہ خود بدولت نے یہ کیا ہے اے موسیٰ مین ہی تیرا خدا ہون میرے سوا کسی کو مت پوج اور قائم کر نماز کو واسطے میرے اور حروف تاکید و ضمائر پر غور کرنے سے صحیح ترجمہ اس طرح ہوتا ہے تحقیق مین ہی مین ہون اللہ کوئی نہین معبود سوا میرے سو تو میری پوجا کر اور میری یاد کیلئے نماز قائم کر۔

اس سے اللہ تعالیٰ کا واحد و معبود و مسجود ہونا اور حضرت موسیٰ کا عابد و ساجد و موحد ہونا پایا جاتا ہے نمعلوم آپ کیون جلے بھُنے دلکے آبلے اس طرح پھوڑتے اور راستبازون کے سر تہمتین جوڑتے ہین۔ قرآن شریف مین جہ ہستی صانع عالم صدہا مقام پر مختلف رنگون مین بیان ہوئی ہین انکا سمجھنا ہر شخص کا کام نہین ماہرین پر خوب روشن ہے چنانچہ ایک جگہ اس طرح بھی لکھا ہی وَ اِلٰـہُكُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ **ترجمہ** تمہارا معبود صرف ایک اللہ ہے ہر ایک صفت سے موصوف کُل برائیون سے پاک بن مانگے احسانات کرنیوالا مانگنے والون کے سوال و منت پر مقاصد فرما اُس اللہ کے سوا کوئی پرستش کے قابل نہین۔

اس حجت ساطعہ و برہان قاطعہ کے مقابل کوئی منتر معترض کے ویدون مین سے اگر نکل آئے اور اس زور و شور سے ہستی صانع عالم ثابت کر دکھائے تو ضرور ناظرین کے روبرو پیش کرین اور وید کی توحید کی داد نہین او بجودت طبع سے اگنی اور اندر کی تعریفون کو تاویلون کے شکنجے مین کھینچکر توحیدی گلدستہ بنا لینا کوئی خوبی کی بات نہین صنعت عبارت کے جاننے والے فوراً پرکھ لیتے ہین اور وقت پر ایسے مادہ لدن کو شرمندہ ہونا پڑتا ہی اسلئے گوڈر کا گیند بنا کر پبلک کے روبرو شیخی بگھارنا اور بڑھ مارنا خلاف تہذیب و شائستگی ہے۔

وید سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر (۱)

तद्विष्णोः परमं पदं सदा पश्यन्ति सूरयः दिवीव चक्षुराततम् ॥

تد وشنوہ پرمم پدم سدا پشینتی سوریہ دیویو چکشور اتتم

ترجمہ نجات یا مکتی کیواسطے اصلی مقصود یا پرم اتی کرشٹ پدیا سب کے جاننے یوگ سرو بیاپک برماتما ہے سب کو پورے پریتن سے اُسکے حصول یا پراپتی کیلیئے کوشش اور پریتن کرنا چاہیے اُسکو گیان سے پرم آنند مین رہ سکتے ہین ست ودیا ہی سے اُسکا گیان ہوتا ہے اور گیان سے ہی پرماتما کا جاننا ہے جسطرح آکاش مین نیتر اور سورج کی بیاپتی اور پرکاش آسمن تات بیاپت ہے، ایسے برہم سب جگہ پری پورن ایک رس بیاپک ہے، اُسکی پراپتی سے جیسب دُکھون سے چھوٹتا ہے اور کسی طرح نہین[۱]۔

اقول جن بیدون سے یہ منتر مرقوم ہے بجز دیانندیون کے اُنکے کلام الٰہی ہونے کا کوئی آریہ ورتی قائل نہین دیکھو خاکسار کا لکچر نمبر ۲ پس جسکو وہ خود ہی کلام الٰہی نہین مانتے وہ مخالفون کے روبرو کیونکر حجت ہوسکتا ہے۔

(۲) جس سکت سے آپنے یہ منتر نقل کیا ہے وید والون نے اُسپر یون لکھ رکھا ہے کہ وشنو دیوتا کی تعریف مین میدھاتی ولد کانوا نے یہ منتر بنایا ہے اس عبارت کا ترجمہ دیانندجی نے کسی حکمت عملی کے سبب نہین کیا جس سے اُسکا کلام بشر ہونا ظاہر ہے پس بندے کا کلام کلام مولا کی ہمپلہ نہین ہوسکتا

(۳) ترجمہ محررہ تکذیب کا اُردو یہ ہے نجات کیواسطے اصلی مقصود اور پہچاننے کے قابل الشیور ہے

[۱] ناظرین مکذبین کی عیاری پرخیال فرمائین کہ سنسکرت کا ترجمہ اُردو نہین کیا اور کسی حکمت عملی کے سبب اُس بھاشا مین لکھا ہے جسکو اہل ایمان جانتے ہی نہین الاماشاءاللہ اور عام فہم نہونیکی وجہ سے جسکا لکھنا نہ لکھنا یکسان اُدھر سے بجواب ایسکے قرآن شریف کا ترجمہ اگر ترکی یا افغانی بولی مین کیا جائے تو بیچارے کا گ بھاشا والے دیکھتے رہجائین گر بیان توبحکم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام بَلِّغُوا عَنِّی وَلَوْ آیَۃً افشاے حق منظور ہے اسلیے مبارک قرآن کے فصیح بیان کو کھری اشرفی کی طرح کھلے بازار اُچھالتا ہون اور باطل کو چپ دہر سے باہر نکالتا ہون۔ ویدون کے مدعی اگر سچے ہین تو وہ بھی مطلق نہ شرمائین عروس خیال پرمیشور کو بازار اُردو دے معلےٰ مین لائین خریدار مال وجان سے حاضر ہین ست حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را ؛

حتی الوسع اُسکے حصول کی کوشش چاہیے اُسکے گیان سے بآرام رہ سکتے ہین علم حقیقی گیان کا ذریعہ ہے اور گیان کے معنی ہین ایشور کا پہچاننا جس طرح خلا مین سورج کی روشنی اور انسان کی نظر پھیل جاتی ہے اسی طرح پرمیشور سب جگہ حاضر ہے اُسکے حصول بغیر روح کسی طرح نجات نہین پا سکتی۔ برعم مترجم یہ ترجمہ ہے اور در حقیقت ایک طول فضول ہے۔

بھوسکا صفحہ ۷۴۵ مین دیانند صاحب سکا ترجمہ یہ کرتے ہین اُس سروبیاپک پرمیشور کے عین سروپد کو کہ جسکا دوسرا نام نجات ہے فاضل لوگ ہر زمانے مین دیکھتے ہین جیسے سورج کی روشنی خلا مین یا جیسے روشنی مین نظر چلتی ہے اسی طرح پرمیشور سب جگہ موجود ہے۔ خلاصہ یہ کہ پرمیشور کے پد کا نام نجات ہے اور اُسکو آریے ہر وقت دیکھتے رہتے ہین جس طرح سورج کی روشنی سب جگہ ہے اُسی طرح پرمیشور بھی سب جگہ موجود ہے۔

اب فرمایئے ان دونو مین سے سچا کون ہے اگر دیانند صاحب سچے ہین اور پرمیشور کے پد کا نام نجات ہے جسکا دیدار آریون کو ہر وقت حاصل ہے تو نجات اور پرمیشور کے حصول کیلئے کوشش کرنا فضول اور تحصیل حاصل ہے اور اگر یہ مترجم سچا ہے اور پرمیشور اور نجات کے حاصل کرنے کے واسطے کوشش ضروری ہے پھر آریے سورج کی روشنی کی طرح کسکو دیکھتے ہین اور دونو سچے نہین ہو سکتے کیونکہ حصول اور تجسس کا اجتماع غیر ممکن ہے اگر ان دونو پر منتر مذکور کو حکم گردانین تو نجات کا قصہ ہی فیصل ہو جاتا ہے کیونکہ اُسکے لفظی ترجمہ مین اُسکا ذکر ہی نہین اور وہ یہ ہے۔ (تت) اُس (وشنو) وشنو دیوتا کے (پرمم) اوپرے (پدم) پیر کو اور از روئے مرادی معنے جسم کو (سدا) ہمیشہ (پشیتی) دیکھتے ہین (سوریہ) دانا آدمی (دیو) آسمان مین (ایو) ہی (چکشوہ) آنکھ کی (آتتم) پتلی کی مانند یعنی جس طرح آنکھ آسمان کی سیر کرتی ہے اُسی طرح دانا آدمی وشنو کے قدمون کے دیدار سے ہمیشہ مشرف ہوتے رہتے ہین جس سے صریح ثابت ہے ؎

تو بھی گرو لالچی چیلا دونو کھیلین داؤ	بھوساگر مین ڈوبتے بیٹھ پتھر کی ناؤ

یا ویدکے پرمیشور دو ہونگے ایک خوش منظر دوسرا کریہ الصورت برین تقدیر یہ خوش کی تعریف مین کریہ صورت کا کلام ہے مگر ہستی صانع عالم پر حجت نہین ہو سکتا کیونکہ اُسکے اثبات کیلئے حدوث اجسام یا حدوث صفات اجسام یا امکان صفات اجسام سے استدلال

چاہیے جنکے نام سے ویدواقف ہی نہین - اول تو از روے عروض معقول و مہذب منتر کا وزن اور قافیہ و ردیف ندارد - دوسرے ضعف تشبیہ کے لحاظ سے بالکل ناکارہ کہ مشبہ کو مشبہ بہ کی ذات سے کوئی علاقہ نہین - تیسرے مضمون مخبوط بے جوڑ ناظرین غور کرین - فاضل لوگ اگر وشنو کے قدم کو اس طرح دیکھتے ہین کہ جس طرح آنکھ کی پتلی کو دیکھتے ہین تو بالکل غلط ہے اپنی آنکھ کی پتلی اپنے آپ کو ہرگز دکھائی نہین دیسکتی اگر یہ مراد ہے کہ آنکھ کی طرح اُسکے قدم کو دیکھتے ہین تو بھی بے تکی بڑ ہے اور بالکل خلاف محاورہ آجتک کسی نے ایسا باندھا ہی نہین ہان اگر یون کہتا کہ اُسکا قدم میری آنکھ پر یا آنکھ کی پتلی ہے تو ٹھیک تھا کیونکہ اس طرح وہ دونو باہم مشبہ و مشبہ بہ ہو سکتے تھے اگرچہ یہ بھی کلام الہی ہونیکے قابل نہین بلکہ صداقت سے کوسون دور ہے مگر شاعرانہ مبالغہ تو ضرور ہے چنانچہ کسی کا مصرع ہے گفتمش در چشم بنشین گفت منشین رقیب * افسوس کہ ویدون مین یہ بھی نہین - ترجمہ محررہ تکذیب مین جو معترض نے فضول بڑھایا ہے وہ منتر سے مستنبط نہین اُسکا ذاتی سرمایہ ہے -

قولہ - اس منتر مین پرمیشور نے چار اپدیش بیان فرمائے ہین -

اقول - ان لفظون مین تو وشنو کے درشنون کے سوا کوئی دوسرا ذکر نہین اور آنجناب جو لفاظی کرتے ہین اُسپر اہل حق کب کان دھرتے ہین -

قولہ (۱) ایشور ہی کے گیان سے مکتی ہے اور مکتی سے بڑھکر کوئی آرام و درجہ نہین -

اقول - یہ منتر مذکورہ سے مستنبط نہین آپکا کلام ہے اگر صحیح ہے تو تکذیب کے صفحہ ۲۲۰ مین جو لکھا ہے کہ روح نجات ابدی حاصل نہین کر سکتی غلط اور از حد قبیح ہے اگر حصول نجات باطل ہے تو آپکے پرمیشور کی یہ نصیحت لاحاصل ہے برین تقدیر وید پر ایمان لانا فضول ہے اور گیانی ہونا سخن نامعقول ہے -

قولہ (۲) فانی آرام اور شہوی لذائذ کا اس مین نام و نشان بھی ندارد ہے -

اقول - یہ بھی منتر مذکورہ کا مفہوم نہین آپکا مہمل گمان ہے اگر ایشور کی بابت ہے تو معلوم ہوا کہ فانی اور شہوی تو اُس سے ندارد ہین مگر جاودانی آرام و لذائذ تمام پرمیشور مین لا کلام ہین پس اس صورت مین اُسکا نام سورگ رکھنا چاہیے اور اگر نجات کی نسبت یہ خیال ہے کہ اُس مین فانی آرام اور شہوی لذائذ کا نام نہین تو جنت کی جسمانی لذتون اور جاودانی نعمتون سے انکار کرنا بیجا ہے کیونکہ روح اگرچہ زندہ اور جیتی ہے تو بھی بغیر جسم کے ذوق و سرور حاصل نہین کر سکتی اور حور و قصور کے بدون حصول لذت و

لطف سے دور ہے اسلئے جنت خلد کا پالینا فوز کبیر و عین سرور ہے اور اُسی مین لذایذ فانیہ کا نام نہ لاو۔

قولہ (۳) ایشور محسوس نہین اور نہ محدود ہے اُسکا کوئی خاص مکان یا تخت نہین۔

اقول یہ بھی منتر مذکورہ کی خلاف ہے کیونکہ وہان صاف لکھا ہے تت وشنو سدا پشیتی سوریہ کہ اُس وشنو کو سوری لوگ ہمیشہ دیکھتے ہین اور اسی منتر کے ضمنًا بھومکا صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے کہ وہ برہم سب بھگاون مین بھرپور ہے اور نیز اُسیکے صفحہ ۱۱ مین مرقوم ہے کہ جو آسمان کی مانند بیاپک ہے اُسی ایشور مین تمام مخلوقات آباد ہے۔ پس روایات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ از روئے وید کوئی تخت اس سے خالی نہین اور جہانتک جگہ ہے وہان تک وہ بھی ہے اور جہان جگہ نہین وہان وہ بھی نہین پھر اُسکے محدود ہونے مین کیا شک ہے۔

قرآن شریف نے اُسکی ہستی کو اس باب مین اس طرح ثابت کیا ہے لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات نورٌ علیٰ نور کہ یہ فانی آنکھین نہین دیکھ سکتین اور وہ ہر آنکھ کو دیکھتا ہے جسکی روبرو ایسے ایسے منترون کا پیش کرنا سورج کے روبرو چراغ دھرنا ہے۔

قولہ اور نہ اُسکی حاضری کیواسطے کسی امیر بیگی کی ضرورت ہے۔

اقول جبکہ اُس پرمیشور نام خود بسو ہے یعنی اپنے مین سب کو بسانیوالا تو آپ ہی ظاہر ہے کہ اُس برکھودرہ کے پیٹ مین مخلوق موجود ہونیکے سبب امیر بیگون کی ضرورت نہین وہ حاملہ کی مانند جنین (مخلوقات) کی فضلات خود ہی باہر پھینکتا رہتا ہے۔ اہل تکذیب یون ہی گولر کا پیٹ پھڑوانا چاہتے ہو۔

قولہ علم گیان کا ذریعہ ہے اور گیان نجات کا۔ پس نجات کا نتیجہ پرمیشور کا وصل ہے۔

اقول یہ مضمون بھی منتر مذکورہ سے کوسون دور بالکل بے اصل ہے۔ بقول نبیداس و دیانندجی از روئے وید پرمیشور خود ہی سب کے پاس سب جگہ موجود و حاضر ہے بلکہ سب کو پیٹ مین لئے بیٹھا ہے پھر اُسکی تلاش چہ معنے دارد اور اگر کسی نے پائے ہوئے کو پایا بھی تو کیا پایا اور جسکے کار ہی نہین یعنی بالکل بے وجود ہے اُسکو اگر تلاش کرین تو کس طرح اور کن علامات سے جانین کہ یہ پرمیشور ہی ہے کوئی اور نہین۔

قرآن کریم نے اُسکی ہستی کو اس باب مین اس طرح ظاہر کیا ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ

الْبَصِيْرُ - کہ اللہ تعالیٰ کی مثل و مانند و شبیہ و ضد کوئی نہین اور وہ سب کی سُنتا اور ہر ایک کے حالات
سے واقف ہے اور فرمایا فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ
رَبِّهِ أَحَدًا یعنی اللہ تعالیٰ کے لقا کے متلاشی و مستمند کو چاہیے کہ اعمال صالح بجالائے اور اُس معبود
حقیقی کی عبادت مین خواہ وہ کسی قسم کی ہو کسی کو شریک نہ ٹھہرائے ترک شرک اور عمل صالح کا بجالانا
اُسکو منزل مقصود پر ضرور بالضرور پہنچائیگا اس سے بڑھکر کوئی عمدہ ذریعہ لقا و وسیلہ نجات ہرگز
نہین وید بیچارے نے جسکا نام بھی نہین سُنا۔

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر (٢)

قولہ۔ سورت فاتحہ چونکہ انکے خیال مین قرآن کی جان یا جوہر القرآن ہے نظر بران ہم بھی اُسکا امتحان کرتے ہین۔

اقول۔ حلوا خوران را روئے باید۔ مگر عرض ہے کہ سورۃ فاتحہ کے امتحان کے واسطے علوم عربیہ سے
کماحقہ واقفیت و مہارت چاہیے جس سے آنجناب بالکل بے نصیب ہین اور خالی شیخی بگھارنا اُسی
مثل کا مصداق ہے کہ ذات کی چھپکلی اور شہتیر مین گھونسلا۔ **قرآن** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ترجمہ تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا بخشش کرنیوالا مہربان۔

قولہ۔ اگر قرآنی خدا بموجب ان دو آیتون کے موصوف ہوتا تو غیر مذاہب والون اور حیوانون کو مسلمانون
کے ہاتھ سے ذبح نہ کرواتا کیونکہ ذبح و قتل اسکی رحمت اور ربوبیت کے خلاف ہے۔

اقول آپکا یہ اعتراض بوجوہ ذیل باطل ہے (١) اصطلاح قرآن مین رب کے معنے ہین پرورش و
محافظت کرنیوالا اور رحمٰن کے معنی ہین سب بُرون اور بھلون کو دینے والا اور بن مانگے فضل و
احسانات کرنے والا اور رحیم کے معنی ہین بھلون کو اپنے رحم سے بخشنے والا سوال و محنت پر عنایت فرما
اور ہر شخص جانتا ہے کہ جو مالک ہوتا ہے وہی پالتا ہے مالک کو اپنے ملک مقبوضہ پر سب طرح کا تصرف جائز ہے اُسکو
ظلم قرار دینا ایسا ہی جیسا کہ کوئی شخص اپنی زمین مقبوضہ مین چند مکان بنوائے ایک طرف توشہ خانہ دوسری جانب
باورچیخانہ تیسری جگہ پاخانہ اب اس سے کوئی یہ کہے کہ اس قطعہ زمین مین تو نے جو پاخانہ چنوایا ہے بڑا ظلم کیا ہے
اُسنے تیرا کیا قصور کیا تھا کہ تو نے اُسے نجاست گاہ قرار دیا ہے اُسوقت جو سُنیگا وہ یہی کہیگا کہ مالک
کو اپنے ملک مین سب طرح کا تصرف مالکانہ جائز ہے تو بیہودہ بکتا ہے اور مجنونانہ اعتراض کرتا ہے

پس جبکہ مالک مجازی کو اپنے ملک مجازی مین ہر قسم کا تصرف مالکانہ جائز ہو اور معترض لغو ٹھہرے تو مالک حقیقی کو ملک حقیقی مین کیونکر تصرف جائز نہو گا اور کس طرح معترض بیہودہ اور بکواسی قرار دیا جائیگا۔ مطلب یہ کہ جو رب ہے، وہی مالک ہے اور از روئے تصرف مالکانہ اُسے اختیار ہے جسے چاہے انسان کے ہاتھ سے ذبح کرائے اور جسے چاہے درندون سے پھڑوائے کیونکہ اُسکا یہ فعل حکمت عملی سے خالی نہین عین رحمت و ربوبیت ہے اور حسب لا ف اہل گناوت اگر ذبح کا فرمان جاری کرنیکے سبب خدا قرآنی کی رحمت و ربوبیت مین فرق آتا ہے تو ویدون کا پرمیشور بھی پالنہار اور کرپال نہین ہو سکتا کیونکہ وہ صرف ایک جانور کو دوسرے جاندار کے پنجے سے مرواتا ہی نہین بلکہ دیوتاؤن کی راہ مین انسانون کے گلے کٹواتا ہے دیکھو یجروید کا چوبیسوان ادھیا منتر اٹھائیس ۲۸ و اُنتیس ۲۹۔ ترجمہ اُسکا یہ ہے (ایشانائے) اے طاقتور دیوتا (توا) تیرے لئے (پرسوتہ) سفید ہرن اور (مترائے) متر کے لئے (گوران) لال ہرن یا گوری گائے (ورونائے) اور ورن کیواسطے (مہے شان) بھینسین اور (برھسپتی) برھسپت کیواسطے (گویان) گائین اور (توشٹر) تواشٹری لوہار کیلئے کہ جسنے اندر کا بجر اور ہوم کے چمچے وغیرہ برتن بنائے تھے (اشٹران) اونٹون کو (ابھتے) عمدہ طور سے قربان کیا جاتا ہے اور (پرجاپتے) پرجاپتی کیواسطے (پروشان) انسان قربان کیا جاتا ہے تا آخر۔ (مفصل دیکھو وید کی حقیقت مولفہ خاکسار)

(۲) ذبح حیوان ماکول اللحم مین جو خفیہ فوائد اور مصلحتین ہین اُنکو وہی مالک و خالق خوب جانتا ہے کہ جسکے حکم سے یہ فعل وقوع مین آتا ہے اگرچہ اپنی اپنی سمجھ کے موافق اسکے فوائد و عمدہ نتائج حکمار ہند نے بھی کتب ویدک مین بیان کئے ہین جسکا خلاصہ رسالہ مالش بھکش و یدانکول مین ایک آریہ صاحب نے دو حصون مین نقل کیا ہے تو بھی مزید برآن اتنا مین جانتا ہون کہ جس طرح نباتات وغیرہ کے کھسوٹنے اور کھانیسے حیوانات کو فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح یہ بھی سب کیلئے سودمند و نفع بخش بابرکت دوا و غذا ہی۔ دیکھئے پہلے انسان کھاتا ہے اور اُسکا باقیماندہ بلی کتے وغیرہ چوپاؤن کے کام آتا اور اُنسے جو بچے کوّے وغیرہ پرند اُڑاتے ہین ان بعد کیڑے وغیرہ حشرات الارض نوش جان فرماتے ہین رہے سہے کو زمین کھاتی ہے اور آب و ہوا کو کثافت سے بچاتی ہی اُسکے پوست اور ہڈی اور پٹھے اور روئے اور بال اور سینگ اور جھلی اور ناخن اور چربی وغیرہ اجزا سے صدہا کارخانون کے اسباب اور کارآمد چیزین

بنائی جاتی ہین کہ جو اپنے اپنے موقع پر ہر ایک انسان و حیوان وغیرہ کے کام آتی ہین اور اُنکے مفصل بیان کرنے کو ایک دفتر چاہیے لاریب چاندی اور سونے کی کھان کی مانند مذبوح حیوان بھی صدہا قسم کے منافع اور ہزارہا فوائد کی کان ہے غذا کی غذا دوا کی دوا تجارت کی تجارت اور ایسی کہ جسکی کوئی چیز بیکار نہ جائے - بقول منوجی کے دھرم شاستر کے اگر پترون کو بھوگ لگائین تو وہ بھی سیدھے سرگ کو جائین چنانچہ اُسکے تیسرے ادھیا کے شلوک ۲۶۷ سے ۲۷۰ تک لکھا ہے -

خلاصہ ترجمہ یہ ہے شرادھ مین مچھلی کا گوشت کھلانیسے دو مہینے تک ہرن کا کھلانیسے تین مہینے تک بھیڑ کے سے چار مہینے تک پرند کے سے پانچ مہینے تک اور بکری کے سے چھ مہینے تک چتلی ہرن کے سے سات مہینے تک اور این ہرن کے سے آٹھ مہینے تک رورو ہرن کے سے نو مہینے تک جنگلی سور اور بھینسے کے سے دس مہینے تک خرگوش اور کچھوے کے گوشت سے گیارہ مہینے تک سرگ مین باپ دادون کی روحین عیش اُڑاتی اور خوشیان مناتی ہین - (ایسا ہی مہابھارت وغیرہ مین لکھا ہے)

فائدہ گوہ اور کچھوے اور لومڑی کا گوشت آریہ ورت مین متبرک سمجھا گیا ہی اور اسی وجہ سے شرادھ مین اسکا کھلانا سب سے زیادہ ثواب رکھتا ہی دھرم شاستر کے پانچوین ادھیا کی اٹھارہوین شلوک مین ہے -

श्वाविधं शल्यकं गोधां खड्गकूर्मशशांस्तथा

भक्ष्यान्पञ्चनखेष्वाहुरनुष्ट्रांश्चैकतोदतः ॥

ترجمہ - پانچ ناخن والے حیوانون مین سے شالی گوہ ساہی گینڈا کچھوا خرگوش کھانیکے لائق ہوتا ہی - اور اونٹ کو چھوڑکر ایک طرف دانت رکھنے والے بھی کھانیکے لائق ہین - مگر جنکی ممانعت کی گئی ہے - اور بھی یاگولک ! اسمرت یعنی متاکشرا دھرم شاستر کے متن مین پہلے ادھیا کی ایک سو ستتر شلوک مین لکھا ہے -

भक्ष्याः पंचनखाः सेधाः गोधाकच्छपशल्लका

शशश्च मत्स्येष्वपि हि सिंहतुंडकरोहिताः ॥

ترجمہ پانچ ناخن والے حیوانون مین سے سیدھا گوہ ساہی خرگوش کا گوشت کھانیکے لائق ہوتا ہے

اگر منوسمرتی غلط یا غیر معتبر ہے تو ستیارتھ پرکاش وغیرہ دیانندی تصانیف سے اُسکے حوالجات علیحدہ کرین کیونکہ ایک جھوٹی دلیل پر اصح بات کی بنیاد باندھنا اُسکو جھوٹا گردانا ہی اور نیز تکذیب کے صہ ۱۲۳ ہی

یہ عبارت نکال ڈالین کہ درحقیقت منو کی شرح کو تمام آریے قابل تسلیم جانتے ہین اور اب بھی اُسپر اسی طرح عملدرآمد کرتے ہین اور منوسمرتی چونکہ اصول سلطنت کے متعلق ہے اسواسطے منوجی کو تین ویدون سے ہی کام پڑا ہے اور اسی جگہہ پر حلفاً وقسمایہ لکھدین کہ ہمسے سہواً یہ ریمارک ہوا ہے درحقیقت یہ کتاب قابل اعتبار نہین اور عدالت عالیہ گورنمنٹ مین اس قسم کی درخواست دیکر ان دو نوشاستردن کو عدالت سے بھی علیحدہ کرائین کہ یہ غلط کتاب ہے اسپر فیصلہ دینا درست نہین اگر اس بارہ مین حجت ہے تو گوشت خوری کے باب مین بھی بیشک معتبر ہے اہل خلاف ناحق تاویلین تراشتے اور منو کے معتبر حکمون سے بھاگتے ہین۔

(۳) بقول دیانند صاحب گاے اپنی بیس پشت تک زندہ رہسکتی ہے اور مرے گرے بچے اور بیل نکالکر ایک سے تہتر ہوتی ہین جس سے صریح واضح ہے کہ اگر شیر خوارون کے حکم کے موافق سلسلہ ذبح منقطع ہو جائے تو گو ماتا کے پروارسے جنگل اور گھر بھر جائین اور کاشت وزراعت وغیرہ کے واسطے ایک بسہ بھی زمین باقی نرہے اور اس اجمال کی تفصیل سوال و جواب کے طور پر بغرض تفہیم ذیل مین درج کرتا ہون۔

سوال۔ ایک گاؤن مین پانسو بیگہ پختہ زمین اور سو گھر کی آبادی ہے اور بھیڑ بکری جانورون کے علاوہ دو دو گائین ہین اور ہر ایک اُن مین سے اپنی بیس پشت تک زندہ رہے اور افراط کے سبب نہ وہ اور نہ اُنکی اولاد بکنے پائے تو عرصہ مذکورہ مین اُن سب کی تعداد کسقدر ہوگی اور وہ گاؤن اُنکے چارہ پانی کا متکفل ہو سکتا ہے یا نہین۔

جواب۔ چونکہ عرصہ بیس سال مین مرے گرے اور بیل نکالکر ایک سے تہتر ہوتی ہین اسواسطے وہ سب چودہ ہزار چھ سو ہوتی ہین اور رقبہ وہ کل پانسو بیگہ ہے اسواسطے وہ اُنکے چارہ پانی کا متحمل نہین ہو سکتا بلکہ اُنکی نشست وبرخاست کیلئے بھی کافی نہین۔ علی ہذا اگر گاؤن درگاؤن ایسی ہی بڑہین اور خوب پھولین پھلین تو تھوڑے سے عرصہ مین اونٹ بکری وغیرہ حیوانون کو زمین پر رہنا دشوار ہو جائے اور ہر طرف گوبردھن اور گوؤن کا گلہ نظر آئے اور پرمیشور کی کرپا سے اگر بھیڑ بکری وغیرہ کی ریوڑ بھی ایسے ہی بڑہین تو روئے زمین پر حیوانات کا راج ہو جائے اور اشرف المخلوقات نسل آدم کا پتہ نپائے اور خدانخواستہ اگر مری پھیلے اور تعفن سے ہوا بگڑی تو گوناگون باؤن کے پھیلنے سے کل عالم کا ستیاناس ہو جائے اور عجب پرلے کا ہنگامہ نظر آئے اگر یہ کہین کہ پرمیشور اُنہین اتنی کیون بڑہنے دیگا ہونی او مرتی جائینگی تو جواب یہ کہ اُنکو بیگناہ تباہ کرنیکے باعث پرمیشور ظالم کہائیگا اور انتفاع رحمت و ربوبیت اُسپر لازم آئیگا اور اُسکے ساتھ ہی

دیانند صاحب بھی راستبازون مین شمار ہونگے کہ گاے کی عمر اُسکی بیس پُشت آئندہ تک بتاتے ہین اور وہ اگر برس بھر مین ایک بچہ دے تو تیئیس ۲۳ اور جو دو برس جنے تو تیتالیس ۴۳ سال ہوتے ہین۔

اور ایسی ہی پیش آنی مصیبتون کو دیکھکر وید والے راج رشیون نے اپنے عہد مین ذبح حیوان کا فرمان جاری کیا تھا اور بڑے بڑے فاضلون نے طبی اور مذہبی پوتھیون مین گوشت خوری کے فوائد اور ثواب کو مدلل بیان فرما دیا ہے (دیکھو رسالہ مانس بھکشن وید انکول) چنانچہ منوجی نے بھی اپنے دھرم شاستر مین اس طرح لکھا ہے

तम्प्रतीतंस्वधर्म्मेणगात्र हजवायहरम्पितुः ॥

स्त्रगिणंतल्पआसीनमहेयेत्प्रथमद्गवा ॥

नियुक्तस्तुयथान्यायंयोमांसनात्तिमानवः ॥

सप्रेत्यपशुतांयानिसम्भवानेकविंशतिम् ॥

یہ تیسرے ادھیاے کا تیسرا اور پانچوین کا پینتیسوان شلوک ہے اسکا ترجمہ سوامی دیال صاحب نے یہ کیا ہے دھرم کا انشٹھان کرنیسے جو برہم چاری پر سدھ ہوا ور باپ سے وید پڑہا ہو مالا پہنے اور مسند پر بیٹھا ہو تو گاے مار کر اُسکا باپ یا اچارج اُسکے خون سے مدھو پرک بنا کر اُسکی پوجا کرے۔ شاستر کی ترکیب سے جو گوشت کھانے جائز ٹھہرتے ہین (گوہ کچھوا وغیرہ) اُنکو جو شخص نہین کھاتا وہ اگلے جہان مین اس جرم کے بالعوض اکیس دفعہ حیوان بنتا ہے (اور خلقت اُسے کاٹ کاٹ کھاتی ہے) اور اُنکا یہ قول اُنکے فعل کے خلاف نہین مہابھارت مین بیل وغیرہ کو صرف مین لانا مندرج ہے اور اکثر تیرتھون پر بکرے اور بھینسے اور سور کا بھینٹ چڑہانا اسی کا یادگار ہے اگر فعل کے خلاف ہوتا تو ابتک کیا تھا زراعت وغیرہ زمین میسر نہ آنیکے سبب غلہ جات مطلق نہوتے اور یہ دودھ کے پیاسے گاے وغیرہ حیوانات کے قدمون سے کبھی کے کچلے جاتے اور صفحۂ دہر پر اُنکی ہستی کے نقش قدم بھی نظر نہ آتے اور سو لبسو حیوان ہی ہوتے پس ذبح کو کام مین لانا اُنکا اسی سے ظاہر ہے اور بیشک یہ عین ربوبیت و رحمت ہے خالی از حکمت نہین۔

(۴) جسنے حیوان پیدا کئے ہین اُسی نے انسان کو گوشت پھاڑنے اور چیرنے والے دانت دئے ہین جس سے از روے فطرت بھی ظاہر ہے کہ انسان گوشت خور ہے پس جس طرح چاندی وغیرہ کانیات کو تغیر دینے اور ساگ پات وغیرہ نباتات کو کام مین لانیسے انسان مجرم نہین ٹھہرتا اسی طرح پوست سے نفع اُٹھانے اور

گوشت کھانیسے گنہگار نہین ہوتا اور جسکی جو غذا مقرر ہے اُسکو وہی دینا یعنی شیر نوش کو شیر اور گوشت خور کو گوشت پہنچانا اللہ تعالیٰ کی عین ربوبیت ہے جو اُسکو ظلم قرار دے وہ خود ظالم ہے برہماجی نے کہا ہے غیر متحرک و متحرک چیزین جو کچھ دنیا مین ہین وہ سب روح کی غذا ہین۔ دیکھو منو ادھیاۓ ۵ شلوک ۲۸۔ اور یہ بھی اسی ادھیاۓ کے شلوک چالیس مین ہے۔

यावेद विहिता हिंसा नियतास्मिंश्चराचरे ॥

अहिंसामेव तां विद्याद्वेदाद्धर्मो हि निर्बभौ

ترجمہ۔ جو ذبح اس دنیا مین وید کے حکم موافق ہے اُسکو ظلم اور ہتیا نہ جاننا چاہیے کیونکہ ویدہی سے ذبح کرنا جائز ٹھہرایا گیا ہے۔

(۵) مذبوح کے تڑپنے اور چلانے پر ذبح کو روح کی تکلیف کا باعث قرار دینا بھی صحیح نہین کیونکہ رنج و راحت کا مدار عقل پر ہے اور وہ حیوان مین نہین ہوتی مرگی والے باوجودیکہ ذوی العقول سے گنے جاتے ہین اور مرگی کے عین دورے مین مذبوح سے زیادہ تڑپتے اور چلاتے ہین مگر ہوش مین آکر مطلق تکلیف نہین ظاہر کرتے ایسے ہی بیہوش کر کے جنکے عضو کاٹے جاتے ہین ہوش مین آنے پر وہ بھی اپنی سرگزشت ہرگز نہین بیان کرتے پس ثابت ہوا کہ درد کے علم کا مدار عقل پر ہے اور جس مین عقل نہین ہوتی اُسکو کوئی سختی و تکلیف ہرگز نہین معلوم ہوتی۔ مجنون و مخمور کو سردی و صدمہ کا اثر نہ معلوم ہونا بھی اسی قبیل سے ہے اسلئے ذبح باعث تکلیف و رنج نہین کہ ظلم قرار دیا جاوے اور اسپر مادیات کا اثر بھی ہرگز نہین پہنچتا چنانچہ اسکو اہل تکذیب نے خود لکھا ہے دیکھو تکذیب صفحہ ۲۔

नैनं छिंदंति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः ॥

न चैनं क्लेदयंत्यापो न शोषयति मारुतः ॥

ترجمہ ہتھیار روح کو کاٹ نہین سکتے اور پانی بھگو نہین سکتا اور آگ جلا نہین سکتی اور ہوا خشک نہین کر سکتی۔ پس مادی اشیاء اسپر جبکہ موثر ہی نہین ہو سکتین تو ایک ننھی سی چھری کے دو وار دن سے کیا صدمہ پہنچیگا۔ (کچھ بھی نہین)

(۵) پیاسے کو پانی بھوکے کو بھوجن ننگے کو بستر دینا اور بندھوے کو رہائی دلانا عین صواب و ام ثواب ہے اور از روئے تناسخ وہ روح کہ حیوان ماکول اللحم مین موجود ہے کسی جرم کے سبب اس قالب

مین آئی ہے اور گرفتار عذاب ہے پس اگر کسی نے اللہ اکبر کہکے اُسکی بند خلاص کردی تو کیا بُرا کیا
اس صورت مین اُسکی رہائی (ذبح) کا حکم دینا عین ربوبیت اور عدل و بندہ نوازی ہے۔
اب رہا قتل مخالفان اسلام سو آپ جانتے ہین بقول سعدی علیہ الرحمۃ ع

نکو گفت لقمان کہ نا زیستن	بہ از سالہا بر خطا زیستن

بادشاہ حقیقی سے بغاوت کرکے اُسکے ملک مین رہنا (زمین پر چلنا پھرنا) بدتر ہے اور کفر و شرک کی
زندگی سے مرنا بہتر ہے اُن ناپاک موذیون کے واسطے کہ جنکے راہ پر آنیکی امید منقطع ہو چکی تھی اور
اللہ والون کو ایذا پہنچانیکے سرپے تھے اگر قرآن نے قتل کا فتویٰ دیا تو کیا بُرا کیا باغیون اور موذیون کو اُنکی
بدکرداری کی سزا دینی عین انصاف ہے جائے اعتراض و الزام نہین یا اُن عقل کے اندھون کو کہ ادھر اُدھر کی ٹھوکرین
کھاتے پھرتے تھے اگر شاہ اسلام نے راہ راست پر چلتے کردیا اور کفر و ضلالت کے گڑھے سے بچا لیا تو کیا بیجا کیا۔
اندھون اور بھولون بھٹکون کو رستہ بتانا سعادتمندی و برخورداری ہے۔ صاحبو! جس طرح ماں باپ
زبردستی بچون کے سر اور مُنہہ دہوتے اور جوئین نکلواتے ہین یا جسنے ہاتھ مین سانپ رکھا ہو اُس سے جبراً
پھنکواتے ہین اور بچے کی آہ و زاری کی کچھ پرواہ نہین کرتے اگرچہ وہ اور اسکے ساتھ کھیلنے والے شفقت والدین
کو نہین پہنچتے بلکہ ظالم و بیرحم اُنہین قرار دیتے ہین اسی طرح اسلام بے عقلون کے سر سے بُرے خیالات کی جوئین اور
گردن سے کفر کے سانپ نکالتا ہے اور اُنکے چہرون سے شرک و ذلت کی سیاہی آب رحمت سے دھوتا اور مُنہہ
کی رنگت نکھارتا ہے مگر نادان آدمی اسکی ہمدردی کی تہ تک نہین پہنچتے اُلٹے معترض ہوتے رہتے ہین
بالخصوص دیانندی مشرک کہ برائے نام علم توحید کے اقراری ہین اور درحقیقت پابند جہالت و
خواری ہین حالانکہ آریہ دھرم کے مخالفون کو قتل کرنا اور جلانا اُنکے ویدون مین خود مرقوم ہے
اور پُرانے آریون مین اُسکا اجرا بھی سب کو معلوم ہے دیکھو یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۱۲۔
دیانندجی نے وید بھاش مین اُسکا ترجمہ یہ لکھا ہے۔ اے تیج دھاری سبھا کے صاحب آپ راج دھرم
مین انتی کو پراپت کیجئے۔ دھرماتما پرشون کیلئے سکھون کا بستار کیجئے۔ اے تیبر ڈنڈ دینے والی راج پرش
دھرم کے دویشی شترون کو نرنتر جلائیے۔ اے سمیک تیج دھاری جن جو ہمارے شترون کی اُتساہی کرتا ہے
اُسکو نیچی وشا مین کرکے سوکھے کاٹھ کی سمان جلائیے۔ یعنی پرمیشور حکم دیتا ہے کہ اے راجا دھرم
والے شخصون کو امن اور آرام دے اور دھرم کی مخالفون غیر مذہب والون کو آگ مین جلادے

اور اُنکے حمائیتون کو سوکھی لکڑی کی طرح اُس طرف جلا کر جدھر سے اُنکی ہوا کبھی نہ آوے انتہی

اور یجروید کے چوبیسوین ادھیا کے اُنتیسوین منتر مین ہے प्रजा पत्ये पुरुषाय کہ

پرجاپتی کیواسطے انسان قربان کئے جائین اور یہ ظاہر ہے کہ بچے اور نوجوان انسان اگر دیوتاؤن کی نذرون

مین قربان نکئے جاتے تو ویدون مین اُنکے نصوص بیان اس طرح قلمبند نہوتے۔

कस्य नूनं कतमस्यामृ नानाममनामहे चारु देवस्य नाम ॥

कोनोमह्या अदितये पनर्दात्पितरं च दृशेयंमातरंच

ہم کسکا نام پوترجانین اور کسکی ارادھنا کرین کون مقدس دیو مجھے بڑی ادیتی (زمین) تک پہنچاے

تاکہ مین اپنے ماتا پتا کے پھر درشن کرون۔ اگر یہ قصہ جھوٹا ہوتا تو منوجی اپنے دھرم شاستر کے دسوین

ادھیا کے ایک سو پانچوین شلوک میں اس طرح رقمطراز نہوتے۔

अजीगर्तः सुतं हंतुमु पासर्पद्बुभुक्षितः

नचालिप्यतपापेनक्षुत्प्रतीकारमाचरन्

ترجمہ اجی گرت رشی نے بھوکھے مرتے اور نہایت لاچار ہوکر اپنے بیٹے شونہ شیپ کو بیچ ڈالا اور

یگہ مین ہوگا ئین لین اور یگیہ کے ستون سے باندھکر اُسکو مارنے لگے۔ مگر پاپ سے آلودہ نہین ہوئے یعنی

خونی اور بردہ فروش نہین قرار دئے گئے۔ کیونکہ یہ سب اُنسے بحالت افلاس وقوع مین آیا تھا یہ بات

رگوید کے برہمن میں شونہ شیپ کی کتھا سے ظاہر ہے۔

ایتری برہمنا مین لکھا ہے کہ ایک لاولد راجا تھا اُسنے ورن کی نذر مانی اگر میرے اولاد ہو تو پہلا

بیٹا قربان کرونگا چنانچہ اُسکے روہتا نام فرزند پیدا ہوا اور شفقت پدری کے سبب سے بلدان نکیا

اور وہ جوان ہوگیا تو اُسنے اپنے بیٹے سے کہا کہ اب مین اپنی منت پوری کرونگا اُسنے باپ کی اطاعت

سے انکار کیا اور جنگلون مین جا چھپا اتفاقیہ اجی گرت رشی سے ملاقات ہوگئی وہ بہت بڑا کنگال

تھا اسلئے اُسنے اپنے بیٹے شونہ شیپ کو اُسکے ہاتھ بیچ ڈالا تاکہ وہ اپنی جگہ اُسکو فدا کر ڈالے۔ اور

تھوڑی سی گون پر یہ معاملہ طے ہوگیا اُنہون نے جب شونہ شیپ کو یگیہ کی لکڑی سے ذبح کرنیکو

باندھا اور چھرا ہاتھ مین لیا اُسوقت اُس معصوم بچے بیگناہ نے رونا چلانا شروع کیا اور

سنسکرت زبان مین یہ منتر کہا کسنے نونم کتمسے امرتا نام منامہے الخ (ترجمہ اوپر گزرا) اگنی

دیوتا کی آتش دل اُسکے آنسوؤن سے بجھ گئی اور سب پتھر دل موم ہو گئے اور شونہ شیپ کی جان بخشی ہوگئی۔ یہ قصہ رامائن اور بھاگوت اور وشن پران وغیرہ مین لکھا ہے جس سے اسکا مشہور و معتبر ہونا بخوبی واضح ہے پھر ایسی متواتر و مشہور روائت کو کہ جو مقبولہ و مسلمہ پوتھیون مین بحوالہ وید مرقوم ہے تسلیم نہ کرنا اور قربانیون پر معترض ہونا وید کے منکرون کا کام ہے۔ دیوپرستون اور راجپوتی برہمنا کی قائلون اور دھرم شاستر کے ماننے والون کا شیوہ نہین۔

قولہ اور اس امر کی زیادہ تائید یہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان ذبح کیوقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہین پڑھتے گویا اپنے خیال خام مین اُسکو اُسوقت رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہین مانتے۔

اقول۔ یہ امر فروعات سے ہے اہل تکذیب مقابلہ سے ناحق مُنہہ پھیرتے ہین اور فروعی بحث چھیڑتے ہین مسلمانون کو بُرا کہنا یا بدنام کرنا اگر منظور ہے تو ویسے ہی کہہ سُن لین فرضی الزام نہ دین اور ذبح کے وقت مسلمان اللّٰہ اکبر کہا کہتے ہین نہ از خود اور اس مین حکمت اظہار جلال الٰہی و حمد خداوندی ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اس حیوان کو ہماری غذا اور مغلوب بنایا ہے۔ وہ اللہ بیشک اکبر ہے اور یہ وہی منتر ہے کہ جس سے سنسکار کرنیکا حکم منوجی نے دھرم شاستر کے پانچوین ادھیا شلوک ۳۶ مین دیا ہے اور وہ یہ ہے۔

असंस्कृतान पशून मन्त्रैर्नाद्याद्विप्रः कदाचन।
मन्त्रैस्तु संस्कृतानद्याच्छाश्वतं विधिमास्थितः

یعنی جو حیوان منتر پڑھ کے شاستر کے حکم کے موافق ذبح کیا جائے اُسکو برہمن ہمیشہ کھائے اور جو بغیر منتر کے مارا جائے اُسے کبھی نہ کھائے۔

قولہ اصل نام اُسکے قہار جبار و ستمگار و جلاد و ذابح الجاندار ہین۔

اقول۔ قہار و جبار کے معنے ناظرین گایتری کی فضیلت ہشتم کے جواب مین دیکھین اور ستمگار جلاد وغیرہ خداتعالیٰ کے تمام قرآن نے بیان نہین کئے ذابح الجاندار کا الف لام محرر تکذیب کی جہالت ثابت کر رہا ہے اور یہ نام وید کے پرمیشور کے سزاوار ہے کیونکہ وہی ہر ایک جانور اور جاندار کے مارنیکو تیار رہے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ کسی کو نہ مارتا تو برہماجی پوتے دوار کے بوڑھون سمیت ابتک روے زمین پر زندہ موجود ہوتے اور اُسی وقت سے لیکر آجتک کے کل حیوان اور پرند اور چرند خس و

خاشاک کی طرح گلی کوچہ اور جنگل مین گرے پڑے نظر آتے اور ان آریون کو کہین کھڑے ہونے اور پیر رکھنے کی جگہ نہ ملتی اور ایسے ایسے لغو اعتراضون پر اُنکی زبان کترنی سی نہ چلتی اور وید اُس گھاتک دیو کی تعریف اس طرح نہ کرتا۔

त्वमसिप्रशस्योविदथेषुसहन्त्यअग्नेरथीरध्वराणाम ॥

پوتھی آریہ بھوین مین معنی اسکے یہ لکھے ہین کہ اے آتشی اللہ توہی تعریفون کو قابل ہے لڑائیون مین توہی سراہا جاتا ہے جو تیری تعریف نہین کرتا اُسکی کبھی فتح نہین ہوتی دشمنون کے مورچون کا گھاتک توہی ہے اور سب سے پہلے توہی لڑائیون مین پہنچنے والا ہے اور توہی ہمارے دشمنون کو جیتنے والا ہے اسواسطے ہماری شکست کبھی نہوگی۔ فائدہ۔ بقول لیکھرام جی ؎ گرو جنہاندے ٹپنے چیلے جان شڑپ ٭ جب گھاتک دیو ہی سب سے پہلے لٹھ لیکر پہنچتا ہے تو اُسکے آریا بانس لے کیون نہ دوڑینگے مگر یہ بات اُسکی شان کے خلاف ہے کہ آریہ ورت کا دیو کہلاوے اور غیر آریہ قومون سے جنگ ٹھہراوے تحمل اور بردباری کی راہ نہ جاوے ؎

ازین معنی کراحت نزاید ٭		کہ اگنی جنگ با مردم نماید	

خدانخواستہ اگر کوئی ملیچھ یار اگھس سامنا کر بیٹھا یا کسی دُشٹ کا ہاتھ چلگیا تو بھٹا سا مونہہ دھڑ سے الگ کریگا اور کسی دوسرے جیو کو اُسکی جگہ پرمیشور مقرر کرنا پڑیگا مگر بہمہ وجوہ ثابت ہوگیا کہ وید کا خدا دنگا باز جنگجو سفاک جلاد و ستمگار ہے۔ رحمان و دیال و کرپال نہین اگر وہ رب العالمین ہوتا تو گیا گون اور بکریون اور صدہا اور ہزارہا مخلوق کو ایک دوسرے کے دست و دہان سے پھاڑتا اور پھڑواتا یا بقول لیکھرام جی وید کے مخالفون اور دشٹون کے قتل کا حکم دیتا ہرگز نہین بھلا اُنہون نے پرمیشور کا کیا بگاڑا تھا جو خواہ نخواہ وید پر ایمان نہ لانیکے جرم مین سوکھی لکڑیون کے مانند ایسی جگہ جلائے گئے جہان سے اُنکی ہوا بھی اُسکو نہ پہنچے۔ پرمیشور کی ربوبیت و رحمت کے خلاف ہے کہ عالمون کا رب کہلاوے اور آگ مین نفس طعام و اسباب نہ جلانیوالے عقلمندون کو دُشٹ بتاوے اور سو سو گالیان سُنانے کی علاوہ اُنپر غیظ و غضب کی تلوار چلاوے اور آریون کی باتون مین آکر اُنکے دشمنون اور دشمنون کے حمائیتون کو سوکھی لکڑی کی طرح جلواوے اور بردباری و تحمل کی راہ نجاوے پس صریحا واضح ہے کہ یہ حکم باہم تناقض رکھتے ہین اور ایک غلط بات کو دوسرے کی دلیل اثبات گرداننا اُسکو جھوٹا ٹھہرانا ہے۔ پس

اس تنازعہ باہمی سے ہمین ویدون کی صداقت مین شک عظیم واقع ہو کر اُسکو درجہ الہام سے گرانا پڑا۔

قولہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مالک دن انصاف کا یہ فقرہ قرآن کا نہایت حیرت افزا ہی جس سے خدا کی ذات پر عیب وارد ہوتا ہے کیا پرمیشور ہر روز انصاف نہین کرتا۔

اقول۔ اول تو لفظ دین کا ترجمہ یہان پر انصاف نہین جزا و سزا ہے۔ دوسرے ہر روز انصاف ہوتا رہنے کے سبب اللہ تعالی سب لوگون کا مالک ہے۔ اہل تکذیب ناحق دریائے حیرت مین ڈوبتے ہین کشتی عقل پر سوار ہو کر ملک علم کو تشریف نہین لیجاتے تیسرے لفظ مٰلِك کا مادہ مُلک بضم میم ہے اُسکے معنی ہین امر و نہی کا متصرف اسی لیے اسکو بغیر الف لکھتے ہین سو اُسوقت اللہ تعالی کے سوا کوئی مالک متصرف نہوگا[1] اور یہی آیت شریفہ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ سے ہویدا ہے اسوقت بزعم خود مالک و حکم کے مدعی صدہا ہین اور درحقیقت اللہ تعالی سب کا حاکم حقیقی ہے آیہ شریفہ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ اسپر شاہد ہے اُسوقت سب جزا و سزا کے مستحق اور خواستگار ہونگے اور اللہ تعالی اپنے ملک اور امر کے سبب متصرف ہوگا اور یہ آیہ شریفہ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِيْنَ عَسِيْرًا[2] سے ثابت ہے قطع نظر اسکے اگر اُسکے معنے مالک دن انصاف کا مان لین تو بھی کچھ حرج نہین اسواسطے کہ جزا و سزا ہر روز ملتی رہتی ہے اور رب کے معنے مالک اظہر و اثبت ہین وجہ یہ کہ ربوبیت اور پرورش وہی کرتا ہے جو مالک ہوتا ہے۔

قولہ۔ کیا آدم کے وقت کے مرے ہوئے لوگ اسوقت سشن سپرد ہین۔

اقول۔ چونکہ جزا و سزا اکثر کو یہان اور اکثر کو قبر مین ملتی رہتی ہے اور اکثر کو اُسوقت ملیگی اسواسطے جوڈیشل حوالات مین کوئی نہین اور نہ کسی کا مقدمہ سشن سپرد ہے اپنے اپنے کیے کو حسب فرد قرارداد جرم و اعمال پا رہے ہین اور پائینگے بفرض محال اگر کوئی آریہ جوڈیشل حوالات

---

[1] اُس وقت کوئی جیو کسی کیلیے کچھ بھی تصرف نکر سکیگا اور امر و نہی کا متصرف اللہ ہی ہوگا۔

[2] جزا و سزا دینے کے وقت ہر ایک قسم کا تصرف اور حکم خاصۃً اللہ رحمٰن کا برحق ہوگا اور وہ گھڑی منکرون اور بے ایمانون پر بڑی کٹھن کی ہوگی۔

مین پڑا ہو یا کسی کا مقدمہ سشن سپرد ہو تو بھی کچھ حرج نہین کیونکہ وہ مالک ہے جسے جہان چاہے
رکھ سکتا ہے قرآن کریم نے اس بارہ مین اُسکی ہستی اس طرح بیان فرمائی ہے یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ
وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ یعنی وہ مالک و مختار ہے جو چاہے کرسکتا ہے اور جو اُسکی مرضی ہوتی ہے کرتا ہے نہ کہ
وید کے پرمیشور کی مانند ذرہ کا محتاج نہین اور عالم سکوت مین حیران و سرگردان نہین۔

قولہ اگر وہ جلد حساب کرنیوالا ہے تو مالک یوم الدین نہین ہوسکتا اور جو روز انصاف کا مالک ہے
تو سریع الحساب نہین ہوسکتا۔

اقول مالک یوم الدین کے معنے ہین جزا اور سزا کے وقت کا مالک۔ سو جسوقت جسکو سزا یا جزا دیتی
ہے اُس وقت کا مالک ہی اللہ ہے اور سریع الحساب کے معنے ہین جھٹ پٹ حساب کرنے والا۔ سو
جسوقت چاہے حساب لے سکتا ہے اور اگر معافی یا مہلت دے تو دیسکتا ہے۔ قرآن صادق البیان مین
اُسکی ہستی کی حجت اس باب مین بدین عنوان ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

طرفۃ العینے جہان برہم زند		کس نمے آرد کہ انجام دم زند

قولہ۔ کیا وہ ایزد متعال مَالِكِ یَوْمِ الْمَاضِی وَالْحَالِ نہین۔

اقول۔ قیود زمان مخلوق ضعیف البیان کیواسطے ہے وہ قدیم اس سے پاک ہے ابتدائی زمانہ سے
لیکر انتہائی تک ہمارے نزدیک لاتعداد ازمنہ یا ان گنت جگ ہین اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ تمام عرصہ
کلمح البصر ہے لاریب وہی زمانہ اور زمانیون کا مالک و خالق ہے۔ قرآن شریف نے اُسکی ہستی اسباب
مین اس طرح ثابت کی ہے۔ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ کہ ہر ایک عیب سے پاک تمام صفات کاملہ کے ساتھ موصوف جسکا نام اللہ ہے اُسکے
سوا کوئی بھی پرستش اور فرمان برداری کا مستحق نہین دائم اور باقی تمام موجودات کا مدبر اور حافظ
جسکو کبھی سستی اور نکبھہ نیند نہو اُسی کے تصرف اور ملک اور خلق مین سب ہین۔ آسمان و زمین اور جو کچھ
ان مین ہے اُسی کی ہستی و یکتائی کو ثابت کرتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت یہان عموماً سب کے
شامل حال ہے اور وہان خاصۃً راستبازون کو نصیب ہوگی۔ و نیز اس وقت کسی کو پیدا اور
کسی کو پال رہا ہے اور کسی کے سر خلعت رحمت کا تاج دھر رہا ہے اور کسی سے اُسکے
اعمال کی سزا مین نعمت و تاج تاراج کر رہا ہے اسواسطے اُسکی ذات پر تعطلی و بیکاری صادق نہین آتی

البتہ وید کا پرمیشور ضرور اُسکا مستحق ہے کہ جیو اپنے کرم وگن اور سبھاؤ سے آپ ہی بار بار
جنم لے رہے ہین اور بھلے اور برے عمل کرکے اس دنیا کے کام کو سرانجام دے رہے ہین جس
طرح پرمیشور علم تخلیق خلائق نہین جانتا اسی طرح کرم وجود و احسان نہین پہچانتا - یجروید کے
بارہوین ادھیا کے ساٹھوین منتر مین ہے -

भवतल समतसोसचेतसावरेपसौ ॥ मायज्ञ ~ हे ~ सिष्टं
मायज्ञपतिं जतवेदसौ शिवौ भवतमद्यनः

ترجمہ اے بیاہے ہوئے مرد و عورت تم دونو ہم لوگون کے واسطے ایک سے بچار اور سمجھ والے
اور تہمت سے پاک ہوجاؤ دھرم کو مت بگاڑو اور دھرم کے نگہبان واعظون کو مت مارو (ادی)
آج کے دن ہمارے لئے سب علمون کو حاصل کرکے خوشی بڑھانے والے ہو[له] - انتہی - یعنی وید کا مصنف
کہتا ہے کہ آج کے دن تم دونو نصیحت مذکورہ پر عمل کرو - اب معترض کی جگہ اگر یہ منطق بگھاری جائے
کہ آجکا دن مختص الزمان ہے یعنی یہ حکم اُسی دن کیلئے مخاطب نہین اور نہ آئندہ کو ہے تو وید بیکار ٹھہرتے
ہین اور جو حسب محاورہ سنسکرت اس سے ہر وقت و ہر سال مراد ہے تو حسب محاورہ زبان عرب
یوم کا ترجمہ وقت کرنیسے آپ کا جی کیون ناشاد ہے کیا محاورہ سے استدلال وید مین جائز ہے
اور قرآن مین نہین -

قولہ - خاصہ حاکم عادل کا یہی ہے کہ جسوقت مقدمہ کے وقوع سے اطلاع پائے فی الفور کارروائی
شروع کردے اور مجرمون کو سزائے کافی دے -

اقول - یہ اعتراض اگر بجا ہے تو پرمیشور تین حال سے خالی نہین یا معطل و بیکار آکاش سے پار
خواب غفلت مین سر ڈالے پڑا ہے یا ملیچھون سے شکست کھاکر اپنی پرانی عادت کے موافق کہین
پانیون مین چھپا کھڑا ہے یا عالم و عاقل نہین حاکم و عادل نہین کیونکہ اُسکا ملک کیلون اور اچھوتون
سے بھر گیا دودھ گھی کا پتا نہین گؤن کا بیج مارا گیا - اگنی ہوتر ملیچھون کے چاکر اور برہمن داسون
کے نوکر بنگئے - دھرماتماؤن کے گھر ہوم کی بھبھوتی کی مانند جل گئے اسکے منکرون کا اقبال ترقی
پر ہے اور دشمنون کا جاہ و جلال روز بروز افزون تر ہے بالآخر نوبت یہانتک پہنچگئی

له یہ منتر بلحاظ معانی مذکورہ کلام الٰہی نہین ہوسکتا ورنہ وید کے پرمیشور بہت سے ہونگے کہ کہتے ہین ہم لوگون کے واسطے الخ

کہ بھارت کھنڈ کا نام ہندوستان ہوگیا اور ویدون کی ظلمت کو آفتاب صداقت یعنی قرآن حق کا
جلوہ کھوگیا اور پرمیشور کروٹ ہی نہین بدلتا۔ چنان خفتہ است کہ تو گوئی مردہ است اور یہ ظاہر
ہے کہ وہ سنیچر اگر عاقل و ہوشیار ہوتا یا ان مقدمات کے وقوع سے خبردار ہوتا تو کچھ سوچتا
اور سنبھلتا اور اُسکے دھرم خانہ کو محمود غزنوی جیسے یون بید ریغ نہ لوٹتے دو چار ہاتھ سہیسر کبھو
کے بھی چھوٹتے اور اُسکے ہم کاب دھرم پتنیون کو بے دھرم کرکے اپنے گھر نہ بساتے جدہر سے آئے تھے
اپنا سا منھہ لیکر اُدھر ہی جاتے اور نہ یہ آواگون ایام جوانی گنگ کرکے اسی کال کوٹھری (قالب) مین
پڑے رہتے (شاید انکے مقدمہ سشن سپرد ہین) بلکہ کرتے ہی مرتے اور جتنی جونین اُنکے واسطے مقرر
ہوتین اُسی دم بھوگ لیتے پس اُسکی لاعلمی و بیخبری اور بیکاری و تعطلی اور بے انصافی و خودغرضی
ظاہر ہے اور اگر یہ اعتراض بیجا ہے تو ذات خداوندی مین اسکا پیش کرنا خطا ہے۔ قرآن اِیَّاکَ نَعْبُدُ
وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ ترجمہ۔ ہم تیری بندگی کرتے ہین اور تجھسے ہی یاری چاہتے ہین۔

قولہ۔ آجکل لاکھون ہزارون افغان وغیرہ چوری اور ڈکیتی مین ایاک نستعین کا وظیفہ
کرتے ہین الخ۔

اقول۔ یہ بھی وہی ہوئی مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ۔ بھلا اس آیت کو افغانون کے ذاتیات
سے کیا تعلق۔ بقول شخصے مرتا کیا نہین کرتا جب احسن کلام و ابلغ النظام پر کوئی نکتہ چینی نہین
ہوسکی تو چٹ افغانون پر جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے اور اُن ہی ناندٹ کی لڑائی جوڑنے لگے پہلے یہ
تو بتائین کہ آپکی کوٹھی کس افغان نے پھوڑی اور کے بار پھوٹی اور کونسی گھر کی صندوقچی کا تالا
ٹوٹا اور کسنے مال لوٹا۔ نعوذ باللہ خواہ نخواہ بدنام کرنا اور جو اُنکے ساتھ ربکر اہل تکذیب نے بھی ڈاکہ
دیا یا چوری کی ہے تو اُس سے اُنکی ذات کیونکر بری ہے ذرا ہندو لفظ کے معنی یاد فرمائین اور
کچھ دل مین شرمائین۔ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

قولہ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ ترجمہ۔ دکھا ہمکو راہ سیدھی۔ یہ فقرہ بہت اچھا ہے بشرطیکہ
قتل و خونریزی سے پرہیز اور آسائش خلق اللہ مراد ہو۔

اقول۔ راہ مستقیم سے مراد قرآن طریق انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے چوری اور خونریزی نہین
وہ تو حسب الارشاد رب العباد ممنوع و حرام ہے پڑھو آیۃ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ

یعنی جس جیو کا قتل تمبر اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اُسکو ناحق مت مارو اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَھُمَا کہ چورانے والے مرد اور عورت کی ہاتھ کاٹو اگر بھارت کھنڈ کے بزرگان قدیم کی خونریزی وسفاکی چوری اور قزاقی اور یگ مین قتل انسانی وغیرہ کا بیان مرقومہ وید و پران کا دو حیان مصرحی کو یہان بھی آگیا ہو تو مضائقہ نہین کیونکہ جسکا اخفا منظور ہوتا ہے وہ ہر وقت زیر نظر رہتا ہے۔ قرآن صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ ترجمہ راہ اُن لوگون کی جنپر تو نے انعام کیا ہے نہ اُن لوگون کی جنپر تیرا غضب ہے۔ اور نہ گمراہون کی (آمین) ایسا ہی ہو۔

قولہ - چونکہ مسلمان تناسخ کے قائل نہین پس خدا کا کسی کو نعمت دینا اور کسی پر غضب کرنا چہ معنی دارد۔

اقول - اگر دیال کرپال رودر یعنی رحمان و رحیم اور رُلانے والا پرمیشور کے نام ہین اور اُسکی ذات مین صفت رحم وغضب بھی پائی جاتی ہے تو اختلاف اعمال رجال کے باعث کسی پر رحم اور کسی پر غضب روا ہے معترض کا اعتراض خطا ہے اور اگر رحمان ورحیم دیال کرپال اور رودر پرمیشور کے نام نہین اور نہ وہ رحم وغضب وغیرہ صفات سے موصوف ہے اور یہی روح اپنے دست قدرت و زور بازو سے سب کچھ پیدا کر لیتی ہے اور پرمیشور کی ذات کچھ دیتی ہے نہ لیتی ہے تو اُسکا معطل و بیکار ہونا لازم آیا اور ویدون کی صداقت اور کلام خداوندی ہونے مین ہمین شک عظیم واقع ہوا جسنے اس نامبارک تعلیم کو پھیلایا اور عوام جہال کو خالق قادر سے ہٹا کہ خود پرستی وغیرہ اور شرک مین پھنسایا۔

قولہ - اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ ضَالِّ عَلَیْھِمْ کی ضمیرین خدا تعالیٰ کی طرف پھرتی ہین۔

اقول - ضَالِّ عَلَیْھِمْ سورہ فاتحہ سے خصوصاً اور تمام قرآن سے عموماً اگر اہل تکذیب نکالدین یا صرف ونحو کی پابندی سے اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ اور مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ اور ضَالِّ عَلَیْھِمْ کی ضمیرین خدا تعالیٰ کی طرف پھرادین تو بیشک آپ عربی دان اور وید اور قرآن کا مقابلہ کرنیکے قابل و الا اُسی مثل کے مصداق ہین کہ گوسالہ بر ہمایر شد و گاو شد۔

قولہ - اسواسطے یہ دعا نہایت نقصان رسان ہے۔

اقول - جبکہ یہ سب ضمیرین خدا تعالیٰ کی طرف پھرتی ہی نہین اور نہ ان اعمال کا فاعل خدا

ہوسکتا ہے حتی کہ ضال علیہم قرآن مین ہی نہین تو سورۃ الفاتحہ کیونکر نقصان رسان ہوسکتی ہے
اگر اہل تکذیب حسد وبغض سے نہین کہتے تو یجروید کے چالیسوین ادھیاے سے یہ سوطوان
منتر بھی نکالڈالین۔

अग्ने नय। सुपथा राये ऽअस्मान्विश्वानि देव वयुनानि विद्वान्।
युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठान्ते नमऽउक्तिं विधेम॥

اگنے نے سوپتھا راے ۱۱ اسمان وشوانی دیو ویونانی وِدان +
یویودھی اسمجو ہرن مینو بھوپشٹھام تے نم اکتم بدھیم

دیانند جی نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے اے سب کو جاننے والے عقلمند ایشور آپ ہمکو سرلیشٹ
مارگ سے سپنورن پراگیانون کو پراپت کرائے اور جو ہم مین کوٹل پاپ چرن روپ مارگ ہین
اُن سے پرتھک کیجیے اسلیئے ہم لوگ نسرتاپوروک آپکی بہت سی استتی کرتے ہین کہ آپ ہمکو پوتر
کرین۔ اُردو معنے یہ کہ اے پرمیشور ہمین سیدھی اور سچی راہ سوجھا اور پاپیون کے رستے سے
الگ رکھ اسلیئے ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہین کہ تو ہمین پاک وصاف کردے انتہیٰ کیونکہ سورۃ
فاتحہ کا ترجمہ اور اسکا مضمون بعینہٖ ایک ہے محض عبارت کا تقدم وتاخر اور نیت کا فرق ہے
کہ اُس مین نجات کیلیے راہ فلاح کی خدا سے درخواست کی گئی ہے اور یہان (ریئی) تحصیل دولت
کیلیے اگنی دیوتا سے کسی زرخیز زمین کی راہ دریافت کی گئی ہے تاکہ بخوبی وآسانی لوٹ مار کرکے
اپنے گھر واپس آوین۔ پس باوجود سچا جاننے اس منتر کے سورۃ فاتحہ پر اعتراض کرنا اپنی جڑ کو آپ
کھودنا ہے ؎

یکے بر سرِ شاخ بن مے برید بگفتا کہ این شخص بد میکند	خداوند بستان نگہہ کرد و دید نہ بامن ولیکن بخود میکند

ویدسے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر(۲)

भूर्भुवः स्वः। तत्सवितुर्वरेण्यं भर्गो देवस्य धीमहि।
धियो यो नः प्रचोदयात्॥

بھور بھوہ سوہ۔ تت سویتر ورنیم۔ بھرگو دیوسے دھی مہی دھیویونہ پرچودیات

اقول۔ یہ یجروید کے چھتیسوین ادھیا کا تیسرا منتر ہے۔ بزعم جنود ہنود۔ یہ ویدون کی روح یاست ہے۔ مصنف نے اسکی تصنیف مین جو کچھ نور برسایا ہے وہ قابل دید ہے پہلے مصرعہ کا وزن ولہجہ اور ہے اور دوسرے تیسرے کا اور ہے اور قافیہ ردیف کا پتہ نہین۔ اہل فصاحت و بلاغت اور اہل عروض اور شعراء کے علاوہ گانے والے بھی علم موسیقی کے اعتبار سے اسکو عمدہ گیت و کلام موزون نہین سمجھتے کیونکہ ایک مثلث مین دو رنگ بدلنے پڑتے ہین اور اگر نہ بدلین تو اس پرانے ڈھانچ کے پرزے بگڑتے ہین وید والون نے مصرعہ اولی کے سر پر خلعت اوم دھر کر کچھ بڑہانا چاہا تھا لیکن وہ اب کیونکر بڑھ سکتے قدرتی مین مصنوعی کیسے مل سکے آخر کار وہ کاری گری ناکارہ رہی اور بالشتیے کی کا یا گز بھر نہوئی اور وہ داغ سیاہ پرمیشور کی عروس خیال کے چہرے سے نہ دُھلا اور کیونکر دُھل سکتا تھا۔ مثل مشہور ہے ؎ کہ نتوان شستن از زنگی سیاہی۔ یجروید مین اس منتر کی پیشانی پر یہ قدرتی قشقہ کھنچ رہا ہے۔

भूर्भुवः स्वरीतस्य वैश्वामित्र ऋषिः सविता देवता बृहती छन्दः
मध्यमः स्वरः तत्सवितुरस्य गायत्री छन्दः षड्ज स्वरः

بھوربھوہ سوتیس وشوامتر رشی سویتا دیوتا برھتی چھندہ مدھم سر۔ تت سویتر سے گایتری چھند شڑج سر

ترجمہ یہ منتر سویتا دیوتا کی تعریف مین وشوامتر رجپوت کی تصنیف ہے مصرعہ اولی کا وزن برہتی اور مدھم سر ہے اور تت سویتوہ کا وزن گایتری اور شڑج سر ہے جس سے صریح ثابت ہے کہ یہ منتر بسوامتر کی تصنیف ہے اور اوم اس مین داخل نہین۔ لیکن دیانند صاحب نے اسکا ترجمہ کسی حکمت عملی کے سبب نہین کیا اور یجروید مین یہ منتر تین جگہ لکھا ہے

گویا بقول لیکھرام مسافر پرمیشور نے ایک دفعہ کے پیسے کو پھر دوبار پیسا ہے لیکن سب جگہ یہی لکھ رہا ہے کہ یہ منتر بسوامتر کی تصنیف ہے دیکھو یجر ادھیا ۳ منتر ۲- اور ادھیا ۳۰ منتر ۲- اور ادھیا ۲۲ منتر ۹ کی سرخیان دوجگہ تو تت سویتو ہ سے شروع ہوتا ہی اور ایک جگہ بھوہ بھوہ سو سے اور اس سے الگ بھی اسی وید مین بھوہ بھوہ سوہ کئی بار آیا ہی دیکھو ادھیا ۳ منتر ۳۷ جس سے بخوبی واضح ہی کہ یہ گایتری مین داخل نہین سہو حفاظ یا خطائے کاتب ہے اگر ایسا نہین تو پرمیشور خود ہی دوجگہ اسکو بھول گیا ہوگا اور برچہ کالستھ سماچار مجریہ الہ آباد مطبوعہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۹۶ع کی صفحہ ۱۶ مین لکھا ہی کہ پہلے وقتون مین ہر ایک شخص کسی مذہبی سوم یا جگ کا مقتدا نہین ہو سکتا تھا وید ون مین اکثر ایسے راجاؤن کا ذکر آیا ہے کہ جنہون نے مذہبی کامون مین امامت کی ہی راجاؤن مین جنکو دینی اور دنیوی دونو اقتدار حاصل تھے بسوامتر چھتری گایتری کے مؤلف تھے اور دھرم شاستر کے شلوک چھتر وستتر مین ہے کہ اوم کو تینون حرف اور گایتری کے تینون مصرعے برہما نے ویدون سے نکالے ہین لیکن اب یہ دقت پیش آئی کہ اگر یجر وید کا مصنف اور ڈاکٹر چندر لال صاحب منتری اور برچہ کالستھ سماچار کا اڈیٹر سچا جانین تو گایتری بسوامتر رجپوت کی بنائی ہوئی معلوم ہوتی ہے جسکی نیک چلنی سے نامہ اعمال کی صورت پران سیاہ ہو رہے ہین اور دھرم شاستر جھوٹا معلوم ہوتا ہے اور جو دھرم شاستر سچا جانین تو گایتری برہما کا کلام ثابت ہوتی ہی اور یجر وید وغیرہ پر حرف کذب صادق آتا ہی کہ جسے آریے کلام خدا اور ازلی مانتے ہین اور اگر لفظی معنون پراسکے خیال کیا جائے تو بھی کسی بزرگ کا کلام معلوم ہوتی ہے- اگر رام جی کے اوتار گسائین کبیر داس کی بیجک سے میزان لگائین تو حساب کورہ کا سب تا رو پو دا دھڑ جاتا ہے- چنانچہ وہان اس طرح منقش ہو رہا ہے ؎

اچھیا روپ ناری اوتاری	ناسو نام گایتری دھری
تے ناری کے پتر تین بھیو	برہما بشن مہیش نام دھرلیو
تب برہما پوچھت مہتاری	کو تیرے پرش کا کی تو ناری
تم ہم ہم تم اور نکوئی	تم میرے پرش مین تیری جوئی
باپ پوت کی ایک ہی ناری ایک ہی مائین بیاھے	ایسا پوت سپوت نہ دیکھو جو باپے چینہے دھائے

یعنے اچھیار وپ گایتری نام ایک عورت ہوئی اُسکے شکم سے تین بیٹے پیدا ہوئے اُسنے اُنکا نام برہما۔ بشن۔ مہیش رکھا ایک دن برہمانے پوچھا کہ اے ماتا تیرا خاوند کون ہے جسکے ہم فرزند ہین گایتری بولی بیٹا میرا خاوند اور کون ہوتا تم ہی ہو اور مین تمہاری جورو ہون۔ تم ہم اور ہم تم۔ یہان کسی تیسرے کا کچھ کام نہین اسپر گوسائین جی یہ ساکھی کہتے ہین کہ باپ اور بیٹے کی ایک ہی عورت۔ اور ایک ہی مان کے شکم سے پیدا ہوئے ہین۔ ذرا بیٹے کی شرافت پر غور فرمایئے اپنا باپ تلاش کرنے کو چلا (کیون نہ ہو ع پدر ابیے پسر نور علی نور) اور یہ مقولہ کبیر داس کا کچھ قرین قیاس بھی ہے کیونکہ پرمیشور کے پیارے سکھدیو جی بھاگوت کے پہلے ادھیا مین ارقام فرماتے ہین کہ کھیر سمند مین سوتے پڑے پرمیشور کو برہما جی نے آجگایا اور متھرا کے کل حالات سے مطلع فرمایا تو پرمیشور نے کہا کہ مین متھرا مین عنقریب ہی جنم لونگا اور کنس کو اُسکے پاجی پن کی سزا دونگا یہ سنکر وید کی رچائین (آئتین) بولین کہ ہم بھی عورتین بنکر برج مین جائینگی اور باسدیو کے رنگ رلیان منائینگی۔ بس اتنا کہہ وہ برج مین آئین اور گوالون کی جوروئین کہائین اور جب کشن اہیر نے راگ سُنایا تب سب نے جشن اُڑایا۔ فائدہ۔ جب وید کی تمام آئتون کا یہ حال ہے کہ وہ عورتین بن بن متھرا اور بندرابن کے بن مین پہنچتی ہین اور خوبصورت اہیرون کے فرزند جنتی ہین تو کیا عجب ہے کہ ابتدائی زمانہ مین اگر گایتری نے بھی ایسا کیا ہو اور اپنے ہی بیٹے سے شاید اور بیٹا حاصل کیا ہو کیونکہ وہ بھی اُنہین مین کی ایک آئت ہے۔ یہ وید کی روح لطیف کی اصلیت تھی جو مختصراً ختم ہوئی۔ ناظرین اسکے جسم کثیف کو بھی اسی پر قیاس فرمائین۔

قولہ (اوم) سرب جگت کرتا سرب ادھار سرب سوامی گیانمی سروبیاپک انتریامی ایشور ہرہنہ گربھ ابناشی الخ۔

اقول۔ زعم مؤلف مین یہ لفظ اوم کے معنے ہین جو کہ اکار اُکار مکار تین حرفون سے مرکب ہے جسکا گایتری سے جدا ہونا مدلل بیان کر چکا ہون اور حروف مقطعات ہونیکی وجہ سے اشارہ یا علم ہے جہان یہ یکجا ہوتا ہے وہان اس سے مہا دیو اور بشن اور شکتی دیوی مراد لی جاتی ہے اور مانڈوکہ اوپ نشند کے مصنف وغیرہ کے نزدیک اکار سے مراد (جاگرت اوستھا) یعنی پرمیشور کی بیداری اور اُکار سے مراد (سوپن اوستھا) یعنی پرمیشور کی خواب اور مکار سے مراد ایشور کی ذات ہے اور حقیقت

مین یہ ایک درازی قوت کا آلہ یا سر یعنی مطلق آوانہ ہے کہ گانے بجانے والے اس سے گانا شروع کرتے ہین اور دیو سویتہ سورج کو کہتے ہین دیکھو امر کوش کانڈ اور ورگ ۳ شلوک ۳۰ اپنے گھر کی اصطلاح مین اُلّو کا نام شہباز اور گزر رکھ لینا دوسری بات ہے پس اوم کا لفظ جبکہ سر سے گایتری مین داخل ہی نہین تو اُسکے معنے بھی خود ہی باطل ہوئے تحقیق و تردید کی چندان ضرورت نہین اور حسب حاجت گایتری کے فضائل مین کچھ بیان بھی کردی جائیگی۔

قولہ۔ (بھوہ) پرانون سے پیارا (بھوا) مکت اور سکھون کا داتا (سوا) سب کا دھارن کرنیوالا (سویتو) سب ایشورج کا داتا (ورنیم) جو سویکار کرنیکے لائق اتی شرلیشٹ (بھرگو) شدہ اور پوتر کرنیوالا (دیوسے) سب کی آتماؤن کا پرکاش کرنے والا (تت) اُسکو (دھی مہی) ہم دھارن کرین (دھییو ینہ پرچو دیات) جو سویتا دیو ہماری بودھیون کو ست کی طرف پریرن کرے۔

اقول یہ ترجمہ بظاہر عوام جہلا کے نزدیک لغوی معلوم ہوتا ہے کیونکہ ایک ایک لفظ کو بریکٹون مین بند کرکے لکھا گیا ہے اور حقیقت مین اصطلاحی بھی نہین۔ دیانندی ستیارتھ پرکاش سے مستنبط ہے کیونکہ اس مین اس طرح لکھا ہے (بھوہ) جو سب جگت کے جیوون کا ادھار پران سے بھی پرے ہوکے بھور پرمیشور کا نام ہے (بھوہ) جو سب دُکھون سے رہت جسکے سنگ سے جیو سب دکھون سے چھوٹ جاتے ہین اسلئے اُسکا نام بھوہ ہے (سورہ) جو نانا بدھ سے جگت مین بیاپک ہوکے سب کو دہارن کرتا ہے اسلئے اُس پرمیشور کا نام سوہ ہے (سویتوہ) جو سب جگت اُتپادک اور سب ایشورج کا داتا ہے (دیوسے) جو سب سکھون کا دینے ہارا ہے اور جسکی پراپتی کی کامنا سب کرتے ہین اُس پرماتما کو جو (ورنیم) سویکار کرنے جوگ اتی سرلیشٹ (بھرگو) شدھ سروپ اور پوتر کرنے والا چیتین برہم سروپ ہے (تت) اُسی پرماتما کے سروپ کو ہم لوگ دھارن کرین کس پریوجن کے لئے کہ (یہ) جو سویتا دیو پرمیشور (نہ) ہماری (دھیہ) بودھیون کو (پرچودیات) پریرنا کرے ارتھات برے کامون سے ہٹا کے اچھے کامون مین لگاوے۔ یعنے بھوہ بھوہ سوہ پرمیشور کے نام ہین اور بھرگو اُسے کہتے ہین جو پاک اور پاک کرنے والا متحرک بالذات ہے اور یہی مطلب ترجمہ محررہ تکذیب سے ظاہر ہوتا ہے پس یہ دو تو ایک ہین لیکن وید بھاش کے خلاف ہونیکے قابل تسلیم نہین ہوسکتے۔ کیونکہ دیانند صاحب نے وید بھاش کے صفحہ ۱۲۲ مین اسکا ترجمہ اس طرح کیا ہے

کہ اے منشو ہم لوگ جیسے (بھور) کرم کانڈ کی ودیا یعنی علم معاملات (بھوہ) اُپاسنا کانڈ کی ودیا
یعنی علم عبادات (سوہ) گیان کانڈ کی ودیا یعنی علم تصوف و سلوک حاصل کر کے (یہ) جو (نہ) ہماری
(دھیہ) دھانا دتی بودھیون کو (پرچودیات) پریرنا کرے (دیوسے) اُس کامنا کے یوگ (سویتوہ)
سمت الیشور ج کے دینے والے پرمیشور کے (تت) اُس اندریون سے نہ گرہن کرنے یوگ
پروکشس (بھرگہ) سب دُکھون کے ناشک تیج سروپ کا (دھی مہی) دھیان کرین ویسے ہی
تم بھی کرو۔ **یعنے** بھور بھوہ سوہ علم معاملات و علم عبادات و علم تصوف کا نام ہے
اور بھرگو درد کھونے والے کو کہتے ہین انتہے۔ اور جو یہ ترجمہ قابل اعتبار نہین تو وہ بیشک مقبول
ہے لیکن اس صورت مین وید بھاش مردود و بے اعتبار ٹھہرے گا اور بہر دو صورت دیانند صاحب
اُسی مثل کے مصداق ہونگے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد + اور جب نوبت یہانتک پہنچی تو اشد اختلاف
کے سبب دونو پایۂ اعتبار سے ساقط ہین اور معتبر یہ ترجمہ ہوگا جو کہ پُرانی تفسیرون مین لکھا ہے
اور وہ یہ ہے (بھور) آسمان (بھوہ) زمین (سوہ) سورگ (ورن) چاند (بھرگہ) سورج اور
صدہا مقام مین دیانند جی نے بھی انکے معنی وید بھاش مین یہی لکھے ہین۔

قولہ۔ اس منتر مین پرمیشور نے اسقدر خوبیون سے بھری ہوئی دعا ہمین سکھائی ہے کہ جسکے کامل بیان
کرنے کو ایک دفتر چاہیے۔

اقول اگر یہ منتر دعا ہے تو ہستی صانع عالم پر حجت نہین ہوسکتا کوئی ایسا منتر پیش کرنا چاہیے جو اُسکے
لئے حجت ہوسکے اور ستیارتھ بیبک مین بحوالہ شنکراچارج اور سیانا وغیرہ کے لکھا ہے کہ
جسوقت کوئی جاٹ گوجر سونار لوہار وغیرہ شودر گایتری کا پہلا مصرعہ زبان پر لاتا ہے یا کان دھر کر
سُنتا ہے فی الفور دوزخی ہوجاتا ہے اور اسی طرح جسوقت کوئی برہمنی وغیرہ عورت گایتری
کو پڑھتی یا سُنتی ہے اُسی وقت دوزخ مین جاتی ہے اسی واسطے یہ گایتری ایسی نقصان رسان دعا
ہے کہ جسکے کامل بیان کرنیکو ایک دفتر چاہیے اور بھولکر بھی اُسکو پڑھنا اور سُننا ہرگز نہین چاہیے
کیونکہ پڑھنے پڑہانے والا اور سُننے سُنانے والا دونو دوزخی ہوجاتے ہین یہی وجہ ہے کہ برہمن
لوگ چُپ چاپ ایک دوسرے کے کان مین ڈالدیتے ہین غیر کے سامنے زبان پر نہین لاتے اور مسلمانو
کو بھی نہین پڑہاتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

قولہ۔ اول و دویم و سویم اس شرتی مین (اوم) سرب اتم نام ہے۔

اقول۔ آپ ناواقفی کے سبب ایسا کہتے ہین اوم گایتری مین ہرگز داخل نہین اگر ہے تو بجروید سے نکالکر دکھادین اور ایک اشرفی مجھ سے لین اگر نہ نکلا تو گایتری کا سر ندارد ہوا اور فضائل محررہ تکذیب خود ہی باطل ہوئے۔ تردید کی کچھ ضرورت ہی نہی۔ افسوس کہ اوم تک کی خبر نہین جسپر آپ ماہر وید کہاتے اور قرآن سے وید کا مقابلہ فرماتے ہین ؎

تو براوج فلک چہ دانی چیست	چون ندانی کہ درسرائے تو کیست

علاوہ جزین سرب جگت کرتا اور سرب ادہار یعنی ہر ساکن و متحرک کا پیدا کنندہ پرمیشور کے نام از روے وید نہین ہو سکتے کیونکہ آریون کے نزدیک لاکھون کروڑ ارواح اور ان گن جسمون کے ذرے اور اُنکے افعال و خواص و صفات خدا تعالی کے پیدا کئے ہوئے نہین ازلی ہین۔ بس جب وُہی اُسکی پیدائش نہ ہے تو باقی عالم مین ہی کیا رکھا ہے جو کہ پرمیشور نے پیدا کیا ہی اور سروبیا پک اور ابناشی محض پرمیشور کے نام ویدون سے نہین پائے جاتے کیونکہ ہوا و رخلا بھی سب جگہ موجود ہے اور بقول آپکے ذرات اجسام اور ارواح بھی غیر فانی ہین اگر ہوا اور عنصر اور ذرات و ارواح وغیرہ کو فانی وغیر موجود مان لین تو پرمیشور ان صفات سے موصوف ہو سکتا ہے مگر خالق و صانع نہین رہیگا۔ سرب سوامی اور ایشور بھی کوئی بڑھکر نام نہین کیونکہ انکے معنے ہین مالک اور صاحب اس سے تو ہندون کے القاب و خطاب شہنشاہ اور مہاراج و دھیراج وغیرہ افضل و برتر ہین۔ گیانی اور انترجامی بھی کوئی بڑھیا فضیلت نہین عموما برہمنون اور جوتشیون کو سوامی گیانی انتریامی کہا کرتے ہین۔ آریے دیانندجی کو بھی سوامی کہا کرتے سنتے تو کیا وہ بھی بزعم اُنکے پرمیشور تھے نہین نہین سوامی کا مادہ اغلب سوم سمجنے گیاہ ہے کیونکہ ویدون مین سوم کی تعریف ایک تہائی کے قریب ہے اور وید والے سوم نوش تھے۔ جس طرح پوستی خانہ مین بھنگ بوزہ کی ثنائین ہوتی رہتی ہین ویسے ہی ریوڑ اور گلے چرانے والے سوم کے سبزہ زارون مین ریوڑ چراتے اور سوامی کے گیت گاتے تھے دیکھو مختصر تاریخ اہل ہند مولفہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب البتہ ہرن گربھ وشولونی وغیرہ پرمیشور کا نام ضرور ہو سکتا ہے چنانچہ اسکا ذکر آگے آئیگا۔

قولہ۔ جو مجسم اور ایک ولیسی یعنی عرش پر یا پانی پر بیٹھا ہوا نہین۔

اقول - اہل حق کا عقیدہ یہ ہے کہ زمین کی مانند عرش ایک مخلوق شے ہے اریانی اسی فلک الافلاک کہا کرتے تھے کسی زمانہ مین اُسکے اور پانی کے مابین زمین وغیرہ کوئی شے حائل نتھی اُسوقت جہت کے اعتبار سے تحت کی طرف پانی اور فوق کی جانب عرش تھا اسلئے کہا گیا وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ کہ پانی اور عرش کے درمیان زمین و آسمان وغیرہ کوئی دوسری مخلوق نہ تھی یہ حسب محاورہ عرب استعارہ ہے اور اس مین اضافت تملیکی ہے جیسے کہ تمام اشیا مین ہے یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کی زمین ہے اللہ تعالیٰ کا آسمان ہے اسی طرح اُسکا عرش ہے حسب مفہوم جہال وجال وہ اللہ تعالیٰ کے بیٹھنے کا تخت اور چوکی نہین کہ اُسکے سبب اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتراض وارد ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کمزور اور اسکا محتاج نہین کہ تھک کر اُسپر بیٹھ جائے قرآن کریم نے اُسکی تعریف و صفت کاملہ یون بیان فرمائی ہے کہ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ[1] لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ چنانچہ اس باب مین کسی کا یہ شعر بھی ہے ؎

نُسَمِّی اللہ شَیْئًا لَا کَاَشْیَاءٍ	وَذَاتٌ عَنْ جِهَاتِ السِّتِّ خَالٍ

اسلئے وہ جہت و مکان وغیرہ کا محتاج نہین البتہ از روئے وید و شاستر ابتدائی زمانہ مین وید کا پرمیشور پانیون مین رہتا تھا چنانچہ دھرم شاستر کے پہلے ادھیاء کے دسوین شلوک مین ہے -

आपो नारा इति प्रेक्ता आपो वै नर सूनव: ।

त्यायद स्या यनं पूर्व्वं न्ते नारायणः स्मृत: ॥

ترجمہ - سنسکرت مین پانی کو نارا کہتے ہین اور اس عالم سے پہلے پانی پرمیشور کا گھر تھا اسواسطے پرمیشور کو نارائن کہتے ہین اور وشن سہیسر نام کے ترجمہ مین لکھا ہے کہ نارائن پرمیشور کا نام دو وجہ سے ہے - اول یہ کہ وہ بصورت نر یعنی مرد ہے عورت نہین دوسرے اُسکا گھر پانی ہے اگر اس سے درگزر کر ویدون کے حامی آریون کے پیر کی کتاب دیکھی جائے تو وید کے صانع

[1] وہ اللہ تعالیٰ دائم اور قائم بالذات اور باقی جملہ موجودات کا مدبر اور نگہبان جسکو کبھی سستی اور نیند نہین آتی کہ انکا وغیرہ کا محتاج ہو اُسی کے تصرف اور ملک اور خلق مین ہے عرش و فرش اور زمین و آسمان وغیرہ اور جو کچھ اس مین ہے اُس اللہ کی شبیہ و مثل مانند و نظیر کوئی شے نہین وہ ہر چیز کی سنتا اور سب کو دیکھتا ہے ۔ اللہ اُسکا نام ہے جو کسی شے کی مانند نہین اور اُسکی ذات شش جہت کی قیود ذات سے پاک ہے اسلئے کہ اُسکا جسم نہین ۱۲-

کی ہستی اس طرح معلوم ہوتی ہے دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱،

जिसमें सब आकाशादि भूत बसते हैं और जो सब में वास कर रहा है इसलिये परमेश्वर का नाम वसु है ॥

یعنی پرمیشور دنیا میں اور دنیا پرمیشور میں آباد ہے اسواسطے اُسکا نام بسو ہے اور وید بھاش بھومکا صفحہ ۱۲۳ مین بضمن وید منتر مرقوم ہے۔

जिसमें येह सब भूत अर्थात लोक ठहर रहे हैं उसी परमेश्वर में सब ज्ञानी लोग भी सत्य निश्चय से मोक्ष सुख को प्राप्त होके जन्म मरण आदी आने जाने से छूट के आनन्द में सदा रह-ते हैं ॥

یعنی پرمیشور مین تمام مخلوق کا قیام و قرار ہے اور اہل عرفان مرکر اُسی مین جا گھُستے ہین اگرچہ اسپر یہ سوال آتا ہے کہ جب ہر نیک و بد اُس مین خود ہی ٹھہرا ہوا ہے تو پھر نجات پاکر اُس مین ملجانے کے کیا معنے اور سوجو کو ڈھونڈھنا اور ملے ہوئے کے ملاپ کی تلاش سے کیا مطلب تو بھی قطع نظر اسکے ہمارا مدعا ثابت ہے کہ پرمیشور گھڑے کی مانند ایک ظرف ہے اور پانی کی مانند تمام مخلوقات اُس مین بھرپور ہے اور وہ جملہ مخلوقات کو پیٹ مین دے ہوئے اپنے گھر بیٹھا ہے اور اُسکا گھر پانی ہے پس ازروئے وید ثابت ہوا کہ پرمیشور مجسم اور ایک وحشی یعنی پانی مین رہنے والا ہے خدانخواستہ اگر کسی آبی جانور ناکہ وغیرہ کی بھینٹ ہوگیا تو اس دنیا کا قصہ تمام ہے۔

قولہ جو جہل اور لاعلمی سے پاک اور غفلت و کمزوری و فریب سے صاف ہے۔

اقول ابھی اسکا ثبوت کیا ہے وہی اوم کہ جسکا گایتری مین پتہ نہین اور اغرضی کوششون سے اسم ذات بنایا جاتا ہے حالانکہ وہ مغنی کی سُر کا افتتاحی اور اختتامی لفظ ہے۔

قولہ اپنے احکام بدلنا گیانمی ہونیسے اُسپر الزام ہے۔

اقول۔ احکام بدلنا عین حکمت و سراسر مصلحت ہے اثنائے مرض مین طبیب بھی دوا بدل ڈالتے ہین اور یہ اُنکی کمال حذاقت کا نتیجہ ہے لاعلمی و غلطی پر مبنی نہین۔ مریض کی حالت اور وقت کے تغیر و تبدل پر موقوف ہے۔

نظارہ قدرت سے عیان ہے کہ حالت زمانہ تغیر وتبدل سے محفوظ نہیں اور جیسا تغیر پیش آتا ہی ویسا ہی کوئی سامان اُسکے واسطے اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے اگر اسکو بھی ان جاہلون کی طرح علم یا عقل کے خلاف مانا جائے تو پرمیشور کا کوئی فعل بھی قابل اعتماد نرہیگا اور یہ صحیح نہین کیونکہ کلیہ ہی کہ حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہین ہوتا پس جس طرح وہ زمانہ کی حالت کے موافق اپنے ظاہری احکام بدلتا رہتا ہے اسی طرح انسان کی بہبودی وروحانی انتظام کے واسطے اندرونی حالات بھی بدلتا رہتا ہے اسپر قرآن شریف ناطق ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کہ اللہ تعالیٰ اُسکی گنجائش اور سمائی سے زائد کسی پر بوجھ نہین ڈالتا۔ مطلب یہ کہ قرون ماضیہ کے لوگ جن روحانی امراض مین مبتلا تھے اُنکے واسطے شفا بخش نسخے اُس وقت کے معالجون کی معرفت اُنہین عطا فرمائے اور اس زمانہ کے مریضون کی حالت موافق صحت بخش مفرح اور شفا ورحمت کے نسخے حکیم حاذق طبیب صادق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت اُنکے پاس پہنچائے اور سب کو حلال وحرام کفر واسلام کا فرق بیع وشرا کا دستور طرز عبادت وریاضت طریق سفر وسیاحت سکھا دیا اور قوانین سیاست وتمدن وغیرہ احکامات وہدایات ورسومات سے آگاہ کرکے جتلا دیا کہ هٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِیْمًا وید بنانے والے کی مانند سب کو ایک ہی بید سے نہین ہانکا۔ اگر وید والے احکامات مین قرآن سے مقابلہ کرین یعنی نکاح کے احکام کے مقابل وید سے بیاہ کے احکام اور بیع وشرا کے مقابل بیچنے کھوچنے کے مسائل وغیرہ پیش کرین توسب پر عیان ہوجائے کہ ویدون مین الٰہی تعلیمات اسقدر روحانی وجسمانی ہین اور معاملات کے احکامات اسقدر ہین اور قرآنی تعلیم کے مقابل اُنکی کتنی منزلت اور وقعت ہے خالی باتون سے تو یہی ثابت ہوتا ہی کہ مرے باپ کی موائی آنکھین ؎

چو در بستہ باشد چہ داند کسے		کہ گوہر فروش است یا پیلو ر	

اور مین نے جہانتک دیکھا ہے مجھکو عبادات ومعاملات کے باب مین وید مطلق گونگا بلکہ بے زبان معلوم ہوتا ہے زمرہ مکذبین اُسکی حمائت مین ناحق وقت کھوتا ہے۔

قولہ جو ماتا کے حمل مین نہین آتا۔

اقول۔ بقول یا گولک جی مصنف وید کوئی یونی (رحم) اُسکی تشریف فرمائی سے خالی

نہین (اسکا بیان بھی عنقریب آتا ہے - بھلا جی جبکہ پرمیشور کی ذات گولر کی مانند خود ہی شکم مادر مین رہی ہے اور رجل دیوتا کے پیٹ مین پڑ رہی ہے تو پھر یہ کہنا کہ جو ماتا کے حمل مین نہین آتا چہ معنی دارد - اور اُسکو ہرنہ گربہ کیون کہتے ہین - دہرنی کے حمل سے ظہور پکڑنے کے سبب) -

قولہ - جسکی جناب مین سفارش و شفاعت و رشوت و ڈالی لیجانا جرائم کبیرہ سے ہے -

اقول - لیکن منتر پڑھ پڑھ اُس رودر کو منانا پوری کچوری اور میوہ اور گھی بذریعہ آتش اُسکے پاس پہنچانا اور سوم کی منشی شراب پلا پلا تالابون کی مانند اُسکا پیٹ پھولانا اور یہ کہنا کہ ای بوڑھے لاٹھی کے سہارے سے چلنے والے پرمیشور تو ہی ہمارے بابون کا باپ ہے تو ہی ماں ہے تو ہی بیٹا ہے تو ہی جورو ہے تو ہی خصم ہے ہمارے تھوڑے دیے کو بہت سا جان اور خوش ہو کر پی - یہ رس تیرے ہی واسطے مصفی و شستہ نکالا گیا ہے - شاید یہ رشوت اور سفارش اور خوشامد مین محسوب نہین بلکہ عین نجات کا باعث ہے اور اس معترض لغوگو کی عقل پر آفرین کہ یہان سفارش اور ڈالی کو رشوت قرار دیکر عیب مین شمار کرتا ہے اور خود ہی اپنے خبط مین بحوالہ رگوید منتر کے دکشنا دینے کو باعث نجات و بخشش گنتا ہے دیکھو نسخہ خبط صفحہ ۳۰۷ - اور وہ یہ ہے "گیان روپ یگیہ اور آتما روپ دربیہ کی پرمیشور کو دکشنا دینے سے جیو نجات اور مخلصی مین خوش رہتے ہین" سچ ہے ؎ چہ دلاور است دزدیکہ بکف چراغ دارد ؞

بابہانبر وید کے پرمیشور سے بھی غلطی ہوگئی ہے کہ دکشنا لیکر نجات دینے کو اپنی صفت کاملہ بنا کر جرم کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے البتہ قرآن مین ضرور لکھا ہے وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ - ترجمہ - اور ڈرو اُسدن سے کہ کوئی جیو کسی جیو کے کام نہ آئیگا اور نہ اُسکی سفارش منظور ہوگی اور نہ اُس سے رشوت لیجائیگی اور نہ اُسکو مدد دی جائیگی - افسوس ہماری چوری اور ہمسے ہی سینہ زوری -

قولہ جسکو جبرئیل و میکائیل وغیرہ وحی پہنچانے اور رزق رسانی کا محتاج بنانا جہالت ہے -

اقول - جس طرح وید رسانی کا ذریعہ چار رشیون کو ماننا اور رزق رسانی کا وسیلہ آب و ہوا سورج وغیرہ کو جاننا اور ہوم کو استسقا کیلیے کافی دوا و دعا سمجھنا آپکے نزدیک عین علمیت ہے

اسی طرح وہ ذرائع کہ قرآن سے ثابت ہین صحیح ہین اور ہر ایک کو اُسکے موقع پر عرض کیا جائیگا
اور دام جہالت مین مبتلا ہو جانیکے سبب چونکہ ان آریون کو حضرت جبرئیل وغیرہ ذرائع سے
عداوت ہے اور ان وسیلون سے محبت ہے اسلئے یہ اعتراض حسد پر مبنی ہے اگر سب کے سب ذریعے
باطل ہین تو اہل تکذیب کے خبطی ہونے مین شک نہین۔ افسوس ہ سخن شناس
نئے دلبرا خطا اینجاست۔

قولہ۔ فضیلت چہارم یہ عام قاعدہ ہے کہ جسکو جو پیار کرتا ہے دوسرے کے دل مین اُسکی محبت
اتنی ہی اثر کرتی ہے اور توجہ والفت بڑھتی ہے۔

اقول۔ پہلے بھوہ کے معنے جان سے پیارا اور پرمیشور کے تن مین دل کسی لغت یا شرح کی پوتھی سے
ثابت کرین بعدہ یہ عام قاعدہ کہین۔ بفرض محال نکل بھی آئے تو آیہ شریفہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ کے روبرو ہیچ ہے اور اس آیت شریفہ کا ترجمہ یہ ہے کہ ایمان والون کی اللہ
تعالیٰ کے ساتھ محبت احاطۂ حد و حساب سے افزون تر ہے۔

قولہ۔ فضیلت پنجم تمام دکھون سے چھوٹ جانیکا نام نجات اور راحت کامل ہے۔

اقول۔ سو وہ بقول آپکے روح حاصل نہین کر سکتی دیکھو تکذیب صـ ۲۲ اسواسطے وید پر ایمان
لانا اور ایسی ایسی فضیلتون کا سُننا سُنانا لاحاصل ہے۔ اور فضیلت ششم و ہفتم و ہشتم
مین کوئی نئی بات مرقوم نہین ہوئی کہ جواب دیا جاوے۔

قولہ۔ کسی محمدی کو اگر آپ ہزار کہین کہ خدا نے دنیا کے گمراہ کرنیکے واسطے شیطان مقرر نہین کیا
یہ غلط تعلیم ہے وہ قہر و جبر غضب و مکر سے پاک ہے اس واسطے قہار جبار نہین اور نہ وہ مکار ہے
مگر وہ کسی طرح نہین مان سکتے۔

اقول۔ محمدی لوگ کتنا ہی آریون جاہلون کو سمجھاوین کہ دنیا کو گمراہ کرنیکے واسطے خدا نے
شیطان کو نہین بھیجا اور قرآن شریف مین بھی یہ کہین نہین لکھا کہ خدا نے شیطان گمراہ کرنے کے
لئے پیدا کیا ہے۔ اور قہر مصدر کے معنے غلبہ اور قوت ہین اُسکا فاعل قاہر بمعنے غالب و طاقتور
صفت مبالغہ کا صیغہ قہار بمعنے سرو شکستان اور قادر مطلق ہے اور جبر کے معنے سنوارنا اصلاح کرنا
و مجرد اصلاح ہین اُسکا صفت مبالغہ کا صیغہ جبار بمعنے بہت بڑا اصلاح کرنیوالا اور اچھی طرح

سے سنوارنے والا ہین وقال علیؑ یا جابر کل کسیر ترجمہ کہا حضرت علی نے دعا مین اے ہر شکستہ کے درست کرنیوالے اور مکر کے معنے عربی زبان مین مخفی تدبیر اور نہایت باریک تجویز اور فریب کی سزا دینا چنانچہ عربی لغت کے امام ابن الاثیر نے لکھا ہے مکر اللہ ایقاع بلائہ علی اعدائہ دون اولیائہ یعنی مکر اللہ کے معنے ہین اللہ نے دشمنان خدا پر بلا ڈالی وقال اللیث المکر جزاء یعنی مکر عمل کا پھل ہے ماکر مکر کا اسم فاعل بمعنے مدبر اور باریک تجویز کرنے والا اور بڑا بو راہد بر خیر کے لفظ کے ساتھ آیہ شریفہ مین واللہ خیر الماکرین وارد ہوا ہے اگر مکر کے معنی بُرے ہوتے تو اُسپر خیر کا لفظ لانیکی کیا ضرورت تھی اور کید کے معنے بھی یہی ہین نیز جنگ اور جنگ کی تدبیرین کرنا اور یہی آیات محررہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے۔

وَاِذْ یَمْکُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاكِرِیْنَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ ۔ ترجمہ۔ جب منکر تیری نسبت خفیہ تدبیرین کر رہے تھے کہ تجھے قید کرلین یا شہر بدر کردین یا مار ڈالین اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیرین کر رہا تھا آخر کو اللہ تعالےٰ کی تدبیر غالب آئی اور منکرون نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ضرر پہنچانا چاہا۔ پس ہمنے انہین کو ذلیل کیا مگر وہ کبھی نہین مان سکتے یہی کہینگے کہ شیطان کوئی چیز نہین اور مکر کے یہی معنے ہین جو کہ ہندؤن کے فہم ناقص مین آرہے ہین۔ نیکی کا خالق خدا ہے اور بدی کے ہم ہین۔ اپنے رحم اور فضل سے پرمیشور کسی کو کچھ نہین دیتا ہم خود ہی اپنے اعمال کے زور سے دُکھ سُکھ پا رہے ہے اور اس عالم کا کام چلا رہے ہین بالفرض اگر ہم نہوتے تو پرمیشور بھی اپنا سا مُنہہ لیکر بیٹھ رہتا۔

قولہ۔ قضیات نہم یہ ارشاد وید مقدس کی ایک اعلیٰ فضیلت اور پاکیزگی کا راہنما ہے۔

اقول۔ کیون نہو بسوامتر کی تصنیف بھی ہے مگر وید مین اسکا وظیفہ کرنیکا حکم کہین نہین لکھا۔

قولہ۔ اے پرمیشور عید کی بھیڑ بکری تیری خوراک نہین۔

اقول۔ بھلا اس غلط خیالی کا بھی کچھ ٹھکانا ہے حالانکہ اس کا جواب خود قرآن مین ہے لن ینال اللہ لحومہا ولا دماؤہا ولکن ینالہ التقوی منکم ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت اور لہو نہین پہنچتا لیکن تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے البتہ وایو پرمیشور کو اگنی کی بیٹی سواہا کے ہمدست حلوا پوری ضرور پہنچتی ہے اور وہی اگنی گھوڑے اور انسان اور گائے قربان کراکر اُنکے گوشت پر

شحم سے پیٹ بھرتا ہے - اُسی کا پیٹ سوم کا منشی عصارہ پی پی بڑے تالابون کی مانند پھولتا ہی
اُسی کی جلن اور سوزش جگر فرو کرنے کو سوم وغیرہ بوٹیون کا عرق منشی نکالا جاتا ہے اور وہی
ڈالی اور رشوتون کا محتاج معلوم ہوتا ہے -

बाय बाया हिद शी ते मे सोम अरं कृ ताः। तेषां।

पाहि भुधी हवम

پوتھی آریہ بھوین صفحہ ۴۳ مین اسکا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ اے وایو رشی تم اپنی عنایت سے ہمکو میسر
ہو - ہم لوگون نے اپنی طاقت سے سوم کا بہت عمدہ عصیر نکالا ہے اور جو عمدہ چیزین ہماری ہین
(لڈو - برفی - کھیر وغیرہ) ہمنے وہ بھی بہت اچھی طرح سے بنائی ہین اور سب آپکے روبرو حاضر ہین
اُنکو قبول فرمایئے ہم دونو (پرمیشورون یا وید کے مصنفون) کی ناداری پر خیال کر کے جیسا باپ
کو بیٹا ایک ادنی سی چیز دیتا ہے اور اُسپر وہ پھولا نہین سماتا ویسے ہی آپ ہمپر خوش ہووین یعنی تھوڑے
دئے کو بہت کچھ جانین - فائدہ اس منتر سے اسکے علاوہ یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ منتر دو شخصون کی تصنیف
ہے یا پرمیشور دو ہین اور دونو وایو دیوتا کے پوجاری -

قولہ حقیقی دعا اور اُپاسنا وہی ہے کہ جسکے کرنے سے دل مین کسی طرح کا شک نہ ہے -

اقول - پس وہ دعا سورہ فاتحہ ہے گایتری مین خود شک ہے اور شک والی چیز سے شک رفع نہین
ہو سکتا بلکہ اور بڑھتا ہے اور جیساکہ تسکین بخش اور تسلی دہ قرآن شریف کا یہ فرمان لطیف ہے (اُجِیبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ترجمہ - اللہ تعالی فرماتا
ہے کہ مین دعا التجا کرنیوالے کی سُنتا ہون جسوقت وہ مجھے پکارتا ہے پس سب کو چاہئے کہ مجھ ہی
سے اجابت چاہین اور مجھ پر ہی یقین رکھین تاکہ اُنکو راہ سوجھے) وید مین ایسا فقرہ ایک بھی نہین
عوام کالانعام خواہ مخواہ بھیڑ بکری چُگنے والون کے گیت گاتے ہین -

قولہ - قرآن مین شیر و شہد و شراب اور پانی کی نہرون اور حور و غلمان کے آنار پستانون اور مہ رخسارون
کے سوا روحانی سرور کا نشان ندارد ہے

اقول - روح چونکہ جسم کے بغیر ناکارہ ہے چل پھر نہین سکتی اور نہ کسی طرح کا ذوق و سرور حاصل کر سکتی
ہے اسلئے روحانی سرور حاصل کرنیکے لئے جسم کا ہونا بھی ضروری ہے پس جس طرح اس جسم کیساتھ شامل

ہو کر اُسنے نیک بد عمل کئے ہین اسی طرح اپنے قدیمی رفیق سمیت شیر و شہد وغیرہ ماکولات اور حور وغیرہ مستورات انعام خداوندی سے ذوق و سرور حاصل کریگی آریہ اُس سے بیشک محروم ہین کیونکہ اُنکے نزدیک آواگون سے مخلصی پانے اور روح کے بیکار ہوجانیکا نام نجات اور راحت کامل ہے غلمان کو آناریستان بجز اہل طغیان کے کسی نے بیان نہین کیا اور نہ وہ ایسے ہین یہ آپکی واقفیت اور لیاقت کا ثمرہ ہے کیونکہ وہ منکران و معترضان اسلام وغیرہ کفار کی اولاد سے خورد سالہ بچے ہونگے جو کہ قبل از بلوغ ملک بقا کو سفر کر گئے اور شرک و کفر کرنا نہین پایا اور کچھ خوبصورت افراد جنت مین پہلے ہی سے موجود ہین۔ یہ سب جنت کی زینت اور اہل جنت کے خدمتگزار غلام ہونگے۔ معترض اصل حقیقت سے واقف نہین۔

قولہ۔ اور صدہا مقامون مین تعشق آمیز بیانون سے بار بار اظہار کیا گیا ہے۔

اقول۔ سچے اور واقعی اخبار و آثار کو بار بار سُنا دینا اور بہشت کی نعمتون وغیرہ کی تعریف بلا مبالغہ فرما دینا تاکہ ناواقف لوگ آگاہ ہوجاوین اور عاملین کامل طور سے خوشخبری پاوین کچھ معیوب نہین۔ عین مصلحت ہے۔ اگر ویدون مین بھی ایسا ہی لکھا ہے کہ نیک عمل کرنیوالون کو اگلے جنم مین بہتر مال عمدہ چیزین خوبصورت بچے حسین عورتین اور ایسی ایسی مصاحبین ملینگی کہ خلقت اُنہین روئے زمین پر یکتائے زمان گنینگی۔ تو اسوقت تناسخ کے قائلون کو اموال و دولت زن و فرزند جاہ وجلال جو کچھ مل رہا ہے گزشتہ جونون کے اعمال کا نتیجہ اور ثمرہ ہے اور بہشت مین مومنون کو جو کچھ ملیگا وہ بھی اُنکے اعمال کا پھل ہوگا نمعلوم جاہل لوگ آواگون کے نتائج پر کیون نہین اعتراض کرتے اور جنت کی نعمتون پر معترض ہوتے ہین حالانکہ دونو مقام مین انعام موجودہ و موعودہ نتیجہ عمل عامل ہی یا خدا کے فضل سے حاصل ہے رہی تعریف حسن زنان اور تعشق آمیز داستان گو شیرین ہے یا فرہاد ہے وید ہر باب مین سب کا اُستاد ہے بی بی اور باندیون راجا اور رانیون آقا اور بندون پرندون اور چرندون چاند اور سورج وغیرہ ستارون بجلی بادلون کہون اور عنصرون وغیرہ کی تعریف و توصیف جو کچھ اور جیسی کہ ویدون نے گائی ہے قوالون اور ڈومون اور بھاٹون سے بھی سُننے مین کم آئی ہے قرآن کا نام ناحق بدنام ہے اور وید پر اسکا خاتمہ اور پورا اختتام ہے۔ ناظرین خبط کے منترون کا جواب ملاحظہ فرمائین۔ اہل حق کا تو یہ گمان ہے کہ ویدون کے

مقابل بہار دانش بھی ابجد خوان ہے چنانچہ مشتے از خروارے یہان بھی عرض کرتا ہون۔

मनेवंपुत्रं पृथिवीपुरीष्यमग्निं स्वे योनावभारुखा।

तांविश्वैर्देवैर्ऋतुभिः संविदानः प्रजापतिर्विश्वकर्म्मा विमुञ्चतु॥

یہ یجروید کے بارہوین ادھیا کا اسٹھوان منتر ہے جسکا ترجمہ دیانندی بھاشہ مین اس طرح منور ہے
جو عورت جاننے قابل زمین کی مانند برتنے والی عقلمند اپنی یونی یعنی رحم مین لِشٹی کارگ گنون
مین ہوئے بجلی کی مانند اچھے پرکاش سے یکت گربھ روپ فرزند کو ماتا کی مانند پُشٹ یا دھارن
کرتی ہے اُسکو پرمیشور ہر دُکھ سے بچاوے اور اسی ادھیا کے منتر پچیس مین ایک عورت کو پرمیشور
اس طرح سراہتا ہے۔ جو عقلمندون کی روٹیان پکانیوالی اور دودھ دوہنے والی غلامون والی
کومل بدن اور پتلے پتلے اعضا والی بہت ہی خوبصورت عورت دوسرے جنم مین جلے کے تا آخر۔
اور یجروید کے پندرہوین ادھیا کے دسوین گیارہوین بارہوین تیرہوین منتر مین ہے کہ اے
عورت تیرا مرد جیساکہ روشن ہے ویسے ہی تو بھی ملک مشرقی کی رانی ہے۔ اے عورت تو سمت
جنوب کی مانند روشنی بخش ہے۔ اے عورت تو جانب جنوب کی مانند ہر چیز کو روشن کرنیوالی ہے اے
عورت تو سمت شمال کی مانند تمام خلا کو نور سے بھرنیوالی رانی ہے یعنی ویدون کے نزدیک تمام
دنیا عورتون کے حسن سے روشن ہے۔ نہ معلوم یہ آریے حورون کی تعریف سے کیون چڑتے ہین
حالانکہ وید کے پرمیشور جی غیر منکوحہ عورتون اور عام رانیون کے سراپا محافل اغیار مین پڑھتے ہین۔

قولہ۔ فضیلت یازدہم سنسار مین جتنے مذہب ہین عقل کو صندوق مین بند کر قفل لگا اپنا اصول
جانتے ہین اور اُن مین سے فسٹ نمبر محمدی مذہب ہے۔

اقول۔ اہل تکذیب از راہ حسد اس طرح کہتے ہین در حقیقت محمدی مذہب کا مدار اور قرآن شریف سمجھنے
کا انحصار عقل پر ہے وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ٥ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ٥ یعنی قرآن مین جو کچھ
مرقوم ہے وہ اہل فہم کیلئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے جو اُسکو سمجھے وہی نوری اور بامراد ہی
اور جو شخص عقل سے عاری ہے اُسی پر قرآن سمجھنا بھاری ہے اور وہی پابند جہالت و خواری ہے۔

قولہ۔ مصنف اعجاز محمدی صفحہ ۱۹ مین لایا ہے کہ اہل شرع نے درس معقول فلسفی سے منع فرمایا ہی۔

اقول۔ صاحب اعجاز کا یہ قول صحیح ہے جو فلسفہ قرآنی فلسفے کے خلاف ہے اور اُسکا درس واقعی قبیح ہے اور وہ معقول کہ نامعقولون نے بنایا ہے اُسکے پڑھنے سے اہل شرع نے منع فرمایا ہے خصوصًا وہ فلسفہ کہ جسکی عنایت سے آریہ بلائے شرک و کفر مین مبتلا ہین اور دہریہ پن وغیرہ پر دل و جان سے فدا ہین۔ اگر اہل تکذیب کے نزدیک ہر ایک فلسفہ قابل تسلیم ہے تو اُنکا سینہ فلسفہ اہل اسلام سے دو نیم ہے کیون نہین پڑھتے علی ہذا ہر ایک کلام منقول منقول ہے تو نیائے درشن وغیرہ معقول موجود بھی منقول ہے قابل تسلیم نہین لائق تعلیم نہین کوئی ذاتی معقول بنائین اور اسکے حکم و علم موافق عمل کی ٹھہرائین اور اگر ہر ایک منقول بھی معقول ہے تو آریون کو اپنا فلسفہ سب سے مستثنےٰ کرنا خطا ہے اور دوسرون کے معقول پر اعتراض کرنا جفا ہے۔

قولہ۔ ہر ایک سچائی کا عاشق پرچودیات کو مبارک لفظون سے روحانی اتحاد کا سبق سیکھ سکتا ہے۔

اقول۔ یعنی ان حرفون سے بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ گایتری خدائے صمد و بے نیاز کا کلام نہین کسی ذلیل و خوار بے خرد آدمی کی التماس ہے کہ کہتا ہے وہ سویتا دیو (دھیو یونہ پرچودیات) ست کی طرف ہماری عقلون کو پھیرے اگر دیودن کا دیو ہی خود ایسا فرماتا ہے تو ثابت ہوا کہ وہ بڑا ہی محتاج و مخبوط الحواس ہے کہ اپنی عقل غیر سے پھرواتا ہے اور سویتا دیو بڑا بھاری حاذق ہے کہ ویدپرمیشو کی عقل کو پھیرتا اور مجنون کو عاقل بناتا ہے اور یہ عبارت کہ ست کی طرف پھیرے اور بُرے کامون سے ہٹاوے۔ یہ پرچودیات کا ترجمہ نہین۔ مترجمون نے دُم لگا دی ہے کیونکہ اسکا مادہ چود بمعنے پھیرنا سنسکرت زبان مین آیا ہے اسلئے یہ گایتری بڑی النقصان سلان عا ہے اُسکے پڑھنے سے پرمیشو کی علمیت و دانائی مین بٹا لگتا اور فرق آتا ہے۔

قولہ۔ نگروید مقدس کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ گیانی بُدھ بدھاتا ہے بُدھ کی ترقی اور معقولیت کی شانتی بڑھانیکی پرارتھنا کرنی چاہئے۔

اقول۔ جہانتک ویدون کو الٹ پلٹ کر دیکھا گیا اس اشارہ کا اُس مین پتا ہی نہین اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اس مضمون کا کوئی وید کا منتر ہوتا تو معترض یہانپر ضرور ہی لاتا۔ پس دعوائے بے دلیل قابل تعمیل نہین۔

قولہ۔ نوٹ نوٹ صفحہ ۶۳۔ ایک مولوی غلام علی صاحب بڑے فاضل امرتسر مین رہتے ہین مین ایک دفعہ

اُنکی ملاقات کو گیا اُسوقت مولوی صاحب مسجد مین اپنے شاگرد کو سبق پڑہارہے تھے کہ یشعیاہ نبی نے بسبب شام ہوجانیکے آفتاب کو کہا کہ کھڑا رہ میرے کام مین ہرج ہوتا ہے چنانچہ وہ کھڑا رہا غروب نہوا مین نے عرض کی کہ آپ فاضل آدمی اور منقول و معقول سے واقف پھران باتون کی آپ کیونکر تعلیم دیتے ہین۔ اول تو مولوی صاحب حیلہ حوالہ مین ٹالتے رہے بعد تھوڑی دیر کے اقرار کیا کہ اگر ہم نہ مانین تو لوگ ہمین کافر جانین۔

اقول۔ بھلا اس جھوٹ کا بھی کچھ ٹھکانا ہے مین نے مولوی صاحب سے خود دریافت کیا کہ سطور بھررہ تکذیب کہانتک صحیح ہین اُنہون نے بجواب اسکے یہ کہا کہ ہم محرر تکذیب کی صورت سے بھی واقف نہین چہ جائیکہ گفتگو ہوئی ہو اور دشمن دین حق ہمارے پاس ہی کیون آنے لگے تھے مثل مشہور ہے ؎
سگ را بہ مسجد چہ کار ؎

جانب توحید ہر طالب کو آنا چاہیے — خضر رہ قرآن و سنت کو بنانا چاہیے
واحد برحق کی جانب لو لگانا چاہیے — اور دوئی کا کھٹکا دل سے مٹانا چاہیے
لذت عشق بتان مین کر کے ضائع نقد عمر — جوہر قدسی نہ مٹی مین ملانا چاہیے
منترون پر پنڈتو تج دیکے دل اس دیر مین — قشقہ حسرت نہ ماتھے پر لگانا چاہیے
غیر کو گھر مین بلانا روسیاہی ہے صریح — باحیا کو اس عمل سے باز آنا چاہیے
فانی اشیا سے محبت ہے جہالت اور فضول — شاہد باقی کو کام جان بنانا چاہیے
پیش بت شور و فغان وحشت ہے اور دیوانگی — حق کے آگے خاک پر سر کو جھکانا چاہیے
نور قرآن سے ہوا روشن جہان جون آفتاب — منکرون کو مثل شپر منہہ چھپانا چاہیے
لو لگا کر شمع رخ وید سے ہیچون پتنگ — اب مرغ جان و ایمان کو جلانا چاہیے
جانے بوجھے حق سے پھر کے تر نوالون کیلئے — بندۂ زر شکم پرور بن نہ جانا چاہیے
راہ حق پر ہر طرف سے رہزنون کا زور ہے — نقد ایمان کو بہرصورت بچانا چاہیے
آریون کو عقلی و نقلی کوئی کافی ثبوت — وید کی تصدیق پر فی الفور لانا چاہیے
عامیون کے جی لبھانے اور نقدی کیلئے — فرضی باتون سے نہ کام اپنا چلانا چاہیے
ہر گھڑی کہتے ہین اُنکے لاؤ بالی رنگ ڈھنگ — اس چمن مین کوئی تازہ گل کھلانا چاہیے

حسن و خوبی یا صداقت بت پرستی کے سوا صورت گل غنچۂ دل ہر موحد کا کھلا	وید مین گر ہے تو ہمکو بھی دکھانا چاہیے جائے نغمہ بلبلو قرآن سنانا چاہیے

جوش کھا کر خوف حق سے مثل دریا واعظا
خون دل آنکھون سے رو رو کر بہانا چاہیے

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۳

قولہ - وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی تا مِنْ آیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی -

اقول - ان آیتون کے ترجمہ مین اہل تکذیب نے بہت کچھ غبن کیا ہے اور بلا وجہ ہستی صانع عالم کی دلیل سمجھ لیا ہے حالانکہ اُن مین رویت جبرئیل اور کارخانہ قدرت کے عجایبات کے نظارہ کا بیان ہے اور طرہ یہ کہ مضمون مذکور مندرجہ تکذیب بھی ناتمام ہے جسپر انکی جانب سے بیہودہ بکواس اور فحش کلام ہے اور صحیح یہ ہے وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی نجم کی قسم ہے جسوقت وہ چڑھتا ہے یا ڈوبتا ہے وَمَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی تمہارا صاحب راہ ہدایت سے بھولا ہے نہ بھٹکا ہی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اور نہ اپنی خواہش سے بولتا ہے اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی نہین یہ قرآن مگر وحی کیا گیا عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ذُوْمِرَّۃٍ اُسکو وہ قرآن بڑی قوت والے خوش منظر یعنی جبرئیل نے سکھایا ہے فَاسْتَوٰی وَھُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی پھر وہ خوش منظر اپنی اصلی صورت پر مستوی ہوا اور وہ مشرق کی طرف اونچے کنارے (آسمان) پر تھا ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی پھر وہ اور نزدیک ہوا اور زمین کی طرف لٹک آیا (یعنی غار حرا کے قریب آگیا) فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اور رہگیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل ع کے درمیان دو کمانون کے چلّے کا فرق فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی پس حکم پہنچایا اُسنے اللہ کے بندے آنحضرت کو جو اللہ تعالیٰ نے اُسکو وحی کیا تھا مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی دل نے نہ جھٹلایا جو کچھ آنکھون سے دیکھا تھا یعنی آنکھ نے دیکھا دل نے تصدیق کیا اَفَتُمٰرُوْنَہٗ عَلٰی مَا یَرٰی او منکرو کیا اب تم جھگڑتے ہو آنحضرت صلعم کے دیکھنے پر وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی (حالانکہ آپ جبرئیل کی اصلی صورت کو پھر بھی دیکھ چکے ہین عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی انتہا کی بیری کے پاس یعنی جہانتک زمین سے جانیوالی

چیزین رہجاتی ہین عِندَھَا جَنَّۃُ المَاوٰی اُسی بیری کے قریب جبرئیل وغیرہ فرشتون کے رہنے کی جگہ ہے اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی اُسوقت اُس بیری کو ڈہانک رکھا تھا یعنی جس طرح آبی جنگل مین ہرے بھرے درختون کو کرم شب تاب ہر طرف سے گھیرے رہتے ہین اور سبز پتون مین اُنکی سُرخ دمک سُنہری چمک سی معلوم ہوتی ہے اس طرح اُس بیری کو نورانی کرمون نے ڈہانک رکھا تھا مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی آپکی آنکھ نے سرکشی اور کجی نہ کی یعنی سب کچھ دیکھا اور دیکھا چوندہوئی۔ لَقَدْ رَاٰی مِنْ آیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی علاوہ برین آنحضرت نے دیکھے اپنے رب کی قدرت کے بڑے بڑے نمونے انتہے۔ یہانتک کہ ذکر رویت جبرئیل وعجائبات قدرت تھا۔ اہل تکذیب نے ہستی صانع عالم کی حجت قرار دے لیا ہے اور اس سے آگے جو ہستی صانع عالم پر حجت ہوسکتی تھین ان آیات کو چھوڑ دیا ہے۔

قولہ۔ اے ناظرین یہ اُس رات کا ذکر ہے جسکو محمد یان ۱۸ سال کی بتاتے ہین۔

اقول۔ قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام لطیف مین شب معراج کی نسبت اٹھارہ سال کا اقرار نہین اسلئے شاعرون کی تک بندیان قابل اعتبار نہین۔

قولہ جسکی تشریح فیضی کرتا ہے ؎

ہفتاد ہزار پایہ معراج	بنہاد دران بلند پایہ منہاج

پھر آگے چلکر کہتے ہین۔ چنانچہ ایک مفسر فرماتا ہے ؎

خداوند جہان بے جہت دید	کلام سرمدی بے نقل بشنید

اقول۔ بزعم باطل مؤلف یہ شعر قرآن کا ترجمہ یا کسی مفسر کا کلام ہے اور حقیقت مین شاعر کا خیال ہے سو شاعرون کے خیالات پر آنجناب دل نہ دھرین آیات محررہ تکذیب پر جو کچھ اعتراض ہون شوق سے کرین ادہر سے بھی جواب کافی وشافی دیا جائیگا۔ زینہ لگا کر آسمان پر چڑھنے اور سدرۃ المنتہے سے گھوڑا باندھنے اور آنحضرت صلعم کے لٹک آنے اور خدا صاحب اور اُسکے رسول صلعم کے درمیان دو کمان کا فرق رہجانے اور صلاح پوچھنے یا مشورہ لینے کا ذکر قرآن وحدیث صحیح مین ہرگز نہین آیا اہل تکذیب ہی قساوت قلبی اور عناد باطنی کے سبب فرضی باتون کو قرآن شریف کی طرف نسبت دیتے اور نامۂ اعمال کی صورت اوراق کتاب ضلالت نصاب سیاہ کرتے ہین حالانکہ خوب جانتے ہین ؎

پر رہیگا سکۂ دین نبی غالب سدا	گرچہ ہون اس دور دنیا مین ہزارون انقلاب

مگر کیا کرین شعلۂ نار حسد کے شر بھی دم لینے دین ؎

حسد ناریست از قہر الٰہی	دل و جان حسودان را بسوزد

اب آیات محررہ بالا کی تشریح سُنئے یعنی شدید القوی ہاتھ پیر مضبوط طاقتور۔ مراد اس سے جبرئیل ہے کیونکہ یہانپر اسکی دوسری صفت ذومرۃ بیان ہوئی ہے اور اسکے معنے ہین خوش منظر خوب رو درست اندام اور یہ دونو صفات اللہ تعالیٰ پر صادق نہین آسکتے کیونکہ اُسکی تعریف مین لاتدرکہ الابصار وارد ہے کہ نہین پاسکتی اُسکو آنکھ اسلیے کہ وہ ذات جسم سے پاک ہے ثم دنیٰ فتدلیٰ بھی شان جبرئیل ہے اور وہی پہلے افق اعلیٰ کے قریب تھے پھر زمین کی طرف لٹک آئے اور لٹک آنا بلندی کی طرف سے پستی کی جانب ہوا کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق نہین آتا کیونکہ اُنکا مرکب عروج کی جانب تیز روان تھا قاب قوسین بمحاورہ عرب کمال قرب کے مکان پر بولا جاتا ہے اسلیے اس آئت کا مطلب از روے سیاق عبارت و محاورہ عرب یہ ہے کہ زمین کی طرف جھک آنیکے بعد جناب جبرئیل علیہ السلام اور حضرت سید انام صلعم بالکل قریب قریب تھے اور اسی کی تائید فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ سے ہوتی ہے کہ اگر قرب الٰہی مراد ہوتا تو فقال اللہ لعبدہ ما قال ہوتا فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ نہوتا اور حی فقرہ انفصال و افتراق پر دال اور واسطہ درمیانی کو ظاہر کر رہا ہے اور معائنہ و مشاہدہ کیوقت واسطہ درمیانی کی ضرورت قطع ہو جاتی ہے پس تقرب جبرئیل ہی صحیح ہے جس طرح اہل عرب کا قاعدہ ہے کہ وہ کمال قرب اور اتحاد باہمی کے مقام پر قاب قوسین کا لفظ زبان پر لاتے ہین اسی طرح اہل ہند بھی اپنے محاورہ مین ایک تیر واہ دو تیر واہ بولتے ہین ؎ ہر ملکے ہر رسمے +

عن عبد اللہ لما اسری برسول اللہ صلعم انتہی بہ الی سدرۃ المنتہیٰ وھی فی السماء السادسۃ الیہا ینتھی ما یعرج بہ من الارض فیقبض منہا قال اذ یغشی السدرۃ ما یغشٰی قال فراش من ذھب وعن زر بن حبیش فی قولہ تعالیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ قال اخبرنی ابن مسعود ان النبی صلعم رای جبرئیل لہ ستمایۃ جناح وعنہ فی قولہ تعالیٰ ما کذب الفواد ما رای قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل لہ ستمائۃ جناح (مسلم) ترجمہ۔ حضرت عبد اللہ سے روائت ہے کہ جب آنسرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم بالا کی سیر کرائی گئی تو آپ سدرۃ المنتہیٰ پر بھی تشریف لیگئے تھے اور سدرہ ایک بیری ہے چھٹے آسمان پر جو چیز زمین سے اوپر کو جاتی ہے وہین

رہجاتی ہے لیئے اُس بیری کو سُنہری کیڑون نے ڈھانک رکھا تھا اور زر ابن جیش نے کہا کہ مجھے خبر دی ابن مسعود نے قاب قوسین اور ماکذب الفواد مین رویت جبرئیل کا بیان ہے کہ آنحضرت صلعم نے جبرئیل عم کو بالکل پاس ہوکر دیکھا اُسکے چھ سو بازو تھے لیکن بازوؤن کی وسعت وطوالت کا بیان کتب مستندہ معتبرہ مین نہین آیا کہ کتنے دور و دراز تھے۔

اب معراج کی حقیقت سنئے جس رات آپکو عالم بالا کی سیر ہوئی اور صبح ہونیسے پہلے آپنے ابوجہل وغیرہ صنادید عرب سے ذکر کیا تو اُنہون نے کہا یا حضرت جیسا کہ آپ اسکا ذکر ہمارے روبرو کہہ رہے ہین ویساہی آپ سب کے سامنے بھی کہدینگے آپنے فرمایا ہان تو ابوجہل نے سب کفار مکہ اُسیوقت جمع کر لئے اور جناب سرور عالم سے عرض کیا کہ اب بیان فرمائیے آپنے فرمایا مین بیت المقدس اور ہفت آسمان وغیرہ کی سیر کر آیا اور جیسا کہ بستره گرم اور زنجیر ہلتی چھوڑ گیا تھا ویسے ہی بستره گرم اور زنجیر ہلتی پائی ہو منکر لوگ متعجب ہوکر کہنے لگے اتنے عرصے مین لاکھون کروڑون برس کی مسافت طے کر آنا خلاف قیاس ہے اگر آپ سچے ہین تو بیت المقدس اور اُسکے رستے کی ہیئت اور نشان بتائیے اگر وہ سچے اور صحیح نکلین تو عالم بالا کی سیر بھی تسلیم ہے کیونکہ اُسکی صداقت اسپر مبنی ہے آپنے فرمایا مین لفظ لفظ اور حرف حرف بیان کر سکتا ہون چنانچہ آپنے بیت المقدس کے مکانات اور حالات و علامات ٹھیک ٹھیک بیان کر دئے اور حالات راہ سے فرمایا کہ فلان قافلہ مجھکو روحا مقام پر ملا اور وہ اونٹ کی تلاش کو گیا ہوا تھا میرا ایک دوست دلی پانی کا پیالہ سامان مین چھپا کر اُسکے ساتھ اونٹ تلاش کرنے گیا ہوا تھا مجھے سخت پیاس لگ رہی تھی مین نے اُترکر اُسکو پی لیا اور ویساہی رکھکر چلا آیا منکر بولے اگر وہ قافلہ آکر اُس واقعہ کو بیان کرے تو یہ سچی نشانی ہے پھر فرمایا مین مرقفد پر ایک اور قافلہ سے ملا ایک سوار اپنے اونٹ پر ہاتھ ٹہلائے آرہا تھا اتفاقاً میری سواری اُسکی سواری سے بھڑ گئی اور وہ گر پڑا اور اُس کا ہاتھ ٹوٹ گیا بولے اگر ایساہی ہوا ہے تو یہ بھی سچی نشانی ہے اہل مکہ سے خاص لوگ بولے اجی حضرت آپ ہمارے قافلہ کا حال بیان فرمائین وہ کہان ملا آپنے فرمایا وہ تو سورج نکلنے تک مکہ مین داخل ہو جائیگا یعنی وہ تو قریب ہی ملا تھا سب سے پہلے فلان شخص کا اونٹ ہے اور اُسکے بعد فلان کا اور اُس قافلے کی سج دھج ایسی ہے اور ویسی ہے انہون نے کہا بس جی یہ تو سب سے بڑھکر صداقت کی دلیل ہے اور اُٹھکر اونچے ٹیلون پر چڑھکے دیکھنے لگے ادھر سے سورج نکلنا

اُدھر سے قافلہ نظر آنا شروع ہوا اور آنحضرت کی بتائی ہوئی نشانیاں پوری اُتریں اور جب رھاوالا قافلہ آیا اُسنے اونٹ کھوئے جانے اور پانی کا حال کہا اور مرقھد والے قافلے نے ہاتھ ٹوٹ جانیکا ذکر کیا اور کسی بات میں کوئی فرق نہ نکلا تو بے اختیار کہنے لگے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ کہا بیشک دیکھکر کہا اور جب اتنے مہینوں کا سفر بیت المقدس تک ایک آن میں کر آئے تو عالم بالا کی سیر بھی کر آئے ہیں گو ہماری عقل میں نہیں آتی سو ایمان لائے جو لانے والے تھے اور اشقیاء ازل نے کہا کہ حضرت محمد سحر کے زور سے ایسی خبریں دیتے ہیں مگر اصل واقعہ کو سب نے تسلیم کر لیا اور اسکا نام معراج ہے قرآن شریف میں بھی اسریٰ کا لفظ آیا ہے دیکھو شروع پارہ ۱۵- آیت سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ حدیث شریف میں بھی لفظ لیلۃ الاسریٰ وارد ہے اسکے معنے ہیں سیر کی رات پس معراج کے معنی عالم بالا کی سیر ہوئے نہ خدا سے صلاح پوچھنے مشورہ لینے جانا اسلئے مکذبین نے تکذیب میں جو کچھ لکھا ہے سب افترا پردازیاں ہیں وہ رات اٹھارہ برس کی نہیں تھی بلکہ معمولی تھی پر ایک آن میں جناب سرور عالم سیر کر آئے اور عالم بالا کی سیر پر منکروں کا اعتراض نہ تھا بلکہ عرصہ پر تھا کہ اس ادنیٰ سے وقت میں کیونکر سیر کر آئے جسکا جواب آنحضرت نے خود دیدیا اور وہ بعینہ ویسا ہی نکلا جیسا کہ آپنے بیان کیا تھا اور عالم بالا کی سیر سے معترض کے ویدوں کو بھی انکار نہیں بلکہ کمال درجہ کا شوق ہے دیکھو یجر وید باب ۱۷ منتر ۶۷-

पृथिव्या अहमुदन्तरिक्षमारुहमन्तरिक्षाद्दिवमारुहम्।
दिवो नाकस्य पृष्ठात्स्वर्ज्योतिरगामहम्॥

دیانندجی نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے کہ اے لوگو جیسے میں یوگ کے انگوں (زہد و ریاضت) کے ذریعہ زمین کے بیچ سے آکاش (آسمان) کو اُٹھ جاؤں یا آسمان سے روشن سورج کو چڑھ جاؤں یا سورج کے (پرشمعات) پیچھے سے (سوہ) سکھ بھوگنے کی جگہ (جنت) کو جاؤں ویسے ہی تم بھی کرو اور اسکے آگے منتر ۶۸ میں ہے کہ اچھے پنڈت اور جوگی لوگ زمین سے آکاش کو چڑھ جاتے ہیں اور اپنی مرضی مطابق عالم بالا کی سیر کرتے پھرتے ہیں حالانکہ پنڈتوں اور جوگیوں کا رتبہ اور زہد درجہ انبیائی کے مقابل ذرہ پیش آفتاب ہے پھر جب ادنیٰ درجہ کے لوگوں کا آسمان پر چڑھ جانا ویدوں سے ثابت ہوا تو انبیائی معراج پر کس مُنہہ سے اعتراض کہہ سکتے ہیں اور جیسا کہ قرآن

سے جنت الماوی کا آسمان پر ہونا ثابت ہے۔ ایسا ہی اس منتر سے (سوہ) جنت کا آسمان پر ہونا ہی پایا جاتا ہے۔ اب ہم پوچھتے ہین اگر آسمان وبہشت بزعم باطل آریہ درحقیقت غیر معلوم اور بے وجود ہے اوپر کی جانب نہین تو وید کے مصنف کا اور عوام پنڈتون اور جوگیون کا جوگ کے پر لگا کر اوپر کو اڑے جانا لاحاصل ہے اور اگر معلوم ہے تو اسلامیول پر اعتراض کیلئے آنحضرت بھی تو انہی چیزون کو دیکھنے گئے تھے بس معترضین پر لازم ہے کہ یا تو پنڈت دیانند کو خلاف گو قرار دین کہ جو سورگ وغیرہ مثبتہ وید سے انکار کرتا ہے یا وید کو دروغ بے فروغ ٹھہرائین کہ دیانندی فلسفے کے خلاف آکاش اور سورگ کا وجود مانکر جوگ کے ذریعہ اُن مین فیض حاصل کرنے جاتا ہے اور دوسرون کو بھی بُلاتا ہے کہ جیسے مین جوگ سجا کر عالم بالا کو جاتا ہون اور سورج وغیرہ سے فیض حاصل کرتا ہون ویسے ہی تم بھی چلو۔ اور بہرحال وہ اعتراض کہ جو معراج پر کرتے ہین ہوا پر اُڑگیا اور زمین سے سورج کے کرہ اور سورگ تک شاہراہ عام ہوگیا بس جسکا جی چاہے جوگ کے پر لگائے اور سیدھا اُڑا چلا جائے۔

مجھکو اس مین بڑا تردد تھا کہ جوگی لوگون کو اکاش اور سورج مین کیون بُلایا ہے اور اوپر کو کیسلئے اُڑی جاتے ہین اتفاقاً ویدون کو مطالعہ کرتے کرتے میری نظر ذیل کے منترون پر جا پڑی تو فوراً سمجھ مین آگیا کہ پرمیشور سے مشورہ لینے صلاح پوچھنے وغیرہ کو جاتے ہین کیونکہ پرمیشور انہی مقامون مین رہتا ہے سو جسوقت جہان عنایت فرما ہوتا ہو جوگیون کو وہین جانا پڑتا ہو۔ یجر باب آخر منتر۔

हिरण्मयेन पात्रेण सत्यस्यापिहितं मुखं। योसावादित्ये पुरुषः सोसावहं ॥

ترجمہ۔ سنہری پردہ آفتاب مین جس شخص کا مُنہہ ڈھکا ہوا ہے وہ مین ہی ہون پرمیشور۔ اور یجر وید باب منتر ۳۵ کا دیانندی ترجمہ بھاشہ صفحہ ۶۰۵ کہ اے پرمیشور آپ اصول و قواعد فقہ پر چلنے سے حاصل ہوتے ہین آپ کی ذات مین زمین قائم ہے اور قائم آکاش آدی پدارتھون (آسمان وغیرہ اشیا) مین آپکی ذات بالکل ہی قائم ہے۔

हे परमेश्वर आप शास्त्र प्राप्त नियमोंसे सेवा किये जाते हैं आपमें भूमि स्थिर है और आकाश आदि पदार्थोंमें आप अत्यंत स्थिर हैं

معترض کو کتاب لکھنے کے وقت شاید انہی مقامون وغیرہ کا دھیان آگیا ہوگا ورنہ قرآن شریف

مین تو ایسی آیت کوئی نہین جس سے خدا کا تخت پر بیٹھے ہونا وغیرہ بیان ہوا ہو اور جس شے کو
دیانندجی قرب الٰہی دلیل پیش کرتے ہین وہ یہ ہے یجر باب ۴۰ منتر ۶-

यस्तुसर्वाणिभूतान्यात्मन्नेवानुपश्यंति ।

सर्वभूतेषुचात्मानंततोनविजगुंप्सते

ترجمہ جو شخص جملہ اشیاء عالم کو عین پرمیشور جانتا ہے اور ہر چیز مین پرمیشور کو گھسا ہوا مانتا ہے
وہ گناہ آلودہ نہین ہوتا (نعوذ باللہ منہا) حالانکہ اس سے ہر شے مین پرمیشور کا حلول اور پرمیشور
مین ہر شے کا دخول ثابت ہے جو کہ ذات ربانی کیواسطے اشد نقص اور بڑا بھاری عیب ہے تقدیس و
تقریب کی دلیل نہین پس اس معنی کو معترض کا قرب الٰہی پر اعتراض کرنا صحیح ہے کیونکہ ویدون سے ثابت
نہین بالفرض مسلمانون کی تقلید یا دیانندجی کے لکھنے سے وہ قرب و معیت کا قائل ہے تو یہ اعتراض
لاحاصل ہے اور مکرر عرض ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آسمان پر جانا اور عرش و کرسی پر
قدم رنجہ فرمانا وغیرہ سیر عالم بالا کیلئے مشاہدہ قدرت پر مبنی تھا نہ دیدار خدا کیلئے کیونکہ اللہ تعالیٰ
سے ہر وقت حضوری حاصل تھی اور ایسی کہ ملائکہ مقربین کو بھی نصیب نہو (اسکا بیان آپ کی
سوانح عمری مین کیا جائیگا انشاء اللہ)-

قولہ- مفسر اس جگہ گرداب تفکر مین حیران اور صدہا طرح کی تاویلین تراشا کرتے ہین-

اقول- وہ وید کے مصنف ہونگے جو کہ پرش سکت اور توم استری اور ہرن گربہ وغیرہ وید کے
منترون مین صدہا طرح کی تقریبات چھانٹا کرتے ہین اور پرمیشور کے بدن مبارک کو تمام دنیا کا مبدء کہتے
ہین جیسا کہ نمبر ۱۲ مین عرض کیا جائیگا قرآن کے مفسرون نے جو کان قاب قوسین کے معنے لکھے ہین
وہ تو اوپر گزرے مطلب صاف اور مضمون آسان ہے تاویل تراشنے کا وہم ہے نہ گمان ہے عجب حالت
ہے طرفہ ماجرا ہے کہ اہل تکذیب از خود باتین گھڑتے اور قرآن کے مفسرون کے سر الزام دھرتے ہین
علی السبیل التسلیم قاب قوسین سے تقرب رسول الی اللہ ہی فرض کر لیا جاوے تو بھی عین صواب ہے
کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قرب اُسکے بندون سے رگ جان سے نزدیک تر مسلم ہے پڑھو آیت نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِيْدِ ترجمہ اللہ تعالیٰ رگ جان سے زیادہ تر اپنے بندے سے قریب ہے مگر اس سے رویت ثابت نہین
ہوتی کیونکہ قرب و معیت اور چیز ہے اور رویت دوسری شے ہے- اور حقیقت معراج سب سے الگ-

قولہ۔ آسمانون کی تفسیر یہ مفسر کرتے ہین الخ۔

اقول۔ اس تفصیل کا ذکر بھی قرآن مین نہین آیا بقول شخصے مرتا کیا نہین کرتا آپ ناحق مفسرون کو الزام دیتے ہین کچھ بھی نہ بن آنیکے سبب خاموش تو رہ نہین سکتے اور ادھر اُدھر سے سہارے لیتے ہین اگر آسمان کا وجود کوئی شے نہین تو فرمائین پانی اور آئینہ وغیرہ مین یہ کالا کالا عکس کسکا پڑتا ہے اور کیا آپکی نظر اتنی بڑی وسیع ہے کہ عالم بالا کی انتہا تک پہنچ چکی۔

قولہ۔ اے ناظرین اس سورۃ نجم کی حقیقت وحق بیانی کو آپ صدق دل سے غور فرما کر حق کو قبول اور ناحق کو فضول سمجھین۔

اقول۔ ناظرین اہل تکذیب کی اس چوری اور سینہ زوری پر توجہ فرمائین کہ سورہ نجم کی چند آئتون کو برائے نام لوح کتاب پر درج کرکے فضول گوئی اور لغو بیانی کو حد تک پہنچا دیا ہے اور کسی آیت پر اعتراض نہین کیا۔ غرضیکہ اس نمبر مین فرضی مفسرون اُردو شاعرون کے قول اور خالی بیہودہ دلیلون سے خانہ پوری کی گئی ہے جس سے صاف روشن ہے کہ سورہ نجم اشقیا کے جملہ الزامات و اتہامات سے بری ہے اور متہمین کی عادت ہی خراب غوی ہے سو اس سے قرآن کی شان عظمت مین فرق نہین آسکتا ؎

طعن خفاش کجا رونق خورشید کجا سنگ بد اصل کجا قیمت گوہر شکند

قولہ۔ اسی صورت کے آغاز مین خدا تعالیٰ جاہل عورتون کی مانند ستارہ ڈوبنے کی قسم کھاتا ہے۔

اقول ستارون کا چڑھنا اور ڈوبنا حکمت اللہ کے متعلق ہے اُسکی قسم کھانا کثرت سے تارے ٹوٹنے کی حکمت جتلانا اور اُس تارے کے نکلنے اور ڈوبنے کی یاد دلانا ہے جو انبیاء عظام کی پیدائش یا بعثت کے وقت نکلا کرتا ہے یعنی نجم کی قسم کھانے سے اللہ تعالیٰ کا مدعا یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی رسالت کا امر کہ کفار کی نظر مین ایک امور نظریہ سے ہے اُنکے اُن مسلمات کے رو سے ثابت کرکے دکھلایا جاوے کہ جو اُنکی نظر مین بدیہی کا حکم رکھتے ہین۔

کثرت سے تارے ٹوٹنا تمام ہندؤن اور منجمون کے نزدیک جس طرح کسی حادثۂ عظیم یا واقعۂ فخیم کے ظہور مین آنیکی دلیل ہے اسی طرح عرب کے باشندے بالخصوص وہ کاہن کہ جو ناپاک روحون اور جنات کے وسیلے سے غیبی خبرین سُنایا کرتے تھے یہ مانے ہوئے تھے کہ معمولی انداز سے زیادہ تارون کا

ٹوٹنا کسی نبی کی ولادت اور بعثت پر دلالت کرتا ہے اور ایسا ہوا کہ جس طرح کرشن اور کنس وغیرہ کی
پیدائش کے وقت کثرت سے تارے ٹوٹے تھے اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کیوقت
سقوط شہب ہوا اور اس کثرت سے ہوا کہ طائف والے ڈر کر بولے کہ شاید آسمان والون مین تعلکہ پڑ گیا
ہے کسی نے کہا تم ستارون کو دیکھو اگر اپنی جگہہ سے ٹل گئے ہین تو آسمان والون پر تباہی آئی
اور اگر وہ اپنے مقام پر ہین تو یہ ابن ابی کبشہ کی جہت سے ہے۔ فائدہ کفار نا ہنجار شرارت
باطنی سے آنحضرت کو ابن ابی کبشہ کہا کرتے تھے اور یہ کہنا اُنکا اس خیال سے تھا کہ اُس کی
پیدائش کے وقت بھی کثرت سے تارے ٹوٹے تھے لیتے ہے۔ پس جس وقت اُنہون نے دیکھا کہ تارے
سب اپنی جگہہ پر ہین تو جنکی خوش قسمت تھی وہ مال و جان سے اُس محبوب رحمان پر قربان ہو گئے
اور جو دیدہ و دانستہ کو رباطن بن بیٹھے تھے اُنہین سمجھانے اور یاد دلانے کو اُنہی کی خیالات
موافق اللہ تعالیٰ وہی بدیہی امر قسم کے پیرایہ مین اُنکے پیش کرتا ہے اس طرح پر کہ اول قسم
نجم اور شہاب ثاقب وغیرہ کی کھائی تاکہ بعد جن چیزون کے وجود سے اُنہین انکار تھا
اُنکا ثبوت مدلل بیان فرمایا۔

ہوے کے معنے مفسرین نے نزول بھی کئے ہین اور تنجیم کہتے ہین پارہ پارہ کرنے کو پس اس
صورت مین والنجم اذا ھوی کے معنے ہوئے قسم ہے قرآن کے پارہ کی جسوقت کہ نازل ہوتا
ہے تو اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کی سوگند کھائی ہے جو کہ کسی فرقہ کے نزدیک بھی
منع نہین کیونکہ کلام اُسکی صفت ہے اور اپنی صفات کی قسم کھانا اللہ تعالیٰ کو معیوب نہین اور
نیز عرب کے قافلے اور دریائی مسافر تارون کے اندازہ پر پورب پچھم پہچان کر سفر کیا کرتے تھے اسواسطے
اُنکے دلون پر تارون کی عظمت بہت کچھ تھی اللہ تعالیٰ نے قسم کے پیرایہ مین اُنہین یاد دلایا کہ یہ
سب میری مخلوق ہین اور جس طرح مجازی گزر اور ظاہری سفر تم تارون سے دریافت کر کے طے
کرتے ہو اور تمہین کسی قسم کی لغزش نہین ہوتی اسی طرح حقیقی سڑک اور باطنی مراحلہ طے کرنے کے
واسطے ہمنے تمہارے لئے یہ نجم یعنی قرآن ہادی و مہدی بنایا ہے جس طرح ظاہری راہین اُنسے دریافت
کر لیتے ہو اسی طرح صراط مستقیم اور سیدھی سڑک اس سے لو یہ تمکو منزل مقصود پر پہنچا دے گا
اس صورت مین خدا قسم کے طور پر اپنے کلام قرآن کریم کی عظمت اور بزرگی ظاہر فرماتا ہے

اسکے علاوہ جن حکمتون پر قسم کھانا مبنی ہے اُسکا بیان اس کتاب کی چوتھی جلد مین عرض کیا جائیگا اور مختصراً مین نے آریون کے رسالہ قسم نامہ کے جواب مین عرض کر دیا ہے ناظرین اُسے بھی ملاحظہ فرمائین۔

تقاریر مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ نجم وغیرہ کی قسم مصالح وحکم پر مبنی ہے اور صاحب خبط کا یہ لکھنا کہ اس صورت کے شروع مین خدا تعالیٰ جاہل عورتون کی مانند ستارہ ڈوبنے کی قسم کھاتا ہے یہ بالکل غلط ہے اول تو عورتون مین اس قسم کا رواج نہین۔ بفرض محال اگر ہو بھی تو شاید برہما کی بیٹیون مین ہو سو اُسکا اعتبار نہین کیونکہ انکے یہان تارے ستارے کیڑے مکوڑے ہاتھی گھوڑے ہر قسم کی اشیا کی قسم کھانا کھلانا عمدہ قانون اور شرعاً روا ہے دیکھو یجر وید باب ۶ منتر ۲۲- اور ہدایت نامہ مصنفہ خاکسار۔ اور وہی اسکے علاوہ بے ستری و بے پردگی کی متحمل اور نیوگ وغیرہ اعمال کی عادی ہین اور وہی بحکم وید کہین ناگون کو سلام کرتی ہین اور کہین برہسپت کو اور کبھی شولنگ پر جل چڑہاتی ہین اور کبھی پوجتی ہین گنپت کو اور انہین کا پرمیشور سب کو سجدہ وسلام کرتا اور سب کی پرستش روا رکھتا ہے دیکھو وید کی حقیقت اور پڑھو یجر وید کے تیرھوین ادھیا کا چھٹا منتر۔

नमो ऽस्तु सर्पेभ्यो ये के च पृथिवीमनु।
ये ऽन्तरिक्षे ये दिवि तेभ्यः सर्पेभ्यो नमः

ترجمہ (نمو) سلام (استو) ہو (سرپ) سانپ (بھیو) ہر ایک کو (یے) جو (کیچ) کوئی (پرتھوی من) زمین پر چلتا ہے (چ) اور (یے) جو (انترکش) خلا مین اُڑتا ہے (یے) اور جو (دیوی) آسمان مین رہتا ہے (تے بھیہ) ان سب کو (سرپے بھیو) غرضیکہ ہر قسم کے سانپون کو (نمہ) سلام ہو۔ یعنی اس منتر مین پرمیشور جاہل عورتون کی طرح سانپون کو سلام کرتا ہے۔ مردون کی طرح لاٹھی سے خبر نہین لیتا۔ اسکے خلاف دیانندجی نے اس منتر کو اُلٹ پلٹ کر کے برائے نام اسکا ترجمہ یہ لکھا ہے جو (کے) کوئی اس دنیا مین عالم اور کرہ اور ذی روح ہے اُن کرہون سے روحون کو غذا ملے جو خلا مین جو سورج کے کرہ مین اور جو زمین پر چلتے ہین اُن پرانیون کیلئے بھی غذا ہووے اگرچہ حسب مثل بلی کو چھیچھڑون کے خواب یہ بھی پرمیشور کی کنگالی ثابت کرتا ہے تو بھی اس سے صاف عیان ہے کہ وید کا مصنف کرہ آفتاب مین کہ نار ہے جانداروں کو آباد جانتا ہے اور

سبکی غذا غلہ کہ نباتات ارضی ہے خیال کرتا ہے جسکا وہان پہنچنا محال اور آگ مین جلنے سے کسی طرح بچ نہین سکتی اور علم طبیعات کے جاننے والے خوب جانتے ہین کہ سورج مین کوئی آباد نہین اور کل عالمون مین چند ذی روح غلہ خور ہین باقی سب مختلف اشیار کے عادی۔ پس یہ وید کے پرمیشور کی خام خیالی ہے کہ فلسفہ دانی۔ اور ایسے مضامین کو کلام الہی کہنا مغالطہ دہی ہے نہ راست بیانی۔ کجا ارضی نباتات اور کجا ناری وہوائی کرہون کے سکنا۔

وید سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۳

परीत्य भूतानि परीत्य लोकान परीत्य सर्वाः प्रदिशो दिशाश्च।
उपस्थाय प्रथमजामृतस्यात्मनात्मानमभिसंविवेश ॥

اقول۔ یہ یجروید کے بتیسوین ادھیا کا گیارھوان منتر ہے لفظ اسکے یہ ہین۔
پریتیے بھوتانی پریتیے لوکان پریتیے سروا پردشو دشاشچ۔ اوپستھاے پرتھم جام رتسیاتمنا تمانم ابھیسم ووِیش۔
جس پررگ کا یہ کلام ہے وید کے مضمون کے کھیوٹ مین اُسکا نام درج ہے اور دیانند جی وید بھاشیہ مین بھی اس منتر پر لکھ رہا ہے स्वयम्भुब्रह्मऋषिः परमात्मा देवता-
کہ اس منتر کا مصنف سیمبھو برہمن اور پرماتما دیوتا ہے مگر دیانند صاحب نے کسی مصلحت کے باعث اُسکا ترجمہ نہین کیا اور راہل تکذیب نے اپنی غلطی سے اُسے کلام الہی سمجھکر یہان لکھ مارا ہے درحقیقت یہ کلام الہی نہین اور نہ کلام الہی کے ہم پلہ ہو سکتا ہے۔

قولہ۔ ترجمہ پرماتما کا اکاش آدی سب بھوتون اور سورج آدی سب لوکون اور پورب آدی سب دشاؤن اور اگنی آدی اُپ دشاؤن مین بھی اپنے لا انتہا گیان سے بیاپک ہو رہا ہے جسکے گیان اور بیاپکتا سے ایک ذرہ بھی خالی یا معلوم نہین جو اپنی بھی سامرتھ کا آتما ہے وہی کلپ آدی مین سرشٹی یعنی جگت کی اتپتی کرنیوالا ہے اُس آنند سروپ برہم کو جیوآتما اپنی سامرتھ ارتھات من بدھی اور گیان سے یتھاوت جانتا ہے وہی دکھون سے چھوٹ کر مکتی پاتا ہے۔

اقول۔ اسکا اردو یہ کہ وید کا پرمیشور آسمان وغیرہ سب مکانون اور آفتاب وغیرہ سب کرہون اور پورب وغیرہ سب سمتون اور اگنی وغیرہ سب گوشون مین بھی اپنے علم سے حاضر و موجود ہوا اُسکے

علم اور وجود سے ایک ذرہ بھی خالی نہین وہ اپنی طاقت کا بھی پرمیشور ہے وہی خلاق عالم ہے اُسکو جو روح اپنی طاقت یعنی عقل وعلم سے پہچان لیتی ہے وہ دکھون سے چھوٹ کر نجات پاتی ہے۔
لیکن یہ ترجمہ منتر مذکور کا لغوی ہے نہ اصطلاحی معترض کی رائے ہے جس سے بجز حیلہ بازی کے کوئی مطلب برآمد نہین ہوسکتا علاوہ برین یہ کہنا کہ پرمیشور اپنی طاقت کا پرمیشور ہے کوئی عمدہ تعلیم اور توحیدی مضمون نہین بلکہ ایک حیرت افزا فقرہ ہے کیا پرمیشور اپنی طاقت کا خالق ہے اور طاقت اُسکی مخلوق ہے اگر یون ہی ہے تو پرمیشور کا حادث ہونا لازم آیا اور قدامت باطل ہوئی اور طرفہ ماجرا سُننے کہ وید والے ارواح اور مادہ کو ازلی بھی بتاتے ہین اور پرمیشور کو ہر شئے کا خالق بھی ٹھہراتے ہین اور تطابق کی صورت مدلل بیان نہین کرتے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر ارواح اور ذرات اپنے افعال وخواص وصفات سمیت قدیم ہین تو پرمیشور اُنکا خالق نہین اور اگر پرمیشور انکا خالق ہے تو وہ سب ازلی نہین یہان دال مین کالا ضرور ہے یا یہ ترجمہ صحیح نہین یا آریون کا عقیدہ مذکورہ باطل ہے والا اس اختلاف کے کیا معنے ذرا غور سے خیال فرمائین اور اس سے بھی زیادہ تر حیرت کا مقام یہ ہے کہ جو اپنی طاقت سے پرمیشور کو پہچانتا ہے وہ مصائب سے بچکر نجات پاتا ہے (شاید مترجم کے نزدیک جو وسیلہ سے خدا کو پہچانتے ہین وہ تکلیف سے نجات پا لیتے ہونگے) اور خود ہی تکذیب صفحہ ۲۲ مین لکھتے ہین کہ معدود اعمالون اور محدود نیکیون کے بالعوض بے انتہا آرام اور بے حساب بخشش نہین مل سکتی اسلئے نجات ابدی روح حاصل نہین کرسکتی اب فرمائیے کسکو سچا جانین اور کسکو خلاف مانین۔ ازروے لغت منتر مذکورہ کے صحیح معنے یہ ہین وہ پرمیشور (پری) بھرپور (اتے) اس عنصری دنیا مین (پری) بھرپور (اتے) اس لوک لوکانتر یعنی ہر ایک کرہ مین (پری) بھرپور (اتے) اس (سروا) جملہ اشیاء مین (پری) بھرپور (وشو) وشون (دشا) جہت مین (چ) اور (اُپ) خلاصہ (استھاے) مکانون مین (پرتھم جام) ---- (رلتے) اس دنیا سے (آتمن) روح (آتمانم) روحون کی (ابھیسم) بے خوف (وویش) پرورش کرنے والا ہے۔ یعنی جس طرح گندھے آٹے مین پانی ملا ہوا ہوتا ہے اسی طرح کل عالم مین وہ بسو پرمیشور رچا ہوا ہے ایک ذرہ بھی اُس سے خالی نہین۔ اور یہی مضمون ذیل کے منتر پری دیاوا پرتھوی نمبر ۱۲ سے ثابت ہے ٥

اگرچہ صد نماید لیک یک اوست		زصد آئینہ یک روے مقابل

اور اسی مضمون کی تائید اس منتر سے ہوتی ہے۔

वसुर्वसु पतिर्हि कमस्यग्ने विभावसुः। स्यामने सुमतावापि:॥

یہ رگوید کی چھٹی منڈل تیسرے ادھیا چالیسوین ورگ کا چوبیسوان منتر ہے۔ پوتھی آریہ بھوین مین اسکا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ اے پرمیشور تم بسو ہو یعنی خود سب مین اور سب کو اپنے مین بسانے والے ہو اور کل بستیون کے مالک ہو۔ اے اگنی تو ہی سب کے آرام کا باعث اور صورت سرو ہے اور ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بار دوم کے صفحہ ۱ مین مرقوم ہے۔

جیسا کہ گولر کے پھل مین کیڑے پیدا ہو کے اُسی مین رہتے ہین اور اُسی مین مرجاتے ہین ویسے ہی پرمیشور کے پیٹ مین خلقت ہے یعنی خود ہی ہوتی ہے اور خود ہی مرجاتی ہے پرمیشور اسکا خالق نہین محض جائے قرار ہے اور مخلوق اپنی ذات کی آپ ہی پرمیشور ہے۔ نعوذ باللہ۔ قطع نظر اسکے کہ پرمیشور کی ہستی اس مضمون سے باطل ہوتی ہے اگر یہی مان لیا جاوے کہ وہ برکھودرہ[1] کل عالمون کو اپنے اوجھ مین ڈالے بیٹھا ہے تو بھی یہ سوال لازم آتا ہے کہ اگر یہ مخلوق خود بخود پیدا ہو کر اُسکا اوجھ نہ بھرتی تو وہ برکھودرہ کس چیز سے اور کس طرح پیٹ بھرتا اور خدانخواستہ اگر یہ سب مرجائین تو وہ خالی درون کس طرح جیوے یا گولر کی طرح اگر اُسی کا پیٹ پھٹ جائے تو اس عالم کو پھر کہین ٹھکانا نہ ملے۔ اور گیتا کے نوین ادھیا راج جوگ کے چھٹے شلوک مین پرمیشور فرماتا ہے کہ جس طرح ہوا مین سب کا قیام ہے اسی طرح تمام مخلوق مجھ مین مقیم ہے لیکن اس امر کو تھوڑے ہین جو جانتے ہین۔ **فائدہ**۔ روایات مذکورہ بالا کے بموجب پرمیشور کا کسی جگہ حال یعنی دوسرے مین گھسنے والا اور محل یعنی دوسری شئے کے حلول کی جگہ ہونا لازم آتا ہے پس پرمیشور کا مجسم ہونا بہر طور ثابت ہوا اور جو عوارض ابعاد ثلاثہ وغیرہ کی مانند کہ جسم کو لاحق ہوتے ہین وہ بھی پرمیشور مین ضرور پائے جائینگے۔ اور معلوم ہوا کہ وید کا پرمیشور حادث ہے نہ قدیم محتاج ہے نہ بے نیاز۔

[1] برکھودرہ مرکب ہے برکھ یعنی بیل اور درہ بمعنے اوجھ سے اور یہ پرمیشور کا نام اس وجہ سے ہے کہ تمام جہان اُسکے پیٹ مین ہے اور اُسکی شکل بعینہ بیل کی مانند ہے ۱۲۔ ترجمہ بشن سہنسر نام۔

قولہ - اس منتر مین پرمیشور نے چار اپدیش فرمائے ہین -

اقول - ایک بھی نہین وہی ہمہ اوست کا مکروہ مسئلہ اور پرمیشور کو سب سے پہلا بچہ (پرتھم جام) بتایا ہے
جس سے بظاہر معترض کو بھی نفرت ہے مگر کیا کرے اسکے دین کے پیشواؤن نے وید وغیرہ مین پرمیشور
کو جسم کی قسم سے حادث لکھا ہے اگر وہ بھی اصلی ترجمہ لکھتا تو یہ سب تار و پود ٹوٹ جاتا اسواسطے اُسنے
اپنی طرف سے جعلی و مصنوعی ترجمہ گھڑ لیا ہے تاکہ اُسپر اعتراض وارد نہو ؎

چہ دلاور است دزدیکہ بکف چراغ دارد

यथोर्णा नाभिःमृजते ग्रह्णातेच ॥

یہ منڈوک اپ نشد کا قول ہے کہ مکڑی جیسے باہر سے کوئی چیز نہین لیتی اپنے تن مین سے تار نکال کر
جالا پورتی اور خود ہی اُس مین کھیلتی ہے ویسے ہی پرمیشور اپنے جسم مبارک سے دنیا نکال کر خود ہی اسمین
گوناگون کھیلین کھیل رہا ہے - **فائدہ** مکذبین بھی اسی جال مین پھنسے ہوئے ہین اور کبھی نہین نکلینگے
ستیارتھ پرکاش مطبوعہ اجمیر کے ۲۳۸ مین لکھا ہے کہ تمام روحین نجات پاکر پرمیشور مین ملجاتی ہین
انتہے - پس آجکل کہ روح اُس سے علیحدہ ہین پرمیشور کی ذات ناقص ہے - جب اُس مین شامل
ہو جائینگی وہ بھی کامل ہو جائیگی اس سے پرمیشور کا گھٹنا بڑھنا لازم آتا ہے - پس پرمیشور جسیم
اور حادث ہے کیونکہ گھٹنا بڑھنا اُسپر صادق آتا ہے - اور پرش سکت کے دوسرے منتر مین ہے
پرمیشور ہی جملہ جہان ہے جو کچھ ہوا یا ہوگا یا ہے وہی تھا اور رہوگا اور ہے اُسکو موت نہین مارتی
اور سب فانی چیزین اُسکے سامنے ہیچ ہین اور وہی کھا پی کر بڑھتا اور بڑہاتا ہے - **فائدہ** - سیانا
چارج اسکی شرح مین لکھتا ہے کہ انسانون کے وجود گزشتہ و موجودہ پرمیشور کا وجود ہین اور آئندہ
جو ہونگے وہ بھی پرمیشور ہے اور کچھ انسان کھاتا ہے وہ بڑھتا ہے اور تمام عالم اُسکے ساتھ ساتھ
پھولتا پھلتا اور فروغ پاتا ہے مایا کے سبب چیزین اُس سے علیحدہ معلوم ہوتی ہین دراصل
ہر شے پرمیشور ہی ہے جو کہ سب بوونکا دیو ہے اور گیتا کے نوین ادھیا کے سولھوین شلوک مین
پرمیشور فرماتا ہے کہ جتنے کام ویدون کے حکم موافق ہین اور سب منتر اور کل غلہ جات اور ہر سخن و کلام
اور روغن زرد اور فلفل دراز اور آتش وغیرہ اشیا کہ ہوم مین جلائی جاتی ہین وہ سب مین ہی
ہون یعنی ہوم اور ہوم مین جو کچھ پھونکا اور پڑہا جاتا ہے وہ پرمیشور ہی ہے پس جتنی خرابیان اور برائیان

تمام مخلوق مین ہین اتنی ہی محض پرمیشور کی ذات مین موجود ہین اور قرآن کریم نے اُسکی ہستی اس طرح بیان فرمائی ہے قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ او مخاطب کہدے اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے اور وہ نرالا ہے اور ایک ہے سب پر غالب بردست ۔

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۴

سورت نون یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۔ ترجمہ ۔ جس روز جامہ اُٹھایا جائیگا پنڈلی سے اور بلائے جائینگے لوگ واسطے سجدے کے پس نکر سکینگے ۔

اقول ۔ اول اس آیت مین ثوب وغیرہ کوئی لفظ نہین کہ جسکے معنے جامہ ہون دوسرے لفظ ساق وسیع المعنے ہے جس سے ساق عرش وغیرہ بھی مراد لے سکتے ہین اور تنہ درخت کو بھی کہتے ہین اور سنسکرت زبان مین یہی لفظ ساکھ ہوگیا ہے اور جنگ کے گھمسان اور پنڈلی کے علاوہ شدہ کی سختی اور سخت اضطراب اور ہر چیز کی اصلی حقیقت اور حقیقت امر بھی ہین اور انہی معنون مین وہ یہان وارد ہوا معلوم ہوتا ہے چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہے یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ خَاشِعَۃً اَبْصَارُھُمْ تَرْھَقُھُمْ ذِلَّۃٌ وَقَدْ کَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ وَھُمْ سَالِمُوْنَ یعنی جسوقت ہر شے کی حقیقت ظاہر کی جائیگی یا سخت اضطراب ہوگا یا شدت سے موت کی سختی ہوگی اور سجدہ کی طرف بلائے جائینگے پس اُنہین سجدہ کرنیکی طاقت نہو گی اُنکی آنکھین ضعف یا دہشت کے مارے بے نور ہوگئی ہونگی اور اُنہین ذلت نے ڈہانک رکھا ہوگا اور اس سے پہلے سجدہ کیلئے بُلائے جاتے تھے حالانکہ وہ چنگے بھلے تھے ۔ **فائدہ** ۔ تندرستی کی حالت مین جنہون نے سجدہ نہین کیا وہ سخت اضطراب یا سکرات کے وقت جب ملہم غیب سے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی آواز سُنینگے اُنکا جی مسجد مین جانیکو چاہیگا مگر ہل جل نہ سکنے کے باعث وہ سجدہ نہ کرسکینگے اور بہت کچھ دل مین کڑھینگے

قولہ مشکات شریف کے باب الحشر مین بحوالہ اس آیت کے لکھا ہے یَکْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِہٖ فَیَسْجُدُ لَہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ ۔ یعنی ہمارا رب اپنی ساق کھولیگا پس ہر مرد مومن اور مومنہ عورت اُسکو سجدہ کرینگے ۔

اقول ۔ مشکوٰۃ کو بغیر واو مشکات لکھنا اہل تکذیب کی لیاقت علمی جتلانا ہے جسپر دیوی کھا شا کا

قرآن سے مقابلہ کیا جاتا ہے اور اس حدیث کے معنے یہ ہین کہ ظاہر کریگا اللہ تعالیٰ اپنے امر کی حقیقت یا شدت کا اضطراب پھر اُسکے روبرو سجدے مین گر جاوینگے سب مرد و عورت مسلمان۔

قولہ۔ تفسیر معالم مطبوعہ حیدری مین لکھا ہے قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ الحديث۔

اقول۔ یہ وہی حدیث ہے جسکو مشکوٰۃ کے باب الحشر سے آپنے نقل کیا ہے مگر اسکو تو وہ جانے جو کچھ ذاتی سرمایۂ علمی رکھتا ہو۔ آپ تو غالباً کورباطن عیسائیون کے پے بہ چلتے ہین۔ اگر خود بدولت بالیاقت ہوئے تو قال کے قائل کو یا نقل کرتے یا قَالَ سَمِعْتُ کو بھی حذف کرتے اور عن ساقہٖ کے معنے جو صاحب معالم نے لکھے ہین عن امرہٖ یعنی ظاہر کریگا اللہ تعالیٰ امر کی حقیقت پر عقل کے اندھوان کو یہ کیون سوجھنے لگے تھے ؎ چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد ✤

قولہ۔ اے ناظرین خدائے محمدیان کہتا ہے کہ قیامت کے روز مین تمکو دیدار دونگا اور تم نہین مانوگے پھر مین تمہارے اصرار پر پنڈلی سے جامہ اُٹھاکر بتلاؤنگا تب تم سجدہ مین گروگے۔

اقول۔ یہ خدائے محمدیان نہین فرماتا زمرہ مکذبین ہی مضحکہ اُڑاتا ہے حالانکہ خدا کا فرمان قرآن سے معترض خود اوپر بیان کرچکا ہے کہ يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ یعنی بلائے جاوینگے لوگ واسطے سجدے کے پس نکرسکینگے۔ سچ ہے ؎ حبک الشی یعمی ویصم ✤

قولہ جائے حیرت و تعجب ہے کہ خدا تعالیٰ بسبب زود رنجی کے جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے اور ذرہ بھر نہین شرماتا۔

اقول۔ بیشک جائے تعجب ہے کہ یجر کا بندہ وسواس کی طرح اہل حق کا مقابلہ ناحق کرتا ہے اور خدائے قدوس پر بےسبب افترا باندھتا اور بےوجہ اتہام دھرتا ہے اور بالکل نہین شرماتا۔

قولہ۔ کیا نراکار کے ساق بھی موجود ہین۔

اقول۔ قرآن شریف سے خدا تعالیٰ کا نام واجب الوجود پایا جاتا ہے اسواسطے اُسکے دست و بازو روے وران ساق وغیرہ کوئی نہین اور وید کے رو سے وہ ساکار بہت عمدہ جسم والا دریافت ہوتا ہے اسلئے اُسکے سب چیز ہے۔

विश्वतश्चक्षुरुत विश्वतोमुखो विश्वतो बाहुरुत विश्वतस्पात

یجروید کے سترہوین ادھیا کا اُنیسوان منتر ہے۔ اسکا ترجمہ یہ کہ (وشوتش) ان گنت اُسکی دیکھنے

آنکھین ہین (وشوتو مکھو) ان گنِ اُسکے مُنہہ ہین (وشوتو باہورت) ان گن اُسکے بازو ہین۔
(وشوتسپات) ان گن اُسکے پیر ہین یعنی پرمیشور کے بیشمار مُنہہ ہاتھ اور پیر ہین پس ظاہر ہے کہ جسکی پیر
بیشمار ہین اُس گلعذار کے ساق سیمین بھی بیشمار ہین قرآن شریف نے خدا تعالی کو ایسے ایسے ناجائز
صفات سے کسی جگہ موصوف نہین کیا بلکہ اُسکی ہستی کو اس طرح منزہ و مبرا بیان فرمایا ہے هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ ترجمہ۔ وہی اللہ جسکے سوا کوئی دوسرا پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہین اشیا
کے خلق وبقا پر پورا مالک و متصرف ان تمام اسباب عیوب سے پاک جنکو حس دریافت کرسکے یا
خیال تصور کرے یا وہم اس طرف جا سکے یا قلبی قوی سمجھہ سکین۔ تمام عیوب سے مبرا اسلامتی دینے
والا امن اور اطمینان بخشنے والا اپنے کمالات و توحید پر دلائل قائم کرنے والا سب کے اعمال کا واقف
سبکا محافظ بے نظیر سب پر غالب ذرہ ذرہ پر متصرف سنوارنے والا ہمارے بگاڑون پر اصلاح
کرنے والا۔ اصلاح کے سامان پیدا کرنے والا۔ اصلاح کی توفیق دینے والا۔ تمام مخلوقی عیوب اور
مخلوق کے اوصاف سے مبرا۔ تمام چھوٹون بڑون آسمانی اور زمینی شریک اور ساجھی سے اُسکی
ذات پاک اور بلند ہے اگر یہ کہین کہ یجروید کے مصنف نے شاید منتر مذکور از خود بنا کر کہدیا ہو
یا حسب عادت خود کسی سے چرا لیا ہو ہم اُسے مانینگے جو رگوید وغیرہ مین بھی ہو سو لیجئے ذیل کا منتر
چارون ویدون مین مسطور ہے اور اُس مین خاص نرا کار کی ہستی مذکور ہے مگر ویدون کے محافظون
کے سئی الحفظ یا غلط خوان ہونیکے سبب اُس مین از حد اختلاف ہے یا پرمیشور کی عقل پر جنون کا
غلاف ہے کہ رگوید کے منترون کو افراط کے ساتھ یجروید مین اور تفریط کے ساتھ سام وید مین جمع
کرایا اور پھر انہی کو الٹ پلٹ کر اتھرون وید مین لکھوایا گویا ایک دفعہ کے پیسے کو پھر تین بار پسوایا
والا اسقدر اختلاف کے کیا معنے۔ اور نمعلوم یہ وید والے قرآن شریف کے تکرار نزول پر کیون
اعتراض کرتے ہین جبکہ اُن کے ویدون مین تکرار مضمون خود موجود ہے ع

مین الزام اُنکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا ؎ اور وہ منتر یہ ہے۔

सहस्त्र शीर्षा पुरुषः सहस्राक्षः सहस्रपात ।

सभूमिं सर्वतः स्त्वाऽत्यतिष्टद्दशाङ्गुलम ॥

یہ یجروید کے اکتیسوین ادھیا کا پہلا منتر ہے۔ تمام ہندوستان کے مفسرون نے ترجمہ اسکا یہ کیا ہے (سہیسر) ہزار (شیرشہ) سر (پروشہ) اُس پُرش کے ہین۔ پرش پرمیشور کا نام ہے (سہیسر) ہزار (اکشہ) اُسکی آنکھ ہین (سہیسر) ہزار (پات) اُسکے پیر ہین (سہ) وہ (بھومم) زمین مین (سروتہ) سب جگہہ ہے (سپرتو) اُلٹا سیدہا (اتی) توبھی (اتشٹھت) بیٹھا ہے (دش) دس (انگلم) انگلی کے فاصلہ پر یعنی پرمیشور کا ہزار سر ہزار آنکھ اور ہزار پاؤن ہے اور اگرچہ وہ زمین پر سب جگہہ موجود ہے توبھی سب کے آگے دس اُنگلی کے فاصلہ پر بیٹھا ہے[لہ] (جسے شک ہو دیکھ لے ماپ لے اُسکے ہر سر پر ایک ہی آنکھ نکلیگی۔ اگرچہ یہ عیب مین داخل ہے اور جو کبھی جانور یا اندر دیوتا کی طرح اُسکا تمام بدن چھید چھید یعنی چشم چشم ہے تو مضائقہ نہین اور سب سے آگے دس اُنگلی ہونا اُسکے فوق اور بزرگی کی دلیل جو کہ ویدون نے بیان کی ہے یہ بھی خوب نہین) بھلا ایسی صورت کا ایک عجیب الخلقت جانور کہ جسکے ہزار سر اور ہزار ہاتھ اور ہزار پیر ہون یعنی ہو بہو پرمیشور کی مانند ہو اگر انسان کے روبرو آجائے تو کیا اُسکی زندگی باقی رہسکتی ہے ہرگز نہین دیکھتے ہی دہشت سے مرجائے۔ نہ معلوم آریے ہر زمانہ مین حسب منتر نمبر ا مندرجہ کتاب ہذا (تدوشنوہ پرمم پدم) اُسکے دیدار دہشت آثار سے کس طرح ہر روز مشرف ہوتے رہتے ہین۔ اہل حق کے نزدیک یہ اور وہ دونو منتر ہی عقل کے خلاف ہین۔ کہ ان آنکھون سے اُس واجب الوجود کا دیدار غیر ممکن اور ایسے ناشائستہ اوصاف سے قدوس کی ذات پاک و صاف ہے۔

لمولف

اگر آہ رسا مین جذب الفت کا اثر ہوگا	تو خود وہ مہ جبین گھر مین ہمارے جلوہ گر ہوگا
بُرے یون تو ہزارون حق نے دنیا مین کیے پیدا	مگر مجھ سے بُرا کوئی نہ دنیا مین بشر ہوگا
نہو شب کو دیا گھر مین تو گھر کھانے کو آتا ہی	خدا جانے اندھیری قبر مین کیونکر گزر ہوگا

[لہ] برہم بھاش مین فقرہ اتی اتشٹھت مین لفظ نابھ زیادہ کرکے کہا ہے کہ وہ پرمیشور ناف سے اوپر دس اُنگلی کے قریب ہے۔ یعنی دل مین انسان کے ہے کیونکہ ناف سے دل کا فاصلہ دس اُنگلی ہے اور دیانند جی نے تو تمام منتر پر مکڑی کی طرح تاویلون کا جالا تن ڈالا ہے مگر یہ سو صریح الفاظ کے سامنے اُنکی کون سُنتا ہے۔

زمین کے فرش پر بے بس تن تنہا پڑی ہو گے
بچھونا ہو نہ تکیہ ہو نہ کوئی ہمسفر ہوگا

بڑا ہی تنگ وہ گھر ہے نہ آنگن ہے نہ دروازہ
ادھر بچھو کا اندیشہ ادھر سانپون کا ڈر ہوگا

جو باتین ہین یہان رنج سب ہین سمٹ جاینگی
وہان پر تو تماشا ہی نیا زیر نظر ہوگا

گدا اگر ہے شہنشہ تنگ بکار ہین سنگی سب نفسی
عدالت پر خداوند دو عالم دادگر ہوگا

مرے اعمال نیک و بد جب تولین ترازو مین
تو دیکھین روز محشر کونسا پلہ زبر ہوگا

ہر نور احمدی گھر گھر ہے وعظ اسلام کا در در
مگر جو کور و کر ہی یہان وہان بھی کور و کر ہوگا

مدینے کی گلی کی گرد جس رخ پر پڑی ہوگی
دو عالم مین وہ روشن صورت شمس و قمر ہوگا

اطاعت سے شہ دین کی جو سر پھیرے تعصب سے
سقر اس باغی حق کا تہ نار سقر ہوگا

خدا و جنت و عصمت کے طالب جو ہین عالم مین
انہین دارین مین قرآن رہبر بے خطر ہوگا

جو مجنون کیطرح خندان پھرے یان وید کے بن مین
وہ دوزخ کی ہمیشہ خار کھا کھا کر دیدہ تر ہوگا

خلاف عقل و فطرت ہین سراسر وید کے مضمون
وہی مانیگا سچ انکو جو بالکل بے بصر ہوگا

ہزار ایشور کے گر بالفرض ہاتھ اور پیر اور سر ہین
تو ایشور کے تیرتھ مین وہ کیلے کا شجر ہوگا

اگر اس مین انہین شک ہو تو دیکھین چشم بینا سے
لب بحر جمن پر وہ درخت رام سر ہوگا

نہ مانین اسکو گر منکر کرے یا اس مین شک کوئی
تو جانو رام خربوزہ ارنڈی سر بسر ہوگا

ہزارون آنکھ کی باعث وہ مکھی یا کہ مچھر ہے
والا سورگ کا مالک کوسیکا پسر ہوگا

گر اسمین بھی انہین شک ہو تو دل مین اپنے یون سمجھین
وہ ایشور کنکھجورے کے موافق جانور ہوگا

تصور بندھ گیا صورت کا اسکی جسکے ہردے مین
تو چوہانون مین بیت سے یقیناً اسکا گھر ہوگا

طبق چودہ ہین بستے پیٹ مین، جس ایشور کے
تو عرض و طول مین جسم اسکا یارب کسقدر ہوگا

مین خود کہتا نہین واعظ یہ خود ہی وید کہتے ہین
جو شک لائے وہ مومن اور مسلمان زود تر ہوگا

ویدسے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۴

सपर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरं शुद्धमपापविद्धम।
कविर्म्मनीषी परीभूः स्वयंभूर्य्याथातथ्यतोऽर्थान्व्यदधा
च्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥

اقول۔ لفظ اسکے یہ ہین۔ سپری گاچھ کرم کایم ورن مسنا ورم شودھم پاپ ببدھم + کویر منی شی پریبھوہ سویم بھوریاتھا تھیتوارتھان ویدھاچھاشوتی بھیبہ + اوریہ منتر یجروید کے چالیسوین ادھیا کا آٹھوان منتر ہے۔ وید کے مصنفون کی فہرست کے علاوہ دیانندی بھاش مین اسکی پیشانی پر اس طرح لکھ رہا ہے۔

दधीचऋषिः विराडति जगती छन्दः जीवन्मुक्तो देवता।

ترجمہ اسکا یہ ہے کہ دوہیچ رشی نے وراڑتی نر جگتی چھند مین یہ جیون مکت دیوتا کی تعریف گائی ہے مگر دیانند صاحب نے کسی مصلحت وقتی کے باعث اسکا ترجمہ نہین کیا اور عوام جہال نے تقلیداً مکھی پر مکھی ماردی ہے اگر غور سے نقل کرتے تو آج نہین شرمندہ ہونا نہ پڑتا اور دیانندی تعلیم کی پردہ دری نہوتی۔ خیر ہرچہ بادا باد۔ اس سے یہ بخوبی ثابت ہو گیا کہ بقول اہل وید یہ منتر بندی کار کلام دیوون کی تعریف ہے قرآن شریف کلام الٰہی کے مقابل رکھنے کے قابل اور ہستی صانع پر حجت ہی نہین ہو سکتا۔

قولہ سب کے من کا ساکھی سب کے اوپر براجمان سرب بیاپک اننت بل والا سب قسم کی شریر کا یا جسم سے مبرا گھٹنا بڑھنا اور روگ سے رہت ناڑی آدی کے بندھن سے رہت سب قسم کے دکھون سے الگ اور سب عیبون سے پوترا اور شدھ ہے وہی سب جگت کا پرماتما اپنی انادی پرجا کو انتریامی روپ سے ویدک دوارہ ست ودیاؤن کا اپدیش کیا کرتا ہے۔

اقول۔ اسکا اُردو یہ ہے عالم قلوب سب کے اوپر مقیم ہے حاضر اور توانا سب قسم کے جسم سے پاک نقصان اور زیادتی اور بیماری اور رگون کی بندش اور کل عیبون سے منزہ وہی مالک اپنی ازلی مملوک و رعایا کو در پردہ وید کے ذریعہ علوم حقہ کی نصیحت کیا کرتا ہے۔

مگر یہ ترجمہ لغوی ہے نہ اصطلاحی اہل اختلاف کی جعلی رائے ہے اور چار باتین معترض نے اس مین

بیان کی ہین اول ایشور کا سب پر مقیم ہونا - دوسرا اُسکا جسم سے مبرا ہونا - تیسرا بیماریون سے پاک ہونا چوتھا غیب سے نصیحت کرنا مگر از روے وید پرمیشور مین انکا نام ونشان ندارد ہے اور اول بات کا جواب یعنی پرمیشور کا مجسم اور ہر شے مین موجود ہونا تو بعض آئت نمبر کے اوپر گزرا اب دوسری بات یعنی اُسکی بیماری کا حال سُنئے - یجروید کے بارہوین ادھیا منتر چھتر و ستر اور چودہوین کے ستر ہوین منتر سے صریح ثابت ہے کہ پرمیشور کا جسم شریف طول مرض کے باعث اسقدر نحیف ہے کہ وید آتے ہین اور حالت نازک دیکھکر سخت کڑھتے اور سر ہلاتے ہین اور اُسکی نبض کی حرکت کسی کی عقل مین نہین آتی کہ سریع ہے یا بطی دودی ہے یا مطرودی نملی ہے یا شملی ذنب الفار ہے یا منقار موسیقار حالانکہ وہ زبان رنج بیان سے اپنا حال پردبال سب کے روبرو بھی اس طرح افشا کرتا رہتا ہے -

शतं वो अम्बधामानि सहस्र शत वो रुहः ।
आधा शतक्रत्वो यूय मिमंमे अगदंकृत ॥
औषधीः प्रतिमोदध्वं पुष्पवतीप्रसू वरीः ।
अश्वाइव सजित्वरी वीरुधः पार यिष्णवः ॥
आयुर्मेपाहि प्राणंमे पाह्यपानंमे पाहि चक्षुर्मे-
पाहि श्रोत्रंमेपाहि वाचम्मे पाहि न्वमनोमेजि-
न्वात्मानंमे पाहि ज्योति में यच्छ ॥

شتم وو امب دہامانی سہیسر مت ووروہا + آدہا شت کرتو و یو میمم سے اگدم کرت + او کہدہی پرتمو ددھوم پوشپ وتی پرسو وری + اشو ا ابو سجتوری ردی رودہا پارے شنوہ + آیور مے پاہی پرانم مے پاہی پانم پاہو یانم مے پاہی چکشور مے پاہی شرو ترم مے پاہی واچم مے پاہی نومنو مے جنوا تمانم مے پاہی جیوترمے یچھ +

دیانندی بھاش صفحہ ۱۲۳ و ۱۲۲۴ مین اسکا ترجمہ یہ لکھا ہے - او سینکڑون طرح کی عقل وعلم رکھنے والو تمہارے سینکڑون اور ہزارون انکور (بوٹیان) ہین ان مین سے میرے اس شریر کو (اگدم) نروگ (کرت) کرو یعنی صلاحیت بخشو تندرستی دو اور ازان بعد اپنا علاج کرو (وہ دہامانی) پھر اپنے گھرون کو جاؤ اے (امب) امان جان تو بھی ایسا ہی کر - فائدہ پہلے میرا پھر اپنا

علاج کرا اور گھر کو جا یا پہلے اپنا پھر طبیبون کا علاج کرا اور پھر گھر کو چلتے کر۔

(اوش بھیرتی) اے بوٹیون کی مانند فائدہ بخشنے والی دیوی ماتا مین فرزند تجھکو بہت عمدہ نصیحت کرتا ہون۔ اے لائق بیٹے مین والدہ تیرے گھوڑے اور گائین اور زمین اور کپڑے اور جان کی حفاظت و پرورش کرتی ہون (تو مجھے نصیحت مت کر) جواب ترکی بترکی اسے کہتے ہین جو کہ ایشور اور اُسکی والدہ کے مابین ہوا مگر افسوس کہ ایشور والدہ کی خدمت سے محروم ہے اور بجائے اسکی گائے بھینس گھوڑے وغیرہ کی حفاظت اور پرورش کی اُسکو تکلیف دیتا رہتا ہے۔ نعوذ باللہ منہا (آیو رمے) اے بندے تو سردی سے میری اوتہاکی رکھوالی کر میرے پران کی حفاظت کر میرے اپان کی نگہبانی کر میرے بیان کی حفاظت کر میری آنکھون کو بچا میرے کانون کو محفوظ رکھ مجھے گویائی پر نصیحت دے میرا دل تر و تازہ رکھ میری جان کی چوکسی کر اور میرے ہی واسطے علم کو بانٹ۔ پس ان منترون سے اُس امان جلئے کا گوناگون مصیبتون اور بیماریون مین مبتلا ہونا اور بڑے حاذقون اور ویدون سے علاج چاہنا اور بوٹیان پینا ثابت ہے معلوم معترض نے اپنے ویدون کے خلاف یہان پر یہ مضمون کیون تراشا ہے اغلب اسلئے کہ اُسکا وید اعتراض سے بچے اور پُر شرک مضمون ہستی صانع پر حجت اور توحید مطلق بنجائے اب ہی تیسری بات کہ ایشور غیب سے ازلی پرجا کو وید کی نصیحت کرتا ہے یہ بالکل غلط ہے اور اس باب مین ہستی صانع پر بھی حجت نہین ہو سکتی کیونکہ اس سے مخلوق کا بھی ازلی ہونا ثابت ہوتا ہے جو کہ بظاہر معترض کے نزدیک بھی درست نہین اور اگر مخلوق ازلی ہے تو وہ خالق عالم نہین ہو سکتا اس صورت مین وید نے یہ نیا گل کھلایا کہ بجائے ہستی ثابت کرنیکے خالقیت وغیرہ صفات کو ایشور کی ذات سے جدا فرمایا اور پرمیشور کی مانند کل عالم کو ازلی ٹھہرایا۔ علاوہ برین یہ فقرہ دیانندی عقیدہ کے بھی خلاف ہی کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پرمیشور خلقت کو غیب سے نصیحت کیا کرتا ہے اور دیانندجی کے نزدیک اُسنے کسی کو کوئی نصیحت کبھی نہین کی بلکہ اُسنے جن رشیون پر وید نازل ہوئے تھے اُنہین بھی محض کاٹھ کی پتلی کی طرح نچایا۔ یا مین باجے کی مانند بجایا تھا چنانچہ وید بھاش بھومکا صفحہ ۲۰ مین لکھا ہے۔

کہ اگنی وایو ادت انگرا ان چارون منشون کو جیسے وادتر کو کوئی بجاوے وا کاٹھ کی پتلی کو چیشٹا کراوے اسی پرکار ایشور نے اُنکو نمت ماتر کیا تھا کیونکہ اُنکے گیان سے ویدون

کی اُپتی نہین ہوئی۔ کنتو اس سے یہ جاننا کہ ویدون مین جتنے شبد ارتھ اور جو سبندھ ہین وے سب ایشور نے اپنے ہی گیان سے اُنکے دوارا پرکٹ کئے ہین۔

علاوہ برین اس سے پرمیشور کا مجسم ہونا خود ظاہر ہے کہ اگر اُسکا مُنہہ یا ہاتھ ہوتے تو کاٹھ کی پتلی اور ہمین کی مانند وہ ان رشیون کو کس طرح بچاتا اور سبحانہٗ تعالیٰ کو غیر مجسم جاننا تو قرآنی تعلیم ہے مسلمانون سے سیکھ کر ویدون پر حاشیہ چڑہانا ایسا ہے کہ جیسے گدھے کے گلے مین لعل لٹکانا۔ یہی دوسری بات یعنی پرمیشور کا سب پر براجمان ہونا اس سے بھی اسکا جسم ثابت ہوتا ہے۔ اسکو یہان لکھکر معترض آپ ہی اپنے قول کو رد کرتا ہے اور کیون نہ رد کرے وید کے خلاف بھی ہے۔

اس منتر مین پرمیشور کے براجمان ہونیکی نسبت فقط لفظ परिभूः جو دو لفظون سے مرکب ہے परि پری भूः بھوہ۔ پری کے معنے پار اور لفظ بھوہ کے معنے آسمان بقول ہنود یہ کالا کالا دھوان دہار۔ دونو کے مرکب ہونے سے مطلب نکلا کہ پرمیشور آسمان سے پرے یا پار ہے جسکو اہل تکذیب نے بگمان خود براجمان مانا ہے اب معلوم کرنا چاہیے کہ آسمان سے پرے کہان ہے اگر عدم محض ہے تو وہ نراکار بھی اُس مین رہنے کے باعث معدوم ہے کیونکہ حسب اصول موضوعہ اہل تکذیب عدم سے بجز عدم کے کچھ نہ نکلتا ہے اور نہ اُس مین کچھ داخل ہوتا ہے۔ جب پرمیشور معدوم ٹھہرا تو وید اُسکا کلام نہین ہوسکتے کیونکہ اُنکا وجود معلوم ہے اور اگر وید اُسکا کلام ہے تو وہ معدوم نہین ہو جود ہے اسلئے اُسکا گھر عدم نہین ہو سکتا ضرور ہے کہ اُسکا آکاش سے پار کوئی جائے قرار ہو ورنہ وید پایۂ صداقت و درجۂ اعتبار سے گر جائیگا کیونکہ وہ اُسکو اُس سے پرے بتاتا ہی اغلب اُسکا گھر سورگ ہے کیونکہ وہ اندر پرمیشور اپسرا وغیرہ کے ناچ پر دل و جان سے قربان ہے اور یہی پرانون کا فرمان ہے اور اُسی ہرنیہ گربھ کا تخت اور چوکی پر بیٹھنا قرین قیاس بھی ہے نہ رب العرش کا اسلئے کہ وہ مالک الملک نشست و برخاست وغیرہ حرکات اور عرش فرش وغیرہ کی حاجات اور کل ضروریات سے بری ہے اور وید کے پرمیشور کی تو ندشریف جل اور ہوا سے بادلون کی صورت بھر رہی ہے اور مارے بوجھ کے وہ حاملہ عورت کی مانند جان سے لاچار و سخت حیران ہے بلکہ ہل چل نہ سکنے کے باعث بصورت بسمل نیم جان ہے چنانچہ یجروید کے چالیسوین ادھیائے کے چوتھے منتر مین ہے۔

अनेजदेकम्मनसोजवीयोनैनद्देवाऽआप्नुवन्पूर्बमर्शत्।
तद्धावतोन्यानत्येतिष्टत्तस्मिन्नपो मातरिश्वा दधाति॥

دیانندجی نے وید بھاش مین اور ایک لائق آریہ نے ایش اپنشد کے ترجمہ مین اسکے معنے یہ لکھے
ہین۔ پرمیشور واحد غیر متحرک اور خیال سے بھی باریک ہے۔ اُسکو حواس خمسہ محسوس نہین کر سکتے
کیونکہ وہ اچل برہم اپنے اپنے کامون مین دوڑنے والے حواسون مین پہلے ہی سے موجود رہتا ہی
اُس برہم مین ہوا بادلون کی صورت مین پانی کو لئے رہتی ہے (غالبًا ریل گاڑی کا انجن ہوگا
ورنہ پرمیشور کو جسم سے اور اُسکے جسم مین ہوا اور بادلون اور پانی کا کیا مطلب) اس منتر کے
دوسری طرز پر معنے بھی ہو سکتے ہین کہ اُسی اچل برہم مین روحین اعمال کو دھارن کرتی مین یعنی اُسی مین
ارواح بار بار داخل اور خارج ہوتی رہتی ہین اِس صورت مین پرمیشور کو خروج و دخول ارواح کیوقت
سخت تکلیف ہوگی ع خود کردہ را علاجی نیست *

اب حسب ارشاد مکذبین اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ پرمیشور ہر ایک قسم کے جسم سے مبرا ہی اور گھٹتا
بڑھتا اور بیمار نہین اور نہ محتاج بالغیر ہے تو وید جھوٹا ٹھہرتا ہے کہ وہ پرمیشور کا جسم ثابت کرکی اُسکو
داڑھی مونچھون والا بتاتا اور ہر ایک عیب کا مرجع ٹھہراتا ہے اور اسکے ساتھ ہی اسکی براجمانی
باطل ہوتی ہی جسکا معترض خود بھی ہے اور اگر پرمیشور کو بصفات مذکورہ بالا موصوف گردانین
تو وید سچا معلوم ہوتا اور آپکا یہ سب تا رو پود اُدھڑتا نظر آتا ہے۔ اگر بیاس جی کے ارشاد موافق
پرمیشور کو گولر کا پھل اور خلقت کو اُس مین کیڑے خیال فرمائین تو علاوہ اور باتون کے یہ
پیش آئی مصیبت چین نہین لینے دیتی کہ خدانخواستہ اگر گولر کا پیٹ گیا تو ساتھ ہی عالم کا ستیاناس
جائیگا اور دو چار روحین اُس مین مر گئین تو بڑی خرابی واقعہ ہوگی یا پیٹ چاک کرکے وہ مردے
نکالنے پڑینگے یا گولر کی طرح پرمیشور کا پیٹ سڑیگا اور ان سب سے درگذر کر اگر اُسکی اُس براجمانی
پر غور فرمائین کہ جو وید والون نے سکھائی ہے تو توبہ ہی بھلی اُلٹی گنگا پوہے کو چلی آئت
نمبر۳ مین یا گو لکہ جی کا قول ملاحظہ کیجیے اور اہل تکذیب کی ان چکنی چپڑی باتون پر دھیان دیجئے
کجا ہستی صانع عالم کا اثبات اور کجا یہ فسانہائے واہیات دیکھیے قرآن شریف نے اس باب مین
اللہ تعالیٰ کی ہستی کو کیا اکمل و اکمل ثابت کیا ہی پڑھو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ

یکن لہ کفواً احد - ترجمہ - اومخاطب کہدے جسکا نام ہے اللہ وہ ایک ہے پاک بے نیاز ہے کسی
شئے کا محتاج نہین کسیکو نہین جنتا اور نہ کسی کا وہ جنا ہی اسکے اندر سے کچھ نہین نکلتا کہ وہ گھٹے اور کچھ
نہین داخل ہوتا کہ بڑھے جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی اب ہے اور آئندہ کو بھی ایسا ہی رہیگا اسکا ناطہ دار
بھائی بند کوئی نہین وہ ہر ایک نقص وعیب ظاہری و باطنی سے پاک ہے۔

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۵

قولہ - سورت اعراف - اِنَّ رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی
عَلَی الْعَرْشِ ترجمہ - تحقیقاً تمہارا خدا وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دن مین اسکے
بعد قرار پکڑا عرش پر - یہ بات بعینہ توراۃ سے منقول ہے - قادر مطلق کا چھ روز زمین و آسمان بنانا
اور بعد تیار کرنیکے فراغت حاصل کر عرش پر چڑھکر آرام کرنا کیا سروشکمان کی تعلیم ہے حالانکہ خود قرآن
مین اسکے برعکس موجود ہے دیکھو سورۃ انعام کی یہ آیت وَہُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ
وَیَوْمَ یَقُوْلُ کُنْ فَیَکُوْنُ - اور وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے اور جب
کہتا ہے کہ ہو پس ہو جاتا ہے۔

اقول - فی الواقع جو لوگ علم وعقل سے محروم ہوتے ہین وہ ایسے ہی بکا کرتے ہین اور جنکو کچھ
علم نصیب ہے یا فضل خدا شامل حال ہے وہ مضامین قرآنی سے خوب واقف ہین - آیت اولی مین
بہ تمامہ اور حصہ ثانیہ کے حصہ اول مین تخلیق اولی کا بیان اور دوسرے حصہ مین تخلیق ثانیہ کا بیان ہے اور
صحیح معنے پہلی آیت کے یہ ہین اِنَّ رَبَّکُمُ الَّذِیْ تحقیق تمہارا رب وہ ہے کہ جسنے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
پیدا کیا زمین و آسمان کو فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ چھ وقتوں یا چھ زمانوں مین ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پھر
مستوی ہوا عرش پر - امام فخر رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر مین لکھا ہے فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ اشارۃ
الی ستۃ احوال فی نظر الناظرین وذالک لان السموات والارض وما بینہما ھو ثلاثۃ
اشیاء ولکل واحد منہما ذات وصفۃ فنظر الی خلقہ ذات السموات حالۃ نظر الی خلقہ
صفاتہا اخری ونظر الی ذات الارض والی صفاتہا کذالک ونظر الی ذوات ما بینہما
والی صفاتہا کذالک فہی ستۃ اشیاء فی ستۃ احوال وانما ذکر الایام

لان الانسان اذا نظر الی الخلق راه فعلا والفعل ظرفه الزمان والایام اشہر الازمنة ولانه قبل السموات لم یکن لیل ونہار وهذا مثل ما یقول القائل لغیره ؎

كَانَ يَوْمًا مُبَارَكًا		اِنَّ يَوْمًا وَلَدْتَ فِيهِ

فقد یجوز ان یکون ذلک قد ولد لیلا ولا یخرج عن مراده وهو الزمان الذی هو ظرف ولادته یعنی اس آیت سے چھ حال مراد ہین اسلئے کہ آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ ان مین ہے وہ سب کل تین چیزین ہین اور ہر ایک کی ذات اور صفت ہے پس آسمانون کی پیدائش کے لحاظ سے ایک حالت اور اُسکی صفات پیدا کرنیکے اعتبار سے دوسری اور زمین پیدا کرنیکی نظر سے تیسری اور اُسکے صفات کی تخلیق کے اعتبار سے چوتھی اور جو کچھ کہ ان دونون مین ہے اُسکی پیدائش کے لحاظ سے پانچوین اور اُسکی پیدائش کے خیال سے چھٹی گنی جاتی ہے نہ موجودہ ایام - اور اللہ تعالےٰ نے جو بیان بر ایام کا ذکر کیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان جب خلقت پر نظر ڈالتا ہے تو اُسے یہ فاعل کا فعل معلوم ہوتا ہے اور فعل کا ظرف زمانہ ہوتا ہے اور زمانون مین زیادہ تر مشہور ایام ہین پس ایام کو یاد فرمانیسے مقصود انسان قاصر الفہم کا سمجھانا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آسمان و زمین وغیرہ کے پیدائش سے پہلے دن اور رات کچھ نہین تھا اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسا کوئی کہے ؎

كَانَ يَوْمًا مُبَارَكًا		اِنَّ يَوْمًا وَلَدْتَ فِيهِ

اے فلان جسدن تو پیدا ہوا تھا وہ دن بڑا بابرکت تھا اگرچہ اُسکا تولد شب کے وقت ہوا ہو مگر قائل کا مطلب فوت نہین ہوتا کیونکہ اُس سے اُسکی مراد محض تولد ہے اسی طرح سے اللہ تعالیٰ کی چھ دن سے مراد ایام موجودہ نہین حالت کا اظہار مقصود ہے - مطلب یہ کہ وہ اللہ تمہارا رب ایسا قادر مطلق ہے کہ اُسنے چھ لمحون یا چھ منٹون یا چھ پلون مین ان تینون چیزون کو یعنی چھ حال مین آسمان - زمین - اور جو کچھ کہ ان مین ہے سب کو پیدا کر دیا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پھر بنایا یا برابر کیا عرش کو یا مالک ہوا عرش کا یا عرش بنانیکا ارادہ کیا یا متصرف ہوا عرش پر یا اپنی رحمت کو کما حقہٗ ظاہر کیا عرش پر کیونکہ کل دنیا مین جو کچھ نعمتین ہین بمقابلہ رحمت ہائے عرش قطرہ پیش دریا ہین چونکہ استوی وسیع المعنے ہے اسواسطے اس آیت کے معنے بہت سے ہین قرار پکڑنا اور بیٹھنا نہین لیے جاتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تعریف قرآن نے یہ بیان کی ہے لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ کہ اُس حی و

قیوم کی ذات آلکس اونگھ اور تکان سے پاک ہے وہ عرش فرش کا محتاج نہیں جسوقت عرش
نہین تھا وہ اُسوقت بھی تھا اور حق بات یہ ہے کہ جس طرح مصنف اپنی تصنیف کی حقیقت و مراد کو
خوب جانتا اور سمجھتا ہے شارح اُسکی کنہہ کو نہین پہنچتا البسا اوقات غلطی کھا جاتا ہی اسی طرح قرآن شریف کا
حال ہے کما حقہ ہمارے فہم ناقص مین نہین آ سکتا۔ اپنے زعم کے موافق سمجھکر اکثر انسان غلطی کھا جاتا
ہے اسواسطے ایسے ایسے مقامات کو خواہ دخل نہ دینا چاہیے اور نیک و عمدہ معانی سے نکلکر برے
معنے لینا ایسا ہے جیسا کہ جان بوجھکر جھوٹ بولنا اور گندگی کھانا معترض صاحب ذرا ویدون کا
محاورہ یاد فرمائین اور تہذیب ہوش کو کام مین لائین۔

دوسری آئت کے معنے یہ ہین هُوَ الَّذِیْ اللہ وہ ہے جسنے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون
کو اور زمین کو بِالْحَقِّ ساتھ حکمت اور عمدگی کے وَیَوْمَ جسوقت یَقُوْلُ کہیگا کُنْ ہوجا یا ہو پڑے
فَیَکُوْنُ پس وہ ہوجاتا ہے یا ہو پڑیگا۔ فائدہ۔ اس آیت کے حصہ اولی مین تخلیق اولی کا بیان ہے
اور ثانیہ مین تذکرہ قیامت ہے یعنی جسوقت ہنگامہ محشر کو اللہ تعالی فرمائیگا ہوجا اُسی وقت وہ قائم
ہوجائیگا۔ اس آئت کے معنے یہ بھی ہین کہ اللہ تعالی کے حکم کے سب فرمانبردار ہین جو کچھ اُسکے علم مین
ہے جب اُسپر اُسکا فرمان واجب الاذعان صادر ہوتا ہے وہ فوراً قبول کرلیتا ہے۔

قولہ۔ اے محمدی فاضلو ہم کس بات کو سچ جانین اور کسکو دروغ خدا کا کلام اور اتنا اندھیر۔
اقول۔ جس طرح آئت اولی مین چھ یوم کا لفظ تھا اسی طرح اگر یہان بالحق کی جگہ لفظ بارہ یوم یا دو یوم
آتا تو بیشک اختلاف مضامین سمجھا جاتا اور موقع اعتراض تھا چونکہ یہان اسکی خلاف واقع ہوا ہے پس خود
ظاہر ہے کہ لغو گو مدعی ناحق پر ہے۔ اور مذکورہ آیتون کا مطلب یہ کہ ایک وقت وہ تھا کہ انسان وغیرہ مخلوق کا
کہین ذکر مذکور نتھا پھر ایک حالت وہ آئی کہ اللہ تعالی نے پانی بناکر اُسپر زمین پھیلائی پھر آسمان بنائے
غرضیکہ اسی طرح صانع عالم نے چھ حالتون مین اپنی حکمت اور قدرت سے سب کچھ کردکھایا وید کے پرمیشور
کی طرح مادہ اور روح کا محتاج نہوا اور ایک یوم ایسا آئیگا کہ ہنگامہ حشر اُسکے حکم سے برپا ہوجائے گا
وَلَیْسَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ[1]۔ پس یہ دونو آئتین اللہ تعالی کی ہستی اس زور شور سے ثابت کرتی ہین
کہ جسکا عشر عشیر بھی تمام ویدون مین نہین۔ بفرض محال اگر کوئی ایک آدھ منتر نکل بھی آیا تو وہ ایسا

[1] اور یہ بات اللہ تعالی کے نزدیک کچھ مشکل نہین ۱۲

ہے جیسا کہ نادان کے مُنہہ سے عقل کی بات اور خواہ مخواہ کی شیخیان بگھارنا اور جاہل آدمی کا علمی مضامین مین پڑنا اور دخل در معقولات دینا ایسا ہے جیسا کہ تیز گھوڑے پر ناواقف کا سوار ہونا اگر چلا تو گرا اور جان سے گیا اگر نہ چلا تو بچا اور وہین گا وہین رہا اسواسطے ادب و خاموشی ہی بہتر ہے۔

قول - یہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک آدمی اپنی طاقت کے موافق کام کرتا ہی خدا جو سب چیزون کا مالک ہے افسوس کہ اسکے بنانے مین اتنا حیران و سرگردان ہوئے اور چھ دن رات ایک دم بھی نہ سوئے اور لگاتار کام کرتا رہے اور حدیث مین ہے کہ اُسنے آدم کی مٹی کو بھی چالیس دن تک اپنے دونو ہاتھون سے خمیر کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑا محنتی آدمی ہے جسکے چالیس روز ایک آدم کا قالب بنانے مین صرف ہوئے بھلا اُسکی صنعت کا کیا ٹھکانا ہی اور وہ حدیث یہ ہے خَمَّرْتُ طِينَةَ آدَمَ بِيَدِي أَرْبَعِينَ صَبَاحًا۔

اقول - لاریب ہر ایک آدمی اپنی طاقت کے موافق کام کرتا ہے کیونکہ وہ محتاج ہی قادر و بے نیاز نہین وید کا پرمیشور بیشک کوئی بڑا محنتی آدمی ہو کہ جسنے کمال کوشش سے ذرون کو جوڑ جاڑ کر روحون کا ڈربہ چن دیا ہے اور اللہ کہ روحون اور ذرون کا خالق اور سب کا مالک ہے اُسنے بیشک اپنی حکمت اور قدرت کے زور سے جسکو آناً فاناً چاہا آناً فاناً اور جسکو بتدریج چاہا پیدا کر دیا۔ جیسا کہ آیت مرقومہ بالا سے ظاہر ہے اور حدیث خمرت طینۃ آدم کا نشان بسند صحیح کتب صحاح مین ندارد ہے اور اُسپر جو کچھ معترض کا بکواس ہے وہ لغو اور بالکل بے اساس ہے۔ البتہ وید کے پرمیشور کی طرف یہ سب کچھ خیال کر سکتے ہین کہ ذرون کو جوڑنے اور روحون کو اُن مین ملانے سے بیشک اُسکو بہت بڑی تکلیف ہوئی ہوگی کیونکہ جو جنکے پیدا کرنے پر قادر نہو اُسکو اُنکے جمع کرنے اور بنانے مین بہت کچھ تدبیرین اور اکثر حصہ عمر صرف کرنا پڑتا ہی اور پرمیشور کی صناعی و کاری گری کی حقیقت مختصراً یا گو لکھی جی وید کے مصنف عارف کامل نے اس طرح بیان کی ہے۔

आहुत्या प्यायते सूर्यः सूर्य्याद्दृष्टिरथौषधिः।
तदन्नंरसरूपेण शुक्रत्व मधि गच्छति ॥
स्त्रीपुंसयो स्सुसंयोगे विशुद्धे शुक्र शोणिते।
पंचधातु स्वयंषठ आवत्तेयुग पत्प्रभुः ॥

یہ دونو شلوک ۱۷ و ۲۷ یالگوت اسمرتی کے تیسرے ادھیا مین ہین۔ ترجمہ یہ کہ ہوم کرنے سے سورج

دیوتا خوش ہوتا ہے اور سورج سے بارش ہوتی ہے اور بارش سے نباتات پیدا ہوتی ہے اور نباتات کی کھانیسے منی بنتی ہے اور جب نر و مادہ جفت ہوتے ہین اور نطفہ خون حیض مین ملجاتا ہی اُسوقت پانچون عنصر اور روح اور پرمیشور اُس مین متفق ہو کر قیام کرتے ہین۔ فائدہ کہان عرش اور آسمان کے پار کا مقام اور کہان نکلا پرمیشور کا قیام نعوذ باللہ منہا۔ مگر افسوس کہ مخلوق بنانے مین وہ اسقدر حیران و سرگردان ہووے۔ اور پونے دو ارب سال سے لیکر آجتک ایک دم بھی نہ سووے اور لگاتار اس سے خارج اور اُس مین داخل ہوتا پھرے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جفاکش اور باہمت پُرش ہے کہ ایسے تنگ و تاریک مکانون مین نو نو مہینے اور سال سال بھوکا پیاسا رہتا پھرتا ہے اور خون حیض تک نہین کھاتا جسکو ایک بچّہ پیدا کرنے مین اتنا عرصہ لگے اور گوناگون دقتین اُٹھانی پڑین بھلا اُسکی صنعت کا کیا ٹھکانا ہے بالفرض پرمیشور کو اگر ایک آدھ روح یا کوئی ذرہ بنانا پڑجاتا تو جانے کن کن مصالحون اور کتنے سالون مین اُسے پیدا کرتا اور کس کس پیٹ مین پڑتا پھرتا۔

قولہ۔ جبکا خدا مخلوق بنانے مین اسقدر کمزور و بیکس ہے کیا اُنکی کسی اور علمی معاملہ مین دسترس ہوسکتی ہے۔

اقول۔ ہرگز نہین اور وجہ اسکی ظاہر ہے کہ اُنکی اگر کسی علمی معاملہ مین دسترس ہوتی تو قرآن شریف کا مقابلہ وید سے کرتے معارج النبوت سے رطب و یابس مضمون نقل کر کے اُسپر بیہودہ نہ بکتے اور اُسکی جواب مین مفتی بہ کتاب یا گولکہ اسمرت کا فتویٰ نہ سُنتے سچ ہے ؎

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد		میلش اندر طعنہ پاکان برد	

اسلام کا خدا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا قادر مطلق سبکا خالق دنیا بنانے مین اسقدر توانا و طاقتور ہے کہ اِذَا اَرَادَ اللہُ شَیْئًا اَنْ یَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ جسوقت وہ کسی چیز کے بنانیکا ارادہ کرتا ہے اُسیوقت اُسکے امر سے ہو جاتی ہے رہے اہل اسلام اور اُنکی علمیت سو علاوہ اسکے کہ جسکو مین اس کتاب کے آخر بیان کرونگا آپ پر بھی روشن ہے ہندؤن نے کھانا پینا حرفہ سینا پرونا وغیرہ فنون طب فلسفہ حقیقی توحید وغیرہ علوم نکاح ثانی عورتون کا پردہ ترک زنا وغیرہ اعمال حُسن خلق حق گوئی وغیرہ عمدہ خصال کہان سے سیکھے اسی اسلام کے پرتو اور انہی اسلامیون سے کہ جنکو آپ بُرا کہتے ہین افسوس ہماری بلّی اور ہمین ہی میاؤن۔

ذرا اور بھی سُن لین کہ اگر وید کے پرمیشور مین خلقت بنانیکی طاقت ہوتی تو وہ سرشٹی کی آد مین ہر نہ گربھ

روپ کیون بنتا اور برش سکت کی حکم موافق اپنے تن کے چیتھڑے کیسلئے بکھیرتا یا بقول منوجی بیون مین سنی ڈال کر اُنہین ناپاک کرتا یا اُس مین اگر علمی مادہ ہوتا تو کیا بھاٹون کی طرح اندر اور اگنی کی تعریفین گاتا یا خاوند کے جیتے جی ہی بلا مفارقت غیر سے مجامعت کی اجازت دیتا یا تا لابون اور ندیون پہ ننگی مادر زاد نہلانے کی ہدائت کرتا ہرگز نہین۔ پس بقول آپکے جنکا پرمیشور ایسا رنگیلا اور خوش نفس ہے پس اُنکی کسی اور علمی معاملہ مین کیا دسترس ہے۔ مین اگر برخلاف کہتا ہون تو کلمات مذکورہ بالا کے رد مین ایک ایک منتر ہی پیش کر دین جس سے وید کی صداقت اور پرمیشور کی علمیت و تہذیب ثابت ہو جائے۔

قولہ۔ یہان پر بہت سے سوال پیدا ہوتے ہین الخ

اقول۔ ہونے دیجیے اور سب کا جواب شافی لیجیے۔

قولہ۔ آدم کی مٹی کہان سے آئی الخ

اقول۔ اسی زمین سے لی گئی تھی جبپر وہ خلیفۃ صلوٰۃ اللہ علیہ بنائے گے تھے۔

قولہ۔ اور کیون[1] کُن فَیَکُوْنُ کہنے سے اُسکا قالب تیار نہ کر لیا۔ الخ

اقول۔ خلقت کی پیدائش اللہ تعالیٰ کی حکمت پر موقوف ہے جسکو وہ بتدریج چاہتا ہے بتدریج کر دیتا ہے۔ جیساکہ گندم اگرچہ جسوقت بوئین وہ اُسی وقت بھی پیدا کر سکتا ہے تو بھی کسی مصلحت کے واسطے آہستہ آہستہ بڑہاتا اور پکاتا ہے ایک دم نہین کر دیتا اور جسکو ایکدم چاہتا ہے اُسکو فی الفور پیدا کر دیتا ہے جیساکہ ارواح اگرچہ اُنکو بھی وہ آہستہ آہستہ پیدا کر سکتا تھا مگر کسی خفیہ مصلحت کے باعث دفعۃً ہی کر دیا۔ خلیفۃ اللہ آدم علیہ الصلوٰۃ و السلام کو اُسنے جتنے عرصہ مین چاہا پیدا کر دیا۔

قولہ۔ اس فانی جسم کیواسطے تو چالیس دن دونو ہاتھون سے محنت کی تب کامیاب ہوا اور اب باقی و جاودانی روح کیواسطے پیدائش کا ذکر نہ کیا کہ کن کن مصالحون سے کتنے سالون خمیر کیا۔

اقول۔ چالیس روز کی تعداد قرآن شریف و حدیث صحیح مین نہین آئی اور روح کی پیدائش کا حال اُسنے

[1] یہ فقرہ سائل کی جہالت پر دال ہے اگر یہ کہتا کہ صرف کُن کہنے سے کیون نہ پیدا کر لیا تو ٹھیک تھا چونکہ فیکون کو بھی اسنے اس مین شامل کر لیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے نزدیک یہ تمام فقرہ کن کے معنے مین بولا جاتا ہے پس جسکی لیاقت کا یہ حال ہے اُسکا کلام اُسی کیلئے پر وبال کیون نہو گا۔ سائلیکو ہمت از بہ ارش پیدا است ۱۲

اس طرح بیان فرمایا ہی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اور مخاطب (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ سے منکر (روح کو ازلی ماننے والے وغیرہ) روح سے سوال کرینگے (یہ مخلوق ہی یا غیر مخلوق ہے) اُنسے فرما دے کہ وہ بھی میرے رب کے امر سے ہی۔ مطلب یہ کہ جس طرح ہر شئے اللہ اللہ تعالیٰ کے امر سے مخلوق ہے اسی طرح روح بھی اُسی کے امر سے مخلوق ہے اور اس امر اصطلاح مین امر تکوینی کہتے ہین۔

قولہ۔ اگر مادہ کو ازلی نہین مانتے تو مصنف قرآن کو نہایت ضروری تھا کہ اس بات کو مشرح دلائل سے واضح کر دیتا مگر اُسنے نہین کیا۔ بلکہ وہ دنیا پیدا کرنیسے ہی لاچار ہے چہ جائیکہ پیدائش کی کیفیت سے مطلع فرمائے۔

اقول۔ آنکھین اگر مُندی ہین تو دن بھی رات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صدہا مقام پر قرآن شریف مین اپنا خالق کل ہونا اور زمین و آسمان وغیرہ موجودات کو مخلوق ثابت کیا ہے پڑھو آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تا آخر۔ اور چونکہ ارواح اور ذرہ کُلَّ شَیْءٍ مین داخل ہین اسواسطے صاف فرمایا کہ او منکر و تم ایک ایک چیز کو الگ الگ اور بار بار کیون پوچھتے ہو شافی وکافی مختصر اُسن لو خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا۔ کہ اس قادر مطلق نے ہر شئے کو پیدا کیا اور سب کو اپنے اپنے انداز پر چلایا ہی پس قرآن صادق البیان سے اسکا خالق کل ہونا اور ہر شئے کا بغیر کسی مادہ کے اُسکی قدرت سے پیدا ہوجانا ظاہر ہے نمعلوم آنجناب امر بدیہی سے کسلئے انکار کرتے ہین اور جن ویدون سے اُنکو پیار ہے اُنسے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ پرمیشور کو روح اور ذرہ اور اُنکے کرم اور گن اور سبھاؤ بنانے سے عار ہے بلکہ اسکا علم ہی نہین رکھتا اور اگر مادہ کا محدث و مخلوق ہونا کسی تیرہ درون کے فہم زبون مین نہین آتا تو سوالات مندرجہ ذیل کا جواب دین۔

(۱) مادہ اشیا اگر قابل فنا ہے تو عالم کو دائمی کہنا اور صورتون کا ہمیشہ کیلئے بطور تبادل آتے رہنا اور صورتون کا ابقا غلط ہوگا اور اگر قابل فنا نہین ہے تو ضرور واجب بالذات ہوگا اور سوائے خدائے واجب الوجود کے دوسری شے کو واجب کہنے سے تعدد وجبا لازم آئیگا جس سے شرک ثابت ہوگا جو معترض کے نزدیک بھی درست نہین۔ دوسرے یہ کہ مادہ مین استعداد کا ہونا مسلم ہے اور درجہ استعداد مین وجود بالقوۃ اور عدم بالفعل ہوتا ہے جسکے باعث اُس مین تغیر رہتا ہے پس واجب

بالذات کا تغیرات سے پاک ہونا ضرور ہے اسلئے بھی مادہ کو واجب بالذات کہنا درست نہوگا پس
مادہ کا ممکن بالذات ہونا ضرور ہے اور ہر ممکن بالذات خود موجود نہیں ہوسکتا ورنہ ترجیح بلا مرجح
لازم آئیگی اور جب وجود میں دوسرے واجب کا محتاج ہے تو وہ دوسرا بھی اگر ممکن ہوگا تو اُسکے وجود
کیلئے دوسرے کی حاجت ہوگی پھر سلسلہ غیر متناہی تو چل نہیں سکتا کیونکہ عقلا کے نزدیک تسلسل باطل
ہے اسلئے ضرور ہے کہ ایک وجود پر ختم ہو پس وہی واجب بالذات خالق مادہ اور قادر مطلق ہے
کیونکہ اگر مادہ موجود کرنے اور فنا پر قادر نہیں ہے تو اُسکا عجز ثابت ہوگا جس سے اُسکا حادث ہونا
لازم آتا ہے اور خدائے پاک کا اُسکے وجود و فنا پر قادر مطلق ہونا ثابت ہے۔

(۲) اگر مادہ قدیم ہے تو اُسکے ساتھ ہی صورت جسمیہ و نوعیہ بھی قدیم ہونگی کیونکہ مادہ اور یہ دونو
باہم علت و معلول ہیں چنانچہ حکما کے نزدیک یہ امر مسلم ہے والا کسی دوسری شئے کے معلول ہونگے
اور وہی پہلے سوال کی صورت لازم آئیگی۔ پس اگر باہم علت و معلول ہیں تو مادہ کا تقدم ذاتی جو کہ
علت کے واسطے ضرور ہے لازم ہے جس سے امتناع تناسخ ظاہر ہے اور بہر صورت ہر ایک کا تقدم
ذاتی غیر محال ہوگا خلاصہ یہ کہ کیا مادہ کیا مادیات کیا صورت سب مخلوق و محتاج و محل فنا ہیں اور
سب کا وجود عارضی ہے اور واجب بالذات ایک قادر مطلق ہے اور اسی کیواسطے امتناع عدم اور استحالہ فنا
ہے کیونکہ اُسکا وجود ذاتی ہے پس مادہ اور دیگر مجردات اور صورتیں وغیرہ پہلے نیست تھیں بعدہ
پھر نیست ہوسکتی ہیں قیام دائمی بجز ذات باری کے کسی کو نہیں۔

وید سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۵

हिरण्य गर्भः समवर्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेकः आसीत।
सदाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥

ہرن گربھہ سمورتتاگرے بھوتسے جاتہ پتی ریک آسیت + سدادہار پرتھوم دیاموتے
ماں کسمئی دیوائے ہوشا بدھیم +

اقول - مدعی وید نے اس منتر کا پورا پورا پتہ نہیں دیا محض رگوید منڈل ۱۰ پر اکتفا کیا ہے اور
پورا حوالہ نہ دینے کی وجہ بجز اسکے اور کوئی نہیں معلوم ہوتی کہ اسکے سرے پر اس طرح لکھ رہا

۶ हिरण्य गर्भः प्रजापति स्त्रिष्टुप यعنی منتر ہرن گربھ رشی نے پرجاپتی دیوتا کی تعریف مین ترسٹپ وزن مین کہا ہے دیکھو یجر وید اشٹک آٹھ ادھیا سات سکت دوسرا منتر پہلا۔ اور یہ لکھنا مصنفین وید کا بیجا نہین لتعصبانہ نہین بغرض اظہار حق ہے کیونکہ یہ منتر فی الواقع الہامی کلام نہین شخص مذکور کا بنایا ہوا ہے چنانچہ دیانندی یجوید مین بھی کس طرح لکھا ہے۔

हिरण्य गर्भ इत्यस्य हिरण्य गर्भः ऋषिः
प्रजापति देवता आर्षी त्रिष्टुप्छंदः धैवतास्वरः ॥

یعنی اس منتر کا نام ہرن گربھ ہے اور یہ ہرن گربھ رشی کی تصنیف ہے پرجاپتی کی تعریف مین آرشی ترشٹپ وزن ہے دھیمی سُر مین گایا جاوے دیکھو دیانندی بھاش تیرہوان ادھیا منتر چار اور ادھیا پچیس کا منتر دس۔ علاوہ برین وید کے مصنفون کی فہرست مین بھی ہرن گربھ رشی کا نام درج ہے جس سے صریح ثابت ہے کہ یہ کسی بندے کا کلام ہے کلام الہی کے مقابل رکھنے قابل نہین ایک گانی بجانی کہانی ہے۔ معلوم تکرار نزول پر اعتراض کرنے والے پہلے وید کیون نہین پڑھ لیتے جس سے اُنہین بھی بخوبی واضح ہوجاوے کہ تکرار مضامین خود اُنکے گھر مین ہے۔

قولہ۔ اے جیو جو سرشٹی کے پورب سب سورج آدی تیج والے لوگون کی اُتپتی کا استھان ادھار اور جو کچھ اُتپن ہے ہوا تھا اور ہوگا اُسکا سوامی تھا اور ہے اور ہوگا وہ پرتھوی سے سوریہ لوک پرینت سرشٹی کو بناکر اپنی انت شکتی سے دھارن کر رہا ہے اسی ایک پرمیشور کی بھگتی کرنی ضروری ہے اور کسی کی نہین۔

اقول اسکا اُردو یہ ہے اے انسان جو قبل از مخلوق کرہ آفتاب وغیرہ کا بنانے والا ہے گزشتہ موجودہ و آئندہ کا وہی مالک ہے زمین سے لیکر فوق کرہ آفتاب تک مخلوق بناکر اپنی طاقت سے سب کی حفاظت کر رہا ہے اسی کی عبادت ضروری ہے اور کسی کی نہین۔

مگر یہ اس مدعی کا ذاتی سرمایہ نہین بھومکا صفحہ ۹۰ سے سرقہ کیا ہوا ہے لیکن کھوج گم کرنیکو واسطے اسکی صورت اور فقرہ کسمئی دیوا سے ہوا شا کا ترجمہ بدل ڈالا ہے اُنہون نے اسکے معنے یہ کیے تھے کہ اُس پرمیشور کی بندگی جیسے ہم کرین ویسے ہی تم بھی کرو جس سے صریح ثابت تھا کہ یہی بھگت

کا کلام ہے آپنے بجائے اُسکے جٹ لکھدیا کہ اُسکی بندگی کرنی ضروری ہے اور کی نہین تا کہ وہ داغ سیاہ اسکے چہرے سے دُھلجائے اور اللہ تعالیٰ کے قرآن صدق البیان کے ہم پلّہ ہوجائے ع
چہ دلاور است دزدیکہ بکف چراغ دارد ✽ مگر خوبی قسمت بھی عجب چیز ہے کہ ع
پاپ چھپائے نہ چھپین انت کو بات اُگھائی ✽ اہل حق نے بھی جھوٹے کو گھر تک پہنچادیا اور خود اُسی کی کتاب سے اسکا جہل ثابت کرکے اصلی مدعا دکھادیا کہ یہ کسی بندے کا کلام ہے اور کسی دیوانے کے معنے یہ نہین مترجم کی عیاری ہے۔ بفرض محال اگر یہی ہین تو تکذیب صفحہ ۱۰ مین آپنے جو اس فقرہ کے معنے یہ لکھے ہین کہ جو سب سنسار کا پتی ہے اُسی کی بندگی ہم کرین اگرچہ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ کسی عابد کا کلام ہے تو بھی غلط ہونگے اور اگر یہ صحیح ہین تو ضرور ہی وید کا پرمیشور کسی اور پرمیشور کی بندگی کرتا ہوگا ورنہ ایسا کہنے کے کیا معنے کہ اُسکی بندگی جیسے ہم کرین ویسے تم بھی کرو۔ اور آپکے گروصاحب نے یجروید بھاشی صفحہ ۱۲۸۹ مین اسکا ترجمہ یہ کیا ہے منشو جیسے ہم لوگ جو اس اُتپن ہوئے سنسار کا رچنے اور پالن کرنیوالا سہایک ابھکشتا سے رہت سورج آدکا آدھار جگت رچنے کے پہلے ورتمان تھا وہ اس سنسار کو رچ کے اور پرکاش رہت اور پرکاش سہت لوکون کو دھارن کرتا ہوا اُس سکھ روپ پروردگار پرکاشمان پرمیشور کو تمام آدمی سامگری سے سیوا مین تتپر ہون ویسے تم لوگ بھی اُسکا سیون کرو؛ خلاصہ یہ کہ اے اولاد آدم جیسے ہم لوگ اس ہرن گربھ خالق کل کی بندگی کرتے ہین ویسے تم بھی کرو۔ اگرچہ یہ ترجمہ بھی قابل تسلیم نہین تو بھی اس سے صریح واضح ہے کہ اسکا مصنف کوئی عابد ہے معبود نہین البتہ جب ہوسکتا تھا اسکے ابتدا یا انتہا مین اگر پرمیشور اتنا کہدیتا کہ اے بندے ایسا کہہ مگر اسکا سبق تو چارون ویدون نے پڑھا ہی نہین شروع سے آخر تک آپ اُسکو ہزار بار پڑھ جائین تو بھی ایک دفعہ سمجھ یہ نہین آئیگا کہ اس مطلب کیلئے یہ منتر بولا گیا ہے۔ پنڈت سادھو سنگھ جی نے جو بغرض اظہار حق ستیارتھ بیک مین اسکا ترجمہ کیا ہے وہ ہدیہ ناظرین کرتا ہون کیونکہ بہ نسبت ان ترجمون کی وہ زیادہ تر صحیح و قابل اعتبار ہے یعنی ابتدا بھوتک سرشٹی سے پورب کال مین سرب بھوت ماتر کا پالن کرنیوالا ایک ہرن گربھ ہو (آمین) ہو کر ہوتا بھیا ارتھات وہ پرماتما ہرن گربھ بھاؤ کو پراپت ہو کر سروپران ماتر سے پرتھم شریر ہوا سو پرتھوی انترکش اور سانیک لوکون کو اپنی شکتی سے دھارن کرتا بھیا اتس ایک دیو کے ارتھ ہم ہودان

آدمی سے اسکا پوجن کرین اسکا اُردو یہ ہے اس موجودات کے وجود مین آنیسے پہلے صانع عالم ایک ہرن کے گربھ سے ظاہر ہوا یعنی پرمیشور ہرن کی صورت بنکر سب مخلوق سے پہلے آموجود ہوا پھر اُسنے چرند پرند انسان حیوان اور نباتات جمادات اور زمین آسمان وغیرہ سب کر ہون کو اپنی قدرت سے بنایا اُس ایک دیو پرمیشور کے واسطے ہم لوگ قربانیان وغیرہ سے اُسکی پرستش کرین۔ علاوہ برین کسی نے ہرن گربھ کے معنے سورج کئے ہین کسی نے سونیکی کان کے لئے ہین اور سب کا مطلب یہ کہ ایشور مخلوقات سے پہلے سورج یا سونیکی کان یا ہرن کے حمل سے ظاہر ہوا دیانند صاحب نے اُسکا لفظی ترجمہ اسی واسطے کچھ نہین کیا۔ اگر کرتا تو ضرور مرجع اعتراض بنتا۔

ناظرین یہ آریون کے پرمیشور کی شان عظمت ہے جسپر اُنکے دلون مین بھرپور خباثت ونخوت ہی مگر افسوس کہ دنیا بنانیکے واسطے اُس وشویونی کو ایسے بزدل وحشی کی صورت مین ظاہر ہونا پڑا کہ ہرے ہرے کھیت کھانا اور ہرنیون سے رنگ لیان منانا جسکا کام ہے اور بے شعور ولایعقل ہونیکے سبب حیوان مطلق نام ہے کجا یہ وحشی صورت اور کجا وہ خالق خلقت بفرض محال اگر حلول فرمانیکے سوا وہ عقل سے عاری مخلوق کا سلسلہ جاری نہین کرسکتا تھا تو کوئی عمدہ قالب لیا ہوتا اور بصد خوبی واسلوبی اس کام کو سرانجام دیا ہوتا مگر اتنی عقل بھی ہوتی سچ ہے ؎

	آنچہ دانا کند کند نادان	لیک بعد از ہزار رسوائی	

یہ تو ہستی صانع کی دلیل تھی جو اوپر گزری اب ویدون کے منزل گاہ یعنی رشیون کا حال سنئے جو کہ پرانون خوش بیانون مین لکھا ہے۔

हरिणी गर्भ संभूतो ऋष्य श्रृङ्गो महामुनिः।

श्वपाकि गर्भ संभूतः पिता व्यासस्य सत्तमः॥

गणिका गर्भ संभूतो वशिष्ठश्च महामुनिः।

तपसा ब्राह्मण्ये जातः संस्कारस्तत्र कारणम्॥

ترجمہ۔ ہرنی کے حمل سے پیدا ہوئے شرنگ رشی بڑے بزرگ اور شوپاچنڈالنی کے پیٹ سے ہوئے پراسرجی ویدبیاس کے والد بڑے راستباز اور گینکا رنڈی کے بطن سے ہوئے باشسٹ رشی بزرگ اعظم۔ فائدہ۔ اور مچھودری ملاح کی کنواری لڑکی کے شکم سے بعنایت پراسر عاشق مزاج

پیدا ہوئے بیاس جی ویدون کے جامع ۔ انتہے ۔ اور یہ سب عبادت کے زور سے برہمن کہائے اور عبادت ہی بزرگی کا باعث ہے ۔

اسی عالم مین قوم کی بہتری اور بہبودی کیواسطے اور نیز جابجا ویدون کے حکم پہنچانیکی غرض سے ایسے ایسے بزرگون نے ہرنیون اور چوہڑیون وغیرہ کے ناپاک رحمون سے جیکہ اتم وافضل جنم لیاہے اور اُنہون نے خودبھی ترقی قوم کیواسطے اپنی ہمقوم شوہر دار عورتون سے جماع کیاہے (اگرچہ ہرنی وغیرہ حیوانوان اور زن بیگانہ اور چوڑھیون کے ساتھ ہمبستر ہونے سے اُنکی بزرگی پر حرف آتاہے) دنیا بنانے اور وید الہام فرمانے کے واسطے اگر پرمیشور نے بھی سونے کی کان یا سورج یا ہرنی کے گربھ سے ظہور کیا تو کیا بُرا کیا از راہ رسم مذکور کچھ تعجب نہیں سہ

اگر آبِ چاہِ نصرانی نہ پاک است	جہود مُردہ راشوئی چہ باک است

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۶

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۔ ترجمہ ۔ مین بھی تمہارے جیسا ایک آدمی ہون وحی کیا گیا سوائے اسکے نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ایک اللہ ہے ۔

اقول ۔ اوّل تو آیت ادھوری دوسرے ترجمہ غلط جسپر اہل تکذیب کا یہ خبط ہے کہ (جہانتک الٹ پلٹ کر دیکھا گیا فلسفہ کا پتا ندارد ہے بقول شخصے پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل پہلے اپنا فلاسفر ہونا تو ثابت کرلین جب ہی ایسی شیخیان بگھارنا ۔ ہندی اور عربی جانتے نہیں عبارت کا صحت وسقم پہچانتے نہیں جسپر یہ تکبر (نعوذ باللہ من شر الجاہلین) ناظرین پوری آیت (معہ صحیح ترجمہ) قرآن شریف مین اس طرح وارد ہے قُلْ او مخاطب منکرون سے کہدے کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ سوائے اسکے نہیں کہ مین تمہاری مثل ایک بندہ ہون (وجود عارضی رکھتاہون) يُوْحٰٓى اِلَىَّ میری طرف وحی کی گئی ہے اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ یہ کہ تمہارا معبود ایک اللہ ہے اُسکا وجود ازلی ودائمی ہے بجز اُسکے کوئی واجب الوجود اور انادی نہیں فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ پھر جسکو اُسکے حضور مین حاضر ہونیکا یقین ہے فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

چاہیے کہ وہ عمل صالح کرے وَلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا اپنے رب کی عبادت مین خواہ مالی ہو یا بدنی یا مشترک بینہما کسی کو شریک نکرے اور اس آیت شریفہ سے مطالب ذیل برآمد ہوتے ہین - اول ہستی صانع - دوئم شرک - سوئم قرآن کا وحی من اللہ ہونا - چہارم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جائے نزول ہونا - اگر آیت مذکورہ کے مقابل آنجناب کوئی ایسا منتر ویدون سے نقل کرتے جس سے ہستی صانع اور توحید ثابت ہوتی اور اگنی وغیرہ رشیون کا خدا کے بندے و خادم کلام اور ویدون کا اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہونا پایا جاتا تو ایک بات بھی تھی مگر یہان تو خالی چوک چاندنی اور جل بل بالون سے کاسہ لیسی ہو رہی ہے - ویدون نے تو ہستی صانع کا اثبات کجا کبھی توحید کا سبق ہی نہین پڑہا بلکہ بڑے زور سے بت پرستی کا حکم اور شرک کا فتویٰ دیا ہے دیکھو یجروید ادھیا چالیس منتر ۹ -

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येसम्भूतिमुपासते।

ततो भूयइवते तमोय उसम्भूत्या ँरता:॥

اندھم تمہ پروشنتی یے سمبھوتی میاستے ۔ ترتو بھوے ایوتے تموے او سمبھوتیانگ رتاہ

ترجمہ - گہرے اندھیرے مین پڑتے ہین جو غیر مادی چیزین نہین پوجتے اس سے بھی زیادہ تر گہرے اندھیرے (دوزخ) مین جاتے ہین جو کہ اشیا مادی مین دل نہین لگاتے یعنی جو لوگ مادی وغیر مادی اشیا کو نہین پوجتے وہ گہرے سے گہرے اور اندھیرے دوزخ مین جاتے ہین اگر اسمین کسی کو شک ہو تو کاشی اور متھرا وغیرہ تمام ہندوستان کے وید والون سے دریافت کرلے بلکہ بچشم خود دیکھ لے سب بت پوجتے اور پوجواتے ہین نعوذ باللہ منہا -

مگر افسوس کہ آریہ صاحبان اپنے ویدون اور اُنکی تفاسیر کو کم ملاحظہ فرماتے ہین اور فضول خم ٹھوک ٹھوک حق کے ساتھ مقابلہ کرنے لگ جاتے ہین -

قولہ - عرب والے اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی سے اللہ مانتے تھے اور صدق دل سے جانتے تھے کہ خدا ایک ہے -

اقول - اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ اگر اہل تکذیب ہی اُنکی حمایت نکرینگے تو اور کون کریگا اور اُنکی مشرکانہ توحید اُنکی فہمید پلید مین نہ آئیگی تو اور کون اُسپر دل دھریگا اہل عرب اللہ کو ایسا مانتے تھے جیسا آجکل کے ہندو آریے مانتے ہین اور عبداللہ نام اس غرض سے رکھتے تھے کہ جیسے دیوپرست

بھگوانداس ایشورداس وغیرہ رکھتے ہین پس لات اور عزے کے پوجاری اگر عبداللہ وغیرہ نام رکھنے سے موحد ہو سکتے ہین تو ان بھومیا اور مسانی وغیرہ بتون کے پوجنے والون کو بھی ایشورداس وغیرہ نام رکھنے کے سبب موحد جاننا چاہئے انکو مشرک کیون کہتے ہین اگر قول سے فعل کا تطابق اور دل سے زبان کا توافق ضروری ہے تو جبتک حسب فرمان آیت مذکورہ بالا شرک سے مُنہہ نہ موڑین اور ایک ذات اللہ سے محبت نہ جوڑین موحد نہین ہو سکتے کیونکہ ترک شرک کا نام توحید ہے جو شرک سے بچے وہی مرد رشید ہے اور جسکا دل وزبان دست و دہان شرک پر جاری ہو بیشک عبداللہ ہے یا ایشورداس وہی مشرک اور ناری ہے۔

قولہ۔ سورہ فتح اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ۔ ترجمہ۔ جو لوگ ہاتھ ملاتے ہین تجھ سے وہ ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھ ہے اوپر ہاتھ اُنکے کی (اعتراض) یہان پر محمد صاحب کے ہاتھ کو قرآن خدا کا ہاتھ بتلاتا ہے اور اس سے ہاتھ ملانا خدا سے ہاتھ ملانا جتلایا گیا ہے۔ کیا یہی توحید کی تعلیم ہے۔

اقول۔ یہانپر بھی قرآن کو نشانہ اعتراض بنانیکے واسطے معترض نے ایک فقرہ نقل کر لیا ہی پوری آیت درج نہین کی اور نہ اس آیت مین قرآن نے آنحضرت کے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ بتلایا ہے اہل تکذیب کو جہل و تعصب نے مفت کا دیوانہ بنایا ہے ؎

خوے بد در طبیعتی کہ نشست	نرود تا بوقت مرگ از دست

اور وہ آیت پوری اس طرح ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ یا محمد جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہین یعنی ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہین اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ وہ اللہ تعالی کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہین یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ اللہ تعالی کی رحمت اور مہربانی انہین پر ہوگی فَمَنْ نَّکَثَ اب ہاتھ پر ہاتھ مارنے کے بعد جو عہد توڑ ڈالے فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وہ اپنے برے کو توڑتا ہے وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ اور جو پورا کرے اقرار جو کچھ اُسنے اللہ تعالی سے کیا ہے فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا۔ اُسکو اللہ تعالی پورا پورا اجر عطا فرمائیگا۔ **تفسیر**۔ جس طرح بادشاہ جسکو اپنا نائب مقرر کرکے کسی صوبہ پر مامور کرتے ہین اور وہان کے باشندون کو ہدایت یا عہد نامہ ساتھ ہی لکھ بھیجتے ہین کہ جسنے ہمارے اس مقرر کئے ہوئے نائب کو قبول کیا اور اُسکے ہاتھ

مین ہاتھ دیا اُسی پر ہمارا ہاتھ ہے یعنی پوری پوری مہربانی اور شفقت اور جو عہد کرکے توڑ ڈالے اور اُسکی اطاعت سے پھر جائے وہ ہم سے پھر اہم اسپر راضی نہین اسی طرح آنحضرت صلعم کو بادشاہ حقیقی نے ہدائت عام کیواسطے جسوقت مبعوث کیا تو ساتھ ہی یہ وثیقہ یا عہد نامہ بھی ارسال فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے نائب آنحضرت صلعم کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہے وہ گویا میرے ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہے یعنی مجھ سے اقرار کرتا ہے جیساکہ آجکل کے کلکٹرون کے روبرو اقرار کرنا حضور ملکہ معظمہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے اور جسنے میرے نائب آنحضرت صلعم سے بدعہدی کی اُسنے مجھ سے بدعہدی کی جیسے کہ کلکٹر صاحب کا نافرمان ملکہ معظمہ کا باغی قرار دیا جاتا ہے ویسے ہی وہ بھی آنحضرت سے بدعہدی کرنیکے سبب اللہ تعالیٰ کا نافرمان شمار کیا جاتا ہے۔ **فائدہ**۔ یہ ایک سیدہا سا مضمون عرب کے محاورہ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اہل تکذیب راہ عقل سے ناحق قدم ڈگاتے اور استحکام امر رسالت کو عین شرک بتاتے ہین حالانکہ شرک کی بابت قرآن شریف اس طرح ناطق ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰی اِثْمًا مُّبِیْنًا (سورہ نسا) ترجمہ۔ جان لو جسکا نام اللہ ہے ہر بُرائی سے پاک ہر ایک کامل صفت سے موصوف وہ یہ ظلم کبھی نہین بخشیگا کہ اُسکا کوئی شریک ٹھہرایا جاوے ذات مین اُسکا ہمتا یا صفات مین اسکے ہم پلہ خیال کیا جائے یا کسی عبادت مین کسی کو اُسکا ساجھی بنایا جاوے اور شرک کے علاوہ گنہ ضرور معاف کریگا جسکے لئے اپنے رحم سے چاہے اور جسنے کوئی شریک کیا اُسنے بڑی بھاری بدی کا افترا باندہا اور سید الانبیاء رسول اکرم حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ وَاِنْ قُطِّعْتَ اَوْ حُرِّقْتَ کہ اے بندے کسی کو اللہ کا شریک مت ٹھہرا اگرچہ تو ٹکڑے کیا جائے یا آگ مین جلایا جائے یعنی جان دیدے اور شرک مت کر پھر ایسی مقدس اور موحدانہ تعلیم کو مشرکانہ بتلانا اور آن سرور عالم کی ذات منزہ و قدوس پر جھوٹا الزام لگانا معترض کی جہالت پر مبنی نہین تو اور کیا ہے۔ البتہ ویدون کے بانی اور دیانند جی کی کارستانی پر اگر خیال جائے تو وید کے مصنف نے بیشک برچیوتون اور برہمنون اور چوہڑون وغیرہ کو پرمیشور کے مُنہ ہاتھ وغیرہ اعضا قرار دیا ہے دیکھو یجر وید کا منتر برہمن اسے مکھم آسیت اور یجروید کے بیسوین ادھیا کے منتر سات و آٹھ کی تشریح بھومکا صفحہ ۲۲۰

مین دیانندجی نے اس طرح کی ہے کہ پرمیشور فرماتا ہے۔

बाहूमे बलमिन्द्रियं हस्तौमे कर्मवीर्य्यम्

आत्माक्षत्र मुरोमम ॥७॥

पृष्टीर्मेराष्ट्र सुदरमं सौग्रीवाश्च श्रोणी।

ऊरू अरत्नी जानुनी विशोमें गनिसर्वतः ॥८॥

جو پورن بل ہے وہی میری بھوجا ہے جو اُتم کرم اور پراکرم سے یکت اندری اور من ہے وے میرے دونو ہاتھون کی مانند ہین جو راج دھرم شوری دھیرج اور ہردے کا گیان ہے یہی سب میرے آتما کے سمان ہین۔ جو اُتم راج ہے سو میری پیٹھ کے سم تل ہے جو راج سینا اور کوش ہے وہ میرے کنٹھ اور شرونی ارتھات نابھے کے ادھے بھاگ استھان کے سم تل ہے جو پرجا بیاپار اور گنت و دیا مین ہین کرتا ہے سوہی میری ارتنی اور اُرو انگ کے سمان ہے تھا جو پرجا اور راج بھا کا میل رکھنا ہے یہ میری جانو کے سمان ہے جو اس پرکار سے پرجا پالن کرتے ہین۔ یہ سب میرے اعضا کے سمان ہین۔

اسکا خلاصہ یہ ہے کہ پرمیشور کہتا ہے کہ زور میرا بازو ہے حواس سلیم میرے دونو ہاتھون کی مانند ہین تحمل و تحمل اور فراست میری روح کی مانند ہے سلطنت میری پشت کی برابر ہے راجا اور امیر میری ران کی مانند ہین۔ رعیت پرور انسان میرے گلے کی اور ناف کی مانند ہین علم ہندسہ کے معلم میری کلایان اور زانو کی مانند ہین۔ غرضیکہ ہر ایک خیر خواہ خلائق میرے اعضاؤن کی مانند ہے یعنی جملہ انسان وید کے پرمیشور کے دست و پا وغیرہ اعضا کی مانند ہین۔

لیکن برہم بھاشیہ مین اس آٹھوین منتر کا ترجمہ صاف اور مشرح اس طرح لکھا ہے کہ سکھمنا رگ میرے رہنے کی جگہ ہے (اُدرم) اوجھ یعنے پیٹ (اَنسَو) کندھے (گریوا) گردن (شرونی) کان (اُرُو) سُرین (ارتنی) بند دست یعنی کلائی (جانونی) ہر دو زانو (سروتہ) تمام (انگانی) اعضا (مے) میری (دوشہ) پرجا ہین ناکام دیو کی یعنے اُس شریر کا اس مین کچھ دخل نہین۔

اور اسی ادھیا کے پانچوین منتر مین داڑھی موچھون والا پرمیشور فرماتا ہے۔

शिरोमे श्रीर्यशो मुखं त्विषिः केशाश्च श्मश्रूणि।

राजामे प्राणोऽअमृतꣳसम्राट् चक्षुर्विराट् श्रोत्रम्॥

ترجمہ - کہ اے انسان (مے) میرا (شرہ) سر (شری) سرداری ہے (مکھم) اور میرا مُنہہ (ایشہ) زور ہے یعنی جس (کیشہ) سر کے بال (رچ) اور (شمشرونی) داہڑی موچھین (توشی) چراغ کی مانند روشن ہین (مے) میری (راجا) بادشاہ (پرانے) جان ہے (امرتم) آب حیات کی سی (چکشوہ) میری آنکھین (سمراٹ) خوب روشن ہین (شروترم) میرے کان (وراٹ) دور سے سُننے والے ہین - (خلا) - ناظرین منترہائے مذکورہ بالا سے واضح ہے کہ وید کے پرمیشور کے ہاتھ کان ناک ناف چوتڑ وغیرہ سب اعضا اور داڑھی موچھین ہین - اب بقول لیکھرام صاحب یہ کہنا چاہئے کہ یہان پر وید کا مصنف تمام مخلوق کو خدا تعالیٰ کے اعضا بتاتا ہے اور رعیت پرور اشخاص کے ہاتھ سے ہاتھ اور جسم سے جسم ملانا پرمیشور سے ملانا جتلاتا ہے کیا یہی توحید کی تعلیم ہے اُس بیچون وبیچگون کے اعضا بتلانا صریح مشرکانہ تعلیم ہے کہ جو ویدون سے ثابت ہے - اگر تمام خلق اللہ اُسی کے اعضا ہین تو پھر ان سب کے پرمیشور ہونے مین کیا شک ہے - نعوذ باللہ منہا -

قولہ - غالب یقین ہوتا ہے کہ خدا کی طرف جھکاتے جھکاتے آخری وقت مین آنحضرت کو خدا بننے کا خیال آگیا تھا اور بہت شخصون کو اپنی طرف بھی رجوع کرانے لگے تھے -

اقول - ان الزامات واہیات کی تردید خود قرآن مین باشد تاکید موجود ہے سورہ بنی اسرائیل مین ہے قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا - ترجمہ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان منکرون سے فرمادیجے کہ میرا پروردگار ہر عیب اور شریک اور ضدوند سے پاک ہے اور مین جو ہون اُسکا بندہ ہون اور پیغام پہنچانے والا - اور سورۃ الانبیا مین ہے قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ترجمہ - اے نبی صلعم ان بے ایمانون سے کہدے کہ اصل بات یہ ہے کہ میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ لاریب تمہارا معبود ایک اللہ ہے کل عیبون سے پاک سو کیا تم بھی اسپر ایمان لاتے ہو اور سورۃ زمر مین ہے قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ - ترجمہ - اور یہ بھی جتلادے کہ مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون مین اپنے رب کی بڑے دن کی مار سے اور مکرر فرمادے کہ مین خالصاً مخلصاً ہر عیب سے پاک اللہ کو پوجتا ہون اور یہی

میرا دین ہے انتہیٰ۔ اسکے علاوہ آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم جسکو اسلامی تعلیم دیتے تھے اسکو اولاً یہی تلقین کرتے کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی پرستش کے قابل نہین بجز اللہ پاک کے کہ یکتا و بے ہمتا ہے اپنی ذات وصفات مین اور یہ کہ حضرت محمد صلعم بندے اللہ کے ہین اور رسول اسکے اور عموماً آپکا یہ ارشاد تھا کہ جس خطبہ مین اللہ تعالیٰ کی معبودیت کا اظہار اور میری عبدیت ورسالت کا اقرار نہین ہوتا وہ دست جذامی کی طرح نکما اور خراب ہے۔

پس روایات مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ آپسے تادم رحلت یہ ناپاک حرکت کبھی نہین وقوع مین آئی معترض جھوٹا الزام لگاتا ہے۔

قولہ۔ اسکی تصدیق اُس خطبہ سے ہوتی ہے جو بروقت وفات اُنکے حضرت عمر نے پڑہا تھا۔

اقول چو سگ درندہ گوشت یافت نپرسد | این شتر صالح است یا خر دجال

خطبہ سچا ہو یا جھوٹا اہل تکذیب کو استدلال سے کام۔ عیسائیون کی تقلید ہے یا نہیں ہے۔ اول بتلائین اُس آفتاب عالمتاب کے دار بقا کو طلعت فرمانے کے وقت حضرت عمر فاروق کی ہوش وحواس کہان درست تھے اور انہون نے کس وقت اور کونسے مجمع مین خطبہ خوانی کی تھی البتہ حضرت ابوبکر صدیق کا امر بیعت وانتظام کیلئے خطبہ پڑھنا تو علماء اسلام وغیرہ نے نقل کیا ہے اور اُس مین اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بھی موجود ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم کی رسالت وعبدیت مشہود ہے۔

قولہ۔ بہرحال خدا کے ہاتھ ٹھہرانے اور پھر اپنے ہاتھون کو خدا کے ہاتھ قرار دینے یا تو ہمہ اوست کی تعلیم ہے یا خود پرستی ومشرکانہ ہدائت ہے۔

اقول۔ اگر آنحضرت نے اپنے ہاتھون کو خدا کے ہاتھ بتایا ہو یا قرآن شریف مین کسی جگہ خود پرستی یا ہمہ اوست کا ذکر آیا ہو یا کسی آئت مین شرک کی ہدائت ہو تو مدعی پر اُسکا اظہار واجب ہے۔ اگر ظاہر نکیا اور نکر سکے تو بجز لعنت اللہ علی الکاذبین المفترین کے کیا عرض کیا جائے۔

قرآن شریف کا ارشاد لطیف تو یہ ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا۔ ترجمہ جان لو جسکا نام ہے

اللہ ہر برائی سے پاک ہر ایک کامل صفت سے موصوف وہ یہ گناہ کبھی نہین بخشیگا کہ اسکا کوئی شریک ٹھہرایا جاوے ۔ ذات مین اُسکا ہمتا سمجھا یا صفات مین اُسکے ہم پلہ خیال جاوے یا کسی عبادت مین کسیکو اسکا ساجھی بنائے اور شرک سے نیچے کے گناہ سب معاف کر دیگا جسکے لئے اپنے رحم سے چاہے جسنے کوئی شرک کیا وہ راہ حق سے بہک کر کہین دور جا پڑا پس اس سے صریح واضح ہے کہ قرآن مین مشرکانہ تعلیم نہین ویدہی اس باب مین اُستاد ہے اور زمین ہند مین جابجا ننگے اور ڈھکے بُتون کا موجود ہونا اور پوجنا اُسی کی یاد ہے اور ویدہی کے پرمیشور کا جسم پُر از دست و دہان ہے چنانچہ ویدون مین جابجا عیان ہے ۔ اور یجروید کے بارہوین ادھیا کی منتر پچاسی سے بھی اسی کا ذوالیدین عطار یا دوائی ساز ہونا ثابت ہے ۔

यदिमा वाजयन्नहमो षधी हस्त आदधे ॥
आत्मा यक्ष्मस्य नश्यति पुराजीव गभो यथा॥

یدی واجینے ہموکھدی رہست اُددھے ٭ آتمایکشمسے نشیتے پُرا جیو گربھو یتھا

اسکا ترجمہ دیانندجی نے یہ کیا ہے ۔ ہے منشو جس پرکار پورب پراپت کرتا ہوا مین جوان اوکھدیون کو ہاتہ مین دہارن کرتا ہون جنسے جیو کے گراہک ویادھی اور کشئی راج روگ کا مول تتو نشٹ ہو جاتا ہے ۔ اُن اوکھدیون کو سرشٹ یکتون سے اوپ یوگ مین لاؤ ۔ یعنی اے لوگو جس طرح مین نے ان بوٹیون کو بنایا ہے اور اب اپنے ہاتھون سے اُنکے مصفی عرق بناتا ہون (سوم لتا وغیرہ) نچوڑتا ہون ویسے ہی تم بھی بناؤ اور بوٹیان جمع کرو ۔

اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اُسکے ہاتھ نہوتے تو وہ بوٹیان کس طرح بناتا اور کیونکر ذرات عالم کو باہم جمع کرتا ۔ پس بقول مکذب یدہی صداقت و توحید الٰہی سے کوسون دور ہے اور وہی خود پرستی کی تعلیم اور مشرکانہ ہدایات سے بھر پور ہے آریے جعلی کارروائی سے چھپاتے اور باطل کو حق بتاتے ہین مگر بے سود اہل علم و عقلمند آدمی کسی کے دھوکے مین نہین آسکتے وجہ یہ کہ انکی چشم حق بین روشن اور دل مین نور بصیرت موجود ہے ۔

وید سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۶

नद्दितीयो नद्दतीय श्चतुर्थो नाप्युच्यते ॥१६॥ न पञ्चमो न षष्ट: सप्तमो नाप्युच्यते ॥१७॥ नाष्टमो न नवमो दशमो नाप्यु - च्यते ॥१८॥ तमिदं निगतं सहः सएष एक एकवृदेक एव ॥२०॥ सर्वे अस्मिन्देवा एक वृतो भवन्ति ॥२१॥

اقول یہ اتھروید رشی کا کلام ہے اور لفظ اسکے یہ ہین۔ نہ دُتیو نہ ترتیش چتور تھونا پیچیتے (۱۶) نہ پنچمو نہ کھشٹہ سپتمو ناپیچیتے (۱۷) نہ اشٹمو نہ نومو دشمو ناپیچیتے (۱۸) تمیدم نگتم سہ سے ایکبرا ایک ایک بردیک ایو (۲۰) سروے اسمن دیوا ایک ورتو بھونتی (۲۱)

قولہ۔ ان منترون سے بخوبی طور نشچے ہوتا ہے کہ پرمیشور ایک ہے اس سے بہن نہ کوئی دوسرا ہے نہ تیسرا نہ کوئی چوتھا پرمیشور ہے نہ پانچوان نہ چھٹا اور نہ کوئی ساتوان ایشور ہے نہ آٹھوان نہ نوان نہ دسوان بلکہ وہ ہمیشہ ایک اودتی ہے اُس سے بہن دوسرا ایشور کوئی نہین اُسی پرماتما کی سامرتھ مین سب پرتھوی آدی لوک ٹھہر رہے ہین۔

اقول۔ یہ اتھروید رشی کے اس کلام کا ترجمہ نہین دیا نندی رائے ہی جو کہ بھومکا صفحہ ۹۱ سے اخذ کی گئی ہے اور اس مین دو عیب ہین اول یہ کہ درمیان سے اُنیسوان منتر ندارد ہے دوسرے لفظی ترجمہ نہین اسواسطے بیان دال مین کالا ضرور ہے ورنہ پورا منتر چھوڑنے اور آخری منتر کا ترجمہ نکرنیکے کیا معنے شاید یاد نہونگے اور بھولکر بجائے اُسکے یہ لکھدیا ہے کہ اُسی خدا کی قدرت مین زمین وغیرہ سب گرہے قیام پذیر ہین شاید قدرت کسی پنجرہ کا نام ہوگا اور پرمیشور کی وہ عجب قدرت ہے کہ اس مین ان گن گرہے تو رکھ سکتا ہے لیکن ایک ادنٹے سے ذرہ کا جسم یا ایک ننھی سی کیڑی کی جان اُس سے پیدا نہین کر سکتا۔

قولہ۔ ان منترون مین جو دو سے لیکر دس تک ایشور ہونے کا نشیدہ کیا ہے وہ اس مطلب سے ہی کہ تمام علم حساب کی بنیاد ان اعداد پر ہے۔

اقول مصرعہ۔ کہان وہ وصل کے افسون کہان قصہ جدائی کا ÷ کجا اثبات ہستی صانع عالم کی

دلیل اور کجا یہ بیناین کی قال قیل بھلا ان جعلی کارسازیون سے کبھی سرودِ شرک بھی توحید ہی ترانہ ہو سکے ہین یا عنکبوتی جالون مین پہاڑ چھُپ سکے ہین ہرگز نہین - علم حساب کی بنیاد تو ایک عدد پر ہے جسکا یہان نشان بھی نہین اگر شبہ ہو تو گنکر دیکھ لین - ایک بعد دو آتے ہین - اور دو سے گنتی کسی مذہب و ملت مین شروع نہین ہوتی - وید عجب موحد ہے کہ جس مین ایک کا نام بھی ندارد ہے اور جو دو سے گنتی شروع ہونے کے سبب اہل تکذیب نے توحید سمجھ لی ہے تو جہان ۹ گیارہ وغیرہ سے گنتی شروع ہوتی ہے وہان سے وہ بھی شرک مراد لیتے ہونگے کیونکہ بقول اہلِ وید ویدون کا کوئی فقرہ خالی از حکمت نہین شاید اُسجگہ یہی مصلحت مستور ہے یعنی جفت سے مراد توحید اور طاق سے شرک منظور ہے اسیواسطے ان منترون مین توحید کا وہم ہے نہ گمان ہے ہر طرف سے شرک ہی شرک عیان ہے اگر بقول مکذبین اس ترکٹی کے ہندسے یکجا لکھکر سب جمع کرین تو ایک بھی ندارد ہوگا اور وہ ترکٹی یہ ہے۔

۹	۴	۳	۲
۱۸	۷	۶	۵
۲۷	۱۰	۹	۸
	۲۱	۱۸	۱۵

اب حسب ارشاد معترض اگر اوپر نیچے سے آگے سے یا پیچھے سے غرضیکہ جدھر سے دیکھین وہی تین نظر آتے ہین جنکا نام مہندس (آڑتی) زبان پر نہین لاتے اور ایک کم چار گن جاتے ہین اور اگر مجموعی عددون سے تین تین کم کرتے جائین تو باقی ندارد ہوگا یعنی ایک واجب بالذات کے ساتھ دو اور واجب گن جانیکے سبب وہ بھی درجہ وجوب سے گر جائیگا کیونکہ ایک سے زیادہ واجب نہین ہو سکتے اسی واسطے اہل توحید قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ پر نشیح کامل کرکے اس تینا پانچی مین آتے نہین اور ذات واحد واجب الوجود سے لو لگاتے ہین کیونکہ اسکی ذات عدد و معدود سے بھی باہر ہے اور اپنی ذات مین وہ یکتا و ہمہ صفت موصوف ہے اُس سے روگردان ہونیکے سبب ترکٹی والے تین تیرہ اور بارہ باٹ نظر آتے ہین کوئی برہما بشن مہیش کے گیت گاتا ہے کوئی روح اور مادہ اور پرمیشور سے لو لگاتا ہے کوئی باپ بیٹے اور روح القدس پر عاشق اور کسی کا موالید ثلاثہ پر اعتقاد راسخ و واثق ہے اگر ایسی ایسی ترکٹیون سے راہِ حق کے نشان پائے جاتے یا اس شش و پنج مین کسی کے

یون بارہ ہوجاتے تو نردبازیون کے ہاتھ کیون تین کانے آتے بس جنکی گرہ دل نقد واحد سے خالی ہے وہ اگر صبح سے شام تک ہر روز کروڑون کے وارے نیارے کرڈالین اور ہر صفر پر ہاتھ لگے تین کہتے رہین لیکن جب اصلی گھر کی طرف روانہ ہونگے خالی دست و تہی دامان ہونگے اور دوئی کی جال مین پڑنے کے سبب جب نرک کے ہاتھ ہونگے اُسوقت بھی یہی تین اُن کے ساتھ ہونگے۔ اس باب مین قرآن صادق البیان کا یہ فرمان ہے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ (سورۃ الحج)

قولہ۔ اس شرتی مین تین تین نمبر گنتی کی گئی ہے اسواسطے تین پر ہی کاٹ کرنا چاہیے۔

اقول۔ وید کا مصنف اگر خود ایشور ہوتا تو مختصراً نہایت معقول طرح سے سمجھا دیتا کہ مین ایک پرمیشور ہون۔ میرے سوا کوئی پرستش کے قابل نہین چنانچہ قرآن شریف مین ہے کہ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا اور اس طرح مجنونانہ لغو اور فضول نہ بکتا کہ دوسرا نہ تیسرا اتا آخر۔ افسوس آریہ فلاسفرون کا پرمیشور کہاوے اور ایسی بے تکی سُنادے کہ جاہلون کو بھی ماند کرے صاف ظاہر ہے کہ وید حکیم مطلق حاذق کامل کا کلام نہین بلکہ کسی ایسے شخص کا ہے کہ جسکو علم حساب و استعارات کی تو خبر نہین اور خواہ مخواہ بڑے بڑے مہندسون مین پاؤن اڑاتا ہے اور اس ترکیب مین تیرہ تین گنواتا اور تین پر کٹواتا وید کے مصنف کا ارشاد نہین اور نہ ہستی صانع عالم پر دال ہے محض حامی وید کا خیال ہے جس سے کوئی عمدہ نتیجہ حاصل نہین ہوسکتا بلکہ دھوکے کا جال ہے یا عیسائی ہوگا کہ وحدت سے مُنہ چڑاتا اور تثلیث کے گیت گاتا ہے ورنہ آریون کو بقول خود تثلیث سے کیا نسبت۔ بفرض محال اگر یہی تثلیث پرمیشور کی وحدانیت کا اثبات یا اُسکی ہستی پر دال ہے تو معلوم ہوا کہ ایشور کا گیان بھی ذخائر حقیقت سے معرا محض ڈھاک کے تین پات ہے۔ بس ثمرہ عمل و ایمان ظاہر ہے ناچار طالب حق کو صبر فرمانا اور شمع حق نور قرآن سے لو لگانا چاہیے ؎

ابر گر آب زندگی بارد + ہرگز از شاخ بید بر نخوری
با فرومایہ روزگار مبر + کز نے بوریا شکر نخوری

قولہ۔ اس شرتی مین ہادی کامل نے کس زور شور سے توحید کو علمی طور پر ظاہر فرمایا ہے۔

اقول۔ کہان توحید کے نغمے اور کہان یہ شرک کا طنبور۔ سچ ہے برعکس نہند نام زنگی کافور۔ وید کے مصنف نے تو عدد معدود کے طور پر بھی یہان پر ایک کا پتہ نہین دیا اور شرک و تثلیث کو اس طرح اجاگر کیا ہے کہ عیسائیون نے راہ عجز لیا ہے اگر اس اکیسوین منتر پر غور کرین کہ دہروم اسمن دیو ایک بر تو بھونتی

یعنی جملہ موجودات مین وہ پرمیشور یکسان مل جل رہا ہے پس تو ہمہ اوست کے لئے دوسری دلیل تلاش کرنے کی ضرورت نہین اور مدعی وید نے جو اس منتر کو درمیان سے چھوڑ دیا ہے ससर्वस्मै वीपश्यति यश्च प्राणाति यश्चन ॥ یعنی وہ پرمیشور تمام عالم مین بھرپور ہے اور سب جاندارون وبیجانون کو دیکھتا ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب مین مخلوط ہے چونکہ یہ مخالف کے مضر تھا اس جعلی تار پود کو اُدھیڑتا تھا اسواسطے اُسنے بیچ مین سے اُڑا دیا تاکہ راز فاش نہونے پائے اور سب معاملہ ڈھکا ڈھکایا چلا جائے علاوہ اور باتون کے اس منتر سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ وید والے جو تول اور ماپ کے وقت ایک کا نام نہین لیتے اور بجائے دو ایک کم چار کر کے گن جاتے ہین انکا انہی منترون پر عمل ہے ورنہ بے سبب ایک سے دلی عداوت اور اس درجے کی نفرت کیون رکھتے۔

فائدہ۔ سبحان اللہ جنکے مذہب ملت کتاب و رسالت مین ایک کا نام عدد کے طور پر بھی زبان پر لانا درست نہین آج وہ قرآنی توحید پر معترض ہوکر پر شرک کتاب سے توحید ثابت کرتے اور اپنے منہ سے موحد بنتے ہین ؎

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز ۔ بسوخت عقل زحیرت کاین چہ بوالعجبی ست

اور منتر مذکورہ کی تشریح مین اہل تکذیب نے جو خامہ فرسائی کی ہے بجائے اُسکے اگر رگوید کی پہلی منڈل سکت چوراسی کا یہ تیرھوان منتر تحریر فرماتے اور اُسکے کل عددون کا حساب لگا کر اسکی صحت کی پڑتال اس ترکٹی سے کرتے تو خوب ہوتا یعنی وید ام الحساب سمجھا جاتا اور ترکٹی توحید کی راہ قرار پاتی۔ اور وہ منتر یہ ہے۔

इन्द्रो दधीचो अस्थभिर्वृत्राण्यप्रतिष्कुतः। जघान नवतीर्नव॥

ترجمہ اسکا سیاناچارج نے یہ کیا ہے کہ اندر نے دوہیچ کی ہڈیون سے لوگنے نوے ورترا مارے اسکی تفسیر یہ ہے کہ دوہیچ رشی اتھرون کا بیٹا تھا پرانون مین اُسکی بزرگی بہت کچھ درج ہے اندر کا بجر اسکی سر کی ہڈی سے بنا تھا یہ رشی جبتک زندہ رہا چور اور بدکار اسکی صورت سے ڈر کر خاموش بیٹھے رہے جب وہ سورگ کو چلا گیا اُسوقت یہ تمام روئے زمین پر پھیل گئے تب اندر نے دریافت کیا کہ دوہیچ کہان ہے اور کوئی اپنی نشانی بھی چھوڑ گیا ہے یا نہین لوگون نے کہا کہ گھوڑون کے وہ سر جس سے اُسنے ایک مرتبہ اسونون کو بادھو دیا سکھائی تھی کسی جگہ موجود ہے مگر نا معلوم جس وقت اُس سر کی

تلاش ہوئی تو وہ سریا مارت جھیل مین سے پایا گیا جو تھانیسر کے قریب واقع ہے پھر اُسکی پیشانی کی ہڈیون سے اندر نے اُن چورون اور قزاقون کو مارا اور دو نو گنا نوے یعنی ۱۸۱ تھے۔

واضح ہو کہ مدعی نے یہان پر جو یہ دعویٰ کیا ہے کہ پرمیشور نے ان منترون مین خلقت کو علم حساب کی تعلیم دی ہے بالکل غلط ہے۔ ایسے بہت سے ملک ہین جن مین ابھی تک ویدون کا نام بھی نہین پہنچا انکے حسابی معاملات کیا ابتک مسدود ہین یا تنخواہی کارخانہ وہان نہونگے۔ نہین نہین سب کچھ ہے لیکن یہ شیخی خورون کی شیخی ہے اور سچی بات یہ ہے کہ وید والے علم حساب مین زندیون کے مقلد ہین خود موجد نہین کیونکہ دو نو کا طرز تحریر ایک ہے اور نو سے آگے دو نو کے یہان مستقل ہندسہ کوئی نہین صفرون سے کام چلاتے ہین اور ۹۹ سے آگے مائۃ ماتان الف وغیرہ رقوم عربون سے لیتے ہین۔ علاوہ برین ہندی باوجود سنسکرت بولنے کے گنتی زندیون کی زبان مین ہی کرتے ہین جو کہ اُنکے زندی الاصل ہونیکی ایک بڑی دلیل ہے مثلاً وہ بھی ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰ کو یکہ دوئہ ترے چارہ پنج ششہ سپتہ اشتہ نودہ کہتے ہین اور ہندی بھی یہی کہتے ہین اور اہل عرب کسی کے محتاج نہین بلکہ خود موجد ہین وہ نہ اُنکی طرز پر بولتے ہین نہ تحریر کرتے ہین بلکہ عربون کا طرز تحریر و تلفظ سب سے نرالا اور باہم متحد اور اپنی اصل پر ہے چنانچہ عدد عدد ان ثلث اور جیسا کہ ترکیب مین وہ مفرد کو پہلے مرکب بعد مین لاتے یعنی احد عشر ستۃ عشر بولتے ہین ویسے ہی پہلے ایک پانچ چھ وغیرہ لکھتے اور بعدہ زان دس کو اور لکھنے مین پہلے دس کو لکھتے ہین اور بعدہ پانچ چھ ایک دو کو زبان پر لاتے ہین اور بعدہ زان دس کو اور لکھنے مین پہلے دس کو لکھتے ہین اور بعدہ پانچ چھ اور ایک دو وغیرہ کو اور یورپ مین جو عددون کی شکلین مروج ہین اُنکی بابت جملہ محققین متفق الرائے ہین کہ وہ عرب سے یورپ مین پہنچے ہین دیکھو دسٹر ڈکشنری مطبوعہ لندن ۱۸۷۹ء لفظ نیومریشن اور اسی کے موافق مسٹر برنارڈ سمتھ صاحب ایم اے اپنی کتاب حساب مطبوعہ لنڈن ۱۸۷۲ء کے صفحہ ۳ پر فقرہ نمبر ۹ مین لکھتے ہین کہ یہ طریقہ عددون کے شمار کا بذریعہ ہندسون کے یورپ مین عرب سے آیا ہے اسیواسطے اہل یورپ اسکو عربی مراتب کہتے ہین۔

یہ بھی واضح رہے کہ زندی تحریر عربون کے اول مغنتان الخ سے ماخوذ ہے اور ہندیون زندیون انگریزون کے اعداد کے اشکال اگرچہ متقارب اور بعض بعض سے ملتے جلتے ہین تو بھی عربی

کے اول ہندستان سے ماخوذ ہین ایک دوسرے سے مستنبط نہین - ذیل کا نقشہ ملاحظہ ہو-

عربی تلفظ	عربی تحریر	ہندی تلفظ	ہندی تحریر	زندی تلفظ	زندی تحریر	ترجمہ
عدد	عص	ایک	१	یکہ	۱	ایک
عددان	عصا	دو	२	دوتہ	۲	دو
ثلث	مے	ترے	३	ترے	۳	تین
ربع	للعہ	چترتھ	४	چار	۴	چار
خمسہ	صمہ	پانچ	५	پنج	۵	پانچ
ستہ	سے	ششٹ	६	شش	۶	چھ
سبعہ	ہعہ	سپت	७	سپت	۷	سات
ثمانیۃ	ہے	اشٹ	८	اشٹ	۸	آٹھ
التسعۃ	لعہ	نو	९	نو	۹	نو
عشر	عے	دش	१०	دس	۱۰	دس
مائۃ	مارہ	شت	१००	صد	۱۰۰	سو
الف	الہ	سہسر	१०००	ہزار	۱۰۰۰	ہزار

اگر عرب خود موجد نہوتے اور علم ہندسہ بقول اہل وید ہندی الاصل ہوتا تو ضرور ہی عربون کا تلفظ یا تحریر انکے تلفظ یا تحریر کے ہمشکل ہوتا پس جب عربون کا یہ حال ہے کہ وہ اس باب مین کسی کے محتاج نہین تو خود ہی ظاہر ہے کہ باقی ممالک بھی یا خود موجد ہونگے یا ہندیون کی مانند عربون یا زندیون کے مقلد- پس اہل تکذیب کا یہ کہنا کہ علم ہندسہ وحساب (دگنت ودّیا) ویدون سے نکلا اور کل عالم مین پھیلا بالکل غلط ہے- اگر سچے ہین تو اسکا ثبوت کافی وقابل اطمینان دین اور پوری پوری جرح

بیان کرین جس طرح کہ مین نے ہندیون کے مقلد اور عرب کے موجد ہونے کی اوپر لکھی ہے ولللہ الحمد البتہ بنگالی گجراتی وغیرہ کا سنسکرت سے نکلنا کمال کی دلیل ہے مگر ساتھ ہی یہ نقص بھی ماننا پڑیگا کہ سنسکرت مین کامل طور تحریر نہین ہوسکتی جبھی تو اسکے معتقدون نے اسکو فروگزاشت کر کے جُدی جُدی شکلین تجویز کرلین اور تحریر کا کام ان سے لینے لگے۔

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر

قولہ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی تِلْکَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی وَاِنَّ شَفَاعَتَھُنَّ لَتُرْتَجٰی۔ ترجمہ۔ تم دیکھتے ہو لات اور عزے اور منات بتون کو یہ تینون بُت بڑے بزرگ ہین انکی شفاعت کی امید رکھنی چاہیے۔ (سورہ نجم)

اقول تِلْکَ الْغَرَانِیْقُ تا آخر یہ ناپاک فقرہ سورہ نجم مین خصوصًا اور تمام قرآن مین عمومًا ہرگز نہین ہے اور بفرض محال مدعی وید اگر قرآن سے نکالکر دکھادین تو آئندہ قرآن کا کبھی نام نہ لونگا اور جو اُسکا مذہب مسلک ہوگا دین بھی اختیار کرلونگا اگر نہ نکلا تو مفتری پر بجز لعنت کے اور کیا نازل ہونا چاہیے قرآن تو بُت شکن ہے اسواسطے اسپر بُت پرستی یا بتون کی عظمت بیان کرنیکا محض اتہام والزام ہے اور وید کہ بُت پرست ہے البتہ یجر باب ۹ ہم منتر ۲ کا یہ ضرور ارشاد ہے (سوتیا پرتھمی اہن) پہلے دن کا مالک و محافظ سوریا داگنی دوہے) دوسرے دن کا اگنی (وایوہ تر تیے) تیسرے دن کا وایو (اونیش جیتر تھے) چوتھے دن کا سورج (چندر ماپانچم) پانچوین دن کا چاند (رتو ششٹے) چھٹے دن کا رتو (مروتہ ستپتے) ساتوین دن کا مروت (برہسپتی اشٹمے) آٹھوین دن کا برہسپتی (مترونومے) نوین دن کا متر (ورونودشمے) دسوین دن کا ورن (اندرا کادشی) گیارھوین کا اندر۔ (وشویدیو اوودادشے) بارھوین کا وشویدیوا دیوتا ہے ان سے سب طرح کی بہتری کی امید رکھنی چاہیے اور ان سب کا دیوتا ہونا خود وید سے بھی ثابت ہے دیکھو یجر باب ۱۴ منتر ۲۰۔

अग्निर्देवता वातोदेवता सूर्योदेवता चन्द्रमादेवना वसवोदेवता रुद्रादेवता

आदित्यादेवता मरुतोदेवता विश्वेदेवादेवता बृहस्पतिर्देवता इन्द्रोदेवता वरुणोदेवता

لفظ اسکے یہ ہین۔ اگنر دیوتا واتو دیوتا چندرمان دیوتا وسوو دیوتا رودرا دیوتا آدیتیا دیوتا مروتو

دیوتا وشوے دیوا دیوتا۔ برہسپتی دیو تندرو دیوتا ورونو دیوتا۔ ترجمہ اسکا یہ ہے اے منشو
اگنی اور روایو اور سورج اور چاند اور لبسو اور ردور اور رادیتی اور مردت اور وشوے دیوا ور برہسپتی
اور اندر اور ورن یہ سب دیوتا پرستش کے قابل اور تمہارے معاون ہین اُنکی پرستش کرو اور یگون
مین ہر انا ستورشی کی طرح بلاؤ کہ اے اشونا (ناسیتا) اوناشی تم (تربھی) اکادشیہ) گیارہ تیا ئیس ۳۳
(دیوبھی) دیوتا سمیت (ایہی) اس یگ مین (مدھو بیم) پینے کے لائق مدھ کو (آیاتم) آؤ (آیرہ) عمر کو
(برتار شتم) اچھی طرح بڑھاؤ (رپام سی) گناہون کو (مرکشتم) دور کرو (دویشہ) بدنصیب لوگون کو
(نی شید ھتم) اچھی طرح دور کردیا اُنکی پوری پوری توہین کرو۔ یجر باب ۳۴ منتر ۴۷۔
اور یہ ظاہر ہے کہ اگر ویدو والے ایسے ایسے حکم ویدون مین نہ پاتے تو دیوتا کو یگ مین نہ بلاتے اور نہ
اُنکی مورتین ہی پوجتے اور وید جاننے والے برہمن متھرا اور بندرابن۔ کانشی۔ اجودھیا۔ ہردوار۔ جوالا
رامیشور۔ سومنات وغیرہ مین گوناگون بُت بناکر یا مہادیو کا لنگ نصب کر کے اُسپر خلقت کو
نہ جھکاتے اور پرمیشور کو مجسم ہرگز نہ بتاتے۔ آنجناب موحد کہلانے کے واسطے ویدون کی دیو پرستی
عنصر پرستی بُت پرستی چھپاتے ہین اور مسلمانون سے سیکھکر توحید کا چونہ بتکدہ کو لگاتے ہین مگر
استرکاریون سے اُسکی دیوار خام کبھی استوار نہو گی کیونکہ اُسکے دوسرے بھائی زنار بند اُسکی انیٹون
کو کھار اور شورے کی طرح کھاتے اور بُت پرستی دیوپرستی ویدون سے نکال نکال دکھاتے ہین
جسکا جواب اسکے پاس کوئی نہین۔

قولہ۔ وقت نزول سورہ نجم کے محمد صاحب کعبہ مین سورت نجم سُنا رہے تھے اُسوقت کافر اور مسلمان
ملکر طواف کعبہ کر رہے تھے جب تمام صورت پڑھ چکے تو کافرون اور مسلمانون نے اکٹھا سجدہ کیا
اور لوگ نہائت خوش ہوگئے کہ اب محمد انصاف پر آگیا اور جس طرح کہ ہم بتون کو شفیع جانتے ہین
اسی طرح قرآن مین یاد کیا۔

اقول۔ یہ قصہ سرے سے جھوٹا اور محض کذب ہے آنحضرت صلعم کے روبرو یہ امر کبھی وقوع مین
نہین آیا اسلئے آپکی یہ افترا پردازی قابل سماعت نہین۔

قولہ۔ تفسیر معالم التنزیل مین ہے قال ابن عباس تا آخر اور تفسیر زاد الآخرت مین ہے
کہ اسکا منشا کسی طرح آیا تا آخر۔

اقول۔ یہ روائت قابل سماعت نہین اور بوجوہ ذیل باطل ہے۔

اول۔ اللہ تعالی نے حق مین قرآن صادق البیان کے اور اپنے رسول اکرم کی شان معظم مین اس طرح فرمایا ہے کہ (وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ) یعنی حضرت محمد صلعم اپنی خواہش سے نہین بولتے اور نہین یہ قرآن مگر وحی کیا گیا یعنی آنحضرت کا تکلم اپنے ارادہ سے نہین بلکہ خدا کے حکم و اختیار سے ہے اور قرآن کلام رحمان ہے غیر کا دخل اُس مین ممکن نہین۔

دویم۔ آنجناب سرور عالم خود حق اور حق کے مظہر تھے پھر آپکے سامنے خناس و شیطان و غیرہ باطل کے کھڑا ہونے یا قائم رہنے کی کیا مجال تھی۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا یا محمد ان منکرون سے کہدیجیے حق آیا اور باطل بھاگا اور باطل کا دستور ہے بھاگ جانا اور حق کے سامنے نہ آنا کیونکہ روشنی اور اندھیرا ایک جگہ جمع نہین ہو سکتے پس ظاہر ہے کہ جناب سید کونین کے روبرو شیطان و خناس و غیرہ باطل کھڑے بھی نہین ہو سکتے تھے کلام مین دخل دینے کی جرأت کجا اور قرآن شریف مین دوسری جگہ بھی موجود ہے کہ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ کہ آنحضرت صلعم کے آگے اور پیچھے باطل ہرگز نہین آسکتا پس ظاہر ہے کہ جس ذات اقدس کے شعاع نورانی کے مقابل اور پس پشت بھی ظلمت باطل نہین ٹھہر سکتی پھر اُسکے کلام شریف مین دخل کس طرح دے سکتی ہے۔

سویم۔ خدا تعالی نے فرمایا ہے (نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ) کہ ہمنے ہی قرآن نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اُسکے نگہبان ہین اور نگہبانی کے معنے ہین شے مین کمی و بیشی نہونے دینا پھر کس طرح شیطان یا کوئی اور باطل کلام الٰہی مین کچھ شامل کر سکتا تھا اور حافظ حقیقی کی حفاظت مین کیونکر خلل ڈال سکتا تھا اور حسب ارشاد رب العباد إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ (کہ اے شیطان ملعون میرے بندون پر تو کبھی نہین مسلط ہوگا) جبکہ شیطان و غیرہ باطل اللہ تعالی کے تمام پوجاریون پر دست اندازی نہین کر سکتا تو انسان کامل اشرف المخلوق حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے کلام کلام مین کیونکر دخل دیسکتا تھا پس یہ قصہ سراسر غلط محض اتہام ہے اور کذاب بے نقل کر رہا ہے اور الزام کلام ربانی کے ذمہ دھر رہا ہے۔ خَذَلَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

قولہ یفصل حال اُسکا معالم و جلالین و بیضاوی و معتمد فی المعتقدین ذکر ہے۔

اقول۔ مکذبین ان تفسیروں کے نام ضرور جانتے ہونگے لیکن صورت سے قطعی واقف نہیں اور اُنسے حوالہ وہی دروغ گویم بر روے تو کا مضمون ہے ترجمہ مذکورہ میں معالم التنزیل میں لکھا ہے اور بیضاوی کے حاشیہ پر اس قصے کی اس طرح بیخکنی کی گئی ہے هُوَ مَرْدُوْدٌ عِنْدَ الْمُحَقِّقِیْنَ یعنی یہ قصہ تمام محققین کے نزدیک جھوٹا اور مردود ہے بلکہ اسکا رد قرآن میں خود موجود ہے (جیسا کہ اوپر گزرا) اور المعتمد فی المعتقد میں ہے وَلَمْ یَصِحَّ شَیْءٌ مِّنْ هٰذَا وَلَا ثَبَتَ بِوَجْهٍ مِّنَ الْوُجُوْهِ وَمَعَ عَدَمِ صِحَّتِهٖ بَلْ بُطْلَانُهٗ قَدْ دَفَعَهُ الْمُحَقِّقُوْنَ بِكِتَابِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ ترجمہ۔ اس قسم کی کوئی بات بھی کسی وجہ سے صحیح نہیں ہوئی اگرچہ خود ہی اسکی عدم صحت اور اسکا بطلان ظاہر ہے مگر محققین کہتے ہیں کہ اس قصہ کو قرآن خود ہی رد کر رہا ہے تا آخر اور ایسے ہی دوسری تفسیروں میں مسطور ہے مگر کسے سُنائیں اہل تکذیب کی عقل وہوش میں فطور ہے سُنتے ہی نہیں۔ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا

قولہ۔ اسپر یہ اعتراض ہیں اول بت پرستی قرآن سے ثابت ہوئی۔ دوسرے جب لاحول سے شیطان بھاگتا ہے تو کیا قرآن پڑھنے اور مکے میں پھرنے سے دور نہیں ہوتا۔ تیسرے معمولی عقل والا بھی قبول نکریگا کہ شیطان محمد صاحب کی عبارت میں اپنی آیت ملادے اور وہ بالکل بیخبر رہیں۔ چہارم فاتوا بسورۃ کا دعوی بھی باطل ہوا کہ شیطان نے رحمان جیسی آیت بنائی۔ پنجم۔ کوئی معقول پسند مسلمان کبھی نہیں مان سکتا کہ شیطان کوئی چیز ہے۔

اقول۔ اول تو وہ قصہ ہی جھوٹا ہے آپنے اُسپر ناحق یہ فرع جمائی ہے سرے سے جواب کی ضرورت ہی نہیں۔ دوسرے سوال اول کا یہ جواب ہے کہ بتوں اور بُت پرستوں کی نسبت قرآن شریف کا یہ ارشاد ہے (اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ) کہ او بت پرستو تم اور تمہارے بُت کہ جن کو اللہ تعالی سے ورے پوجتے ہو دوزخ کا ایندھن ہیں البتہ یجرویدکے رو سے اگر بُت پرستی نہ کرے تو دوزخی ہے پس قرآن سے بُت پرستی مردود اور وید سے ثابت ہوئی۔ اور سوال دوئم وسوئم کا جواب بحوالہ قرآن شریف اوپر گزرا اور چوتھا سوال غلط ہے کیونکہ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ کے معنے میں لاؤ ایک سورت یہ نہیں کہ لاؤ ایک آئت پس سورت کے مقابل سورت لانی چاہیے نہ آئت اور یہ آئت تو ہے کہ جس میں فصاحت ہے نہ بلاغت اور بالکل بے ہنگم جسپر اہل تکذیب مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتے چہ خوش ؎ دندان سگ گوشت خر۔ سوال پنجم کا جواب یہ کہ مسلمان وہ ہوتا ہی جو مسلمات

قرآنی مانے چونکہ شیطان کا وجود قرآن سے بدلائل مشہود ہے اسواسطے بالاتفاق تمام معقول پسند مسلمان اُس سے انکار نہین کر سکتے لیکن وجود ارواح وغیرہ کی مانند اسکا وجود بھی غیر مرئی ہے اور نظر نہ آنیکے سبب اس سے انکار جب ہو سکتا ہے کہ ارواح وغیرہ کی ذات سے بھی انکار کیا جاوے کیونکہ وہ بھی نظر نہین آتی - اسکا مکمل و مدلل بیان حصہ اول مین گزرا - ناظرین تہذیب المکذبین ملاحظہ فرمائین -

ویدسے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۷

सनो बन्धुर्जनिता सविधाता धामानि वेदभुवनानि विश्वा।
यत्र देवा अमृत मान शाना स्तृतीयेधा मन्नध्ये रयन्त ॥

اقول - لفظ اسکے یہ ہین سہ نہ بندہو جنیتا سہ بدہاتا دہامانی وید بھوونانی وشوا یتر دیوا امرت مان ستاناس ترتیے دہامن دھیر ینت یہ یہ منتر بھی کلام الٰہی قرآن شریف کے سامنے رکھنے کے قابل نہین کیونکہ سمبھو رشی کا کلام ہے - یجروید کے دیانندی بھاشی مین اسکی پیشانی پر بیدوالون نے اس طرح لکھ رکھا ہے -

सनबन्धुरित्यस्य स्वयम्भु ऋषिः भुरिगार्षी त्रिष्टुप्छन्दः पुरुषो देवता ।

قولہ - پرماتما ہی ہمارا سہایک اور پالن کرنے والا اور وہی تمام جگت کا دھارن کرنے والا سب دہام ایک لوک لوکانتر رچکے انت سروگتا سے بچار تھ جانتا ہے اُسی کے آسرے سے دُکھ رہت موکش پد کو ہم لوگ پراپت ہوتے ہین اُسکے سوا کوئی سہایتا اور عبادت کے یوگ نہین -

اقول - یہ ترجمہ اگر صحیح ہے تو اہل تکذیب نے خبط مین اسکے خلاف جو یہ ترجمہ لکھا ہے کہ (اُسی کے گیان اور آنند مین جیو مکش حاصل کرتے ہین یعنی پرم آنند کو پہنچکر موکش اوستھا مین رہتے ہین وہان دُکھ اور دوکسی پرکار نہین ہوتا) غلط ہے اور جو یہ صحیح ہے تو اُسی کے آسرے سے تا آخر مرقومہ تکذیب غلط ہے اور دونو صحیح نہین ہو سکتے - اب ناظرین کی عقل حیران ہے - منتر ایک مترجم ایک اور اسقدر اختلاف ہم کسکو سچا جانین اور کسکو جھوٹا گنین اور طرہ یہ کہ منتر مذکور کے لفظون سے ان دونو ترجمون کو لگاؤ ہی نہین اور لفظی معنے اسکے یہ ہین (سہ) وہ (نہ) ہمارا (بندہو) بھائی (جنیتا) باپ (سہ) وہ

(بدہاتا، بڑہانے والا (دہامانی) سکانون کو (وید) جاننے والا (بھوونانی) کرہون والا (وشوا) وشوا دیو ریتر، جسمین (دیوا) دیوتا لوگ (امرتم) زندگی (آن شاناہ) چاہنے والے (ترتیے) تیسرے دھام) مکان کو (ادھیرینت) جاتے ہین - فائدہ مگراس سے وہی پرمیشور کا والد اور رشتہ دار ہونا اور تیسرے مکان مین قیام فرمانا اور اُسکے پاس دیوتا وُنکا تشریف لیجانا وغیرہ ثابت ہوتا ہے جسکو دیانندی ظاہر کرنا نہین چاہتے کسی پردغا حکمت عملی کے سبب پوشیدہ رکھنا واجب جانتے ہین حالانکہ وید یہی باربار اظہار فرماتا ہے - چنانچہ یجروید کے سترہوین ادھیا کے ستائیسوین منتر کے شروع مین ہے - پرمیشور (یو) جو (نہ) ہمارا (پتا) باپ (جنیتا) حقیقی والد - اور اُسکے بتیسوین ادھیا کے منتر اول کے آخر مین ہے کہ (سہ) وہ (پتوہ) باپونکا (پتا) باپ (است) ہے - یعنی وہی پرمیشور سب کا جد اعظم ہے اور گیتا کے شلوک چارسو باون مین ہے کہ اے پرمیشور تم برہماجی کے جد امجد ہو مین تمہین سجدہ کرتا ہون اور اسی تکذیب مین اہل تکذیب نے بھی اُسے بڑے ابا یعنی پرم پتا لکھکر پکارا ہے اور رگوید کی پہلی اشٹک چھٹوین ادھیا کے سولہوین ورگ کے دسوین منتر مین ہے مگر اسکو یجروید کے مصنف نے وہان سے چرا کر یجر کے پچیسوین ادھیا مین بھر لیا ہے -

अदिति द्यौरदितिरन्तरिक्ष मदिति र्माता सपिता सपुत्रः।
विश्वे देवा अदितिः पंचजना अदिति र्जात मदिर्जनि त्वम ॥

وید کا مصنف پرمیشور کی ادیتی نام سے تعریف کرتا ہے کہ (ادیتر دو) ادیتی سورگ ہے (ادیتر انترکشم) ادیتی خلا ہے (ادیتر ماتا) ادیتی والدہ ہے (سہ) وہی (پتا) باپ ہے (سہ) وہی (پوترہ) بیٹا ہے (وشویدیوا) ادیتی ہی جملہ جہان ہے (ادیتی پنچ جنا) ادیتی ہی پانچ قسم کے آدمی ہے (ادیتر جاتم) ادیتی ہی مولود یعنی بچہ ہے (ادیتر جنتوم) ادیتی ہی جننے والا یعنے والد ماجد ہے اور اتھروں وید کا مصنف اسپر یہ حاشیہ چڑہاتا ہے یعنی پرمیشور کو مخاطب کرکے سٹری سُر مین گاتا ہے -

त्वम् स्त्री त्वम् पुमान सित्वं कुमारो उतवा कुमारी त्वं जीरणो दण्डेन
वंचसि त्वं जातो भवसि विश्वतो मुखः॥ अथर्व० कां॰ १०स ८म. २७ ॥

کہ اے پرمیشور (توم) تو ہی (استری) عورت ہے (توم) تو ہی (پومانسی) مرد ہے (توم) تو ہی (کمار) کنوارا لڑکا ہے (اُت وا کماری) تو ہی کنواری دختر ہے (توم) تو ہی (جیرنی) بوڑہا ہے (ڈنڈین ونچسی)

لاٹھی کے سہارے سے چلتا ہے (توم) تو ہی (جاتو) پیدا ہوتا ہے یا سب مخلوقات (بھوسی) ہے
(دوشو تو) ان گن تیرے (مُکھہ) مُنہہ ہین اور گیتا ادھیایہ نو شلوک ستر ہین پرمیشور فرماتا ہے باپ اور
مان اور دادا اور پر دادا اور رگ اور اوم اور تینون وید وغیرہ سب کچھ مین ہی ہون اور یجروید کے
بتیسوین ادھیایہ مین سیمبھو برہم رشی آریون کے پرمیشور کی تعریف کرتا ہے تدیو گنس تداد تیس تدوایس
تدو چندرماہ تدیو شکرم تد برہم تا آپہ سہ پرجاپتیہ ۔ ترجمہ (تت) وہ (وایوہ) ہوا ہے (تت) وہ
(ایو) ہی (اگنی) آگ ہے (تت) وہ (ایو) ہی (ادیتہ) سورج ہے (تت) وہ (وایوہ) ہوا ہے
(تت) وہ (او) وہی (چندرماہ) چاند ہے (تت) وہ (ایو) ہی (شکرم) زہرہ ہے (تت) وہی (برہم)
برہما ہے (تا) وہی (آپہ) پانی ہے (سہ) وہی (پرجاپتی) رعیت کا مالک ہے ؎ خود کوزہ و خود کوزہ گر و
خود گل کوزہ ۔ یا یون سمجھنا چاہیئے ؎ رام راجا رام پرجا رام ساہوکار ہے ÷ رام سودا رام نقدی
رام ہی بازار ہے ÷ بقول شخصے بڑے میان تو بڑے میان چھوٹے میان سبحان اللہ ۔ اب یدون کے
ماول کی تاویلین سُنیئے ۔ ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۰ مین لکھا ہے ÷

जोसबकारक्षक जैसापिता अपनेसन्तानो पर सदा कृपालुहोकर उनकी
उन्नति चाहताहै वैसाही परमेश्वर सबजीवों की उन्नति चाहताहै वैसाही
उसका नामपिताहै जोपिताओं का भी पिताहै इस्से उस परमेश्वर का नाम पिता
महहै जोपिताओं के पित्रों का पिताहै इस्से परमेश्वर कानाम प्रपितामहहै
जैसे पूर्ण कृपायुक्त जननी अपनी संतानो का सुख और उन्नति चातीहै वैसे
परमेश्वर भी सब जीवों की बढती चाहताहै इस्से परमेश्वरका नाममाताहै ॥

جیسے باپ ہمیشہ اپنے بچون کی بہتری چاہتا ہے ویسے ہی پرمیشور بھی سب کی بھلائی چاہتا ہے
اسواسطے اُسکا نام باپ ہے اور چونکہ وہ باپون کا باپ ہے اسواسطے اُسکا نام پتامہا یعنی دادا
ہے اور چونکہ وہ دادون کا بھی دادا ہے اسواسطے اُسکا نام جد اعظم ہے اور چونکہ وہ والدہ
کی طرح محبت سے پالتا ہے اسواسطے اُسکا نام والدہ ہے اور کتاب مذکورہ کے صفحہ ۱۰
مین لکھا ہے ۔

जोसन्तानों का अन्न और सतकार से रक्षक वा जनक होवह पिता जोपिताका

पिताहो वह पितामह और जोपितामह का पिताहो वह प्रपितामह जो अन्न
और सतकारों से सन्तानों का मान्य करे वह माता जो पिता की माताहो वह
पिता मही और जोपितामह की माताहो वह प्रपिता मही ॥

کہ جو اولاد کا نگہبان اور جنک یعنی جنانے والا ہو اُسکو باپ کہتے ہین چونکہ پرمیشور سب کا محافظ
اور جننے والا ہے اسواسطے اُسکا نام باپ ہے چونکہ وہ باپون کا بھی باپ ہے اسواسطے اُسکا نام
دادا ہے چونکہ وہ دادون کا بھی دادا ہے اسواسطے اُسکا نام پردادا ہے اور جو محبت سے بچون کو پالے
اُسکو مان کہتے ہین چونکہ پرمیشور سب کو محبت سے پالتا ہے اسواسطے اُسکا نام مان ہے چونکہ وہ ماؤن
کی بھی مان ہے اسواسطے اُسکا نام نانی ہے چونکہ وہ باپون کی بھی مان ہے اسواسطے اُسکا نام دادی ہے
چونکہ وہ نانیون کی نانی اور دادیون کی دادی بھی ہے اسواسطے اُسکا نام پڑنانی اور پڑدادی بھی ہے
مگر افسوس کہ دیانند جی مر گئے اور یہ رہ گیا کہ پرمیشور سب مردون کی عورت اور سب عورتون کا خصم اور
سب کا بیٹا اور کنواری اور کنوارا اور بچہ اور بوڑھا کیونکر ہو سکتا ہے خیر اگر پدر نتواند پسر ہم
تمام کند اُسکے جانشین ہی اس مضمون کو ٹھکانے لگا دین اگر نہ لگ سکے تو ان کفریات ہزلیات سے
باز آئین اور ستیارتھ پرکاش سے یہ تاویلون کی بھرمار جو کچھ درج کی گئی ہے اُسکی تردید کہون یا تائید
گیتا مین اس طرح لکھ رہی ہے - دسوین ادھیا بھبوت جوگ شلوک ۲۱ سے ۳۹ تک پرمیشور فرماتا ہی
بارہ سورجون مین بشن اور روشن اشیا مین آفتاب اور ہواؤن مین مریچ اور ستارون مین چاند اور
ویدون مین سام اور دیوتاؤن مین اندر اور حواسون مین دل اور تمام مخلوقات مین وہ کہ جسکے سر مین
عقل ہے اور رُدرون مین شنکر اور راچھسون مین ہرناچھ اور بسو مین آگ اور پہاڑون مین سمیر پربت
اور پروہتون مین برھسپت اور خوشبوئیون مین سوام کارتک اور دریاؤن مین سمندر اور رشیون مین
بھرگ اور لفظون مین اوم اور ذکرون مین دعوت اور پہاڑون مین ہمالیہ اور درختون مین پیپل
اور برہمنون مین نارد اور گندھرپون مین جسرت اور طبیبون مین کپل اور گھوڑون مین اونچی ہاتھیون
مین ایراپت اور آدمیون مین راجہ ہتیارون گرزگاوون مین کام دہن اور شہوتون مین مباشرت یعنی
عورت مرد کا ہمبستر ہونا اور سانپون مین باسک ناگ اور راچھسون مین پہلاد اور نجومیون مین
ساعت اور حیوانون مین شیر اور پرندون مین گرڑ اور چھتریون مین رام دریائی چیزون مین

ندیون مین گنگا - اور برہما چومکہا اور منگسر کا مہینہ اور بسنت کا موسم اور جوے بازون مین فریب
گھرون مین جلال جنگ مین فتح وسویدیوا اور ارجن اور بیاس اور وسنا یہ سب افضل ہین یعنی مین
ہی ہون انتہے! - یعنی سب کچھ پرمیشور ہی کی ذات ہے -

قولہ - اس مقابہ سے حضرت انصاف پسند تعلیم حق اور ثبوت توحید کا اندازہ کرلیوین کہ ویدمین توحید
وجود صانع عالم اس کثرت سے موجود ہے کہ جسکا عشر عشیر بھی دوسری کتابون سے مفقود ہے -

اقول جن اُنون کو آنجناب نے ہستی صانع عالم کی دلیل گردانا ہے وہ اُسکی ہستی کی دلیل نہین
بلکہ دعائین یا مثل یا تذکرہ ہین بغرض عبرت نقل کئے گئے اور جومنتر اُنکے مقابل درج کئے گئے ہین
وہ خیالی دعوے یا دعائین یا ہمہ اوست کے مضمون ہین ہستی صانع عالم کی دلیل نہین جس سے
بخوبی روشن ہے کہ اہل تکذیب تعلیم حق اور ثبوت توحید سے واقف نہین اور کندیدن کوہ و بر
آمدن موش دم بریدہ آپکی اس جانکاہی کا ثمرہ ہے - اگر ویدون مین توحید خالص ہوتی یا دلیل
ہستی صانع عالم قادر مطلق کا ثبوت کافی طور پر پایا جاتا تو اُسکے بانی مبانی بیاس جی اور شنکرجی
زرتشت پر ایمان نہ لاتے اور گوتم اچارج جیسے بزرگ نیائے درشن وغیرہ نہ بناتے اور نہ دلائل عقلیہ
سے ویدون کی دھجیان اُڑاتے اور ویدون کو چھوڑ کر برہما اور لنکا اور اکثر حصص ہند کے باشندے
وام مارگی - گوتمی - سراوگی - جینی - پارسی - عیسائی - موسائی - محمدی - سکھ وغیرہ نہ بن جاتے اور
بدھ مت وغیرہ سروگیہ بنکر گوہ - سانڈے اور کینچوے اور کچھوے نوش جان نفرماتے -

توحید کو پایۂ ثبوت پہنچانا

ناظرین یہ مدعی کی دوسری دلیل تھی اسلئے یہان پر لازم تھا کہ منشی جی وید کے چند توحیدی منتر بمقابلہ
آیات قرآنی نقل کرتے چونکہ وید مین توحید کو پایۂ ثبوت پہنچانے والا ایک منتر بھی نہین اور قرآن شریف
مین صدہا آیات موجود ہین - اسواسطے آنجناب نے اس سے روگردانی کرکے داراشکوہ وغیرہ کی آراے
اور خیالات نقل کرنا شروع کردیا ہے جس سے اُسکے وید کو تائید یا دین حق کو نقصان ذرہ بھر بھی متصور
نہین چونکہ مین نے آیات توحید کو اوپر بکثرت لکھدیا ہے اسواسطے یہان بسبب طوالت اور آیات کا درج
کرنا قرین مصلحت نہین سمجھتا اور جن آراے سے معترض نے اپنا مطلب نکالا ہے انکی رد کی طرف رجوع

کرتا ہون وہو ہذا۔

قولہ۔ ویدک توحید کے بارہ مین شہزادہ دارا شکوہ سر اکبر مین فرماتے ہین۔

اقول۔ داراشکوہ کی یہ رائے اہل ایمان کیواسطے حجت اور برہان نہین ہوسکتی وجہ یہ کہ وہ گرویدہ دید تھا نہ مومن فرقان اسی واسطے بادشاہ عالمگیر نے اُسکو مرواڈالا تھا ورنہ حقیقی بھائی کے گلے پر خنجر کون چلواتا ہے اور جس توحید کی نسبت وہ رقمطراز ہے وہ ویدون سے مستنبط نہین ہمہ اوست اور شرکانہ تعلیم کے مضمون مین جس تکذیب پر اہل تکذیب بھی بظاہر مفتون ہین اور اس سے استدلال بوجوہ ذیل باطل ہے (۱) داراشکوہ کے نزدیک برہما بشن۔ مہادیو وغیرہ۔ جبرئیل اسرافیل میکائیل وغیرہ فرشتون کے نام ہین اور دیانندیون کے عندیہ مین فرشتے کوئی چیز نہین۔ (۲) اسُر کے معنے شیطان اور راچھس کے جن داراشکوہ نے لکھے ہین اور آریون کے نزدیک جن اور شیطان کوئی چیز نہین۔ (۳) اندر اور اگنی وغیرہ اسکے خیال مین دیوتا یا موکل فرشتون کے نام ہین اور پاکھنڈی دیوہا اور فرشتون کے وجود سے منکر لاکلام ہین (۴) القول داراشکوہ باون اُپ نشید توحید کا چشمہ ہین چنانچہ اسنے اسی خیال سے اُنکا ترجمہ کیا ہے اور دیانندی گیارہ سے آگے سب کو جھٹلاتے ہین۔ (۵) داراشکوہ کے علم مین باون اوپ نشید پرمیشور کی قیل قال ہین اور اہل تکذیب کے نزدیک وہ مختلف اوقات کے پنڈتون کے اقوال ہین (۶) دارا شکوہ ویدون کو قرآن کی تفسیر قرار دیتا ہے اور توحید کا حصر انہین پر تمام کرتا ہے باقی امنہ اللہ اور خیر صلاح۔ اگر اہل تکذیب کا بھی یہی مقولہ ہے تو شاہد و مشہود سچا ہے اور جو مدعی امورات مذکورہ بالا مین اپنے شاہد کے خلاف ہے تو اسکی شہادت بھی مثل لاف گزاف سے بر ثقاہت نہین قابل سماعت نہین۔ علاوہ برانِ داراشکوہ کی یہ رائے بھی ناصواب ہے قابل داد نہین مورد عتاب ہے چنانچہ وہ کہتا ہے "چون قرآن مجید اکثر مرموز است و دانندگان کمیاب تا آخر۔

اقول۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن حق ہے اور اہل تکذیب کہ توحید قرآنی سے انکار کرتے ہین جھوٹے ہین۔ اور لاریب قرآن مجید بغیر اُستاد کامل کے سمجھہ مین نہین آسکتا اور یہی باعث ہوا کہ داراشکوہ اُسکے فیض سے محروم رہا ورنہ اور کوئی وجہ اُسکی محرومی و بے نصیبی کی معلوم نہین ہوتی

قال برخلاف جہلاے این وقت کہ خود را علما قرار دادہ اند و درپے قتل و آزار و تکفیر و انکار خداشناسان و موحدان افتادہ رہزنان راہ خدا اند۔

اقول - جہلائے این وقت سے اگر محمدی علمار خیال کئے جائین اور خداشناس موحد کا فرقرار دیے جائین تو داراشکوہ بیشک کافر تھا اور واجب القتل کہ کافرون کو موحد اور خداشناس اور دین کے سردارون کو رہزن اور جاہل و موذی قرار دیتا ہے اور اگر اس سے پنڈت لوگ مراد لئے جائین تو یہ لازم آتا ہے کہ عالمگیر کے عہد مین بھی ہنود مین اسی طرح تفرقہ تھا جیسا آجکل ہے اور اپنے خیالات کو حق اور دوسرے کے باطل ٹھہراتے اور ایک دوسرے کے قتل و آزار کے درپے رہتے تھے -

قال - چنانچہ بعد از تحقیق معلوم شد کہ درمیان قوم ہنود چار کتاب آسمانی بر انبیار آنوقت ظاہر شدہ و این معنے دبا ہمی جنگ و مقابلہ) از ہمین کتابہا ظاہر است و خلاصہ اسرار سلوک توحید در آن درج است و آنرا اُپنشید نامند -

اقول - یعنے انہین چارون کتابون کو اُپنشید کہتے ہین یہ داراشکوہ کی تحقیق تھی جسپر اہل تکذیب نازان ہین اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اُسکو ویدون کی صورت دیکھنی بھی نصیب نہین ہوئی -

قال - اُپنشید در سنسکرت بمعنے اسرار پوشیدنی ست لہذا این جماعت آن را پوشیدہ دارند از اہل اسلام و کسان دیگر ادیان -

اقول - یہ لفظ مرکب ہے उप اُپ بمعنے اختصار و خلاصہ چیز ہے اور नि نی (اوپ سرگ) اور सद سد مصدر ہے اور یہ مصدر بمعنے دعوت اور پکارنیکے آتا ہے اسلئے اسکے معنے ہین خلاصہ دعوت لوگون نے چند رسالے ویدون سے منتخب کرکے اسی نام سے مشہور کردیے ہین اور حقیقت یہ کہ جو ویدون مین ہے وہی ان مین ہے مگر افسوس ہندؤن نے اُس سادہ لوح بادشاہ کو دہوکے مین ڈالکر بے ایمان تو بنا یا مگر بعت وید کے حسن و جمال کا جلوہ نہ دکھایا اور یہ ظاہر ہے کہ وہ اگر وید کے گیتون سے آگاہ ہوتا تو اُپنشیدون کے روئے نہ روتا -

قال - و مطابق قرآن مجید بلکہ تفسیر آن صریحا یافتہ -

اقول - مکذبین کو بھی اپنے مشاہدے کے اقرار موافق مان لینا چاہیے کہ باون ادپ نشید الیشور کا کلام اور قرآن کی تفسیر ہین مگر افسوس کہ قرآن بعد مین نازل ہوا اور اُسکی تفسیر ویدون کے خلاصہ مین روئے زمین پر پہلے ہی سے پھیل گئی - محقق ہون تو ایسے اور شاہد ہون تو ایسے - جنکے شامت اقبال سے مدعی کی خود ڈگری ہوجائے ؎ وزیرے چنین شہریارے چنان + جہان چون نگیرد قرارے چنان +

قال - وانہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطہرون - ترجمہ - قرآن کریم
کتابیست کہ آن پنہان ست و اورا ادراک نمیکند مگر ولیکہ مطہر باشد -

اقول - ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا - یہ دارا شکوہ کی عقل و علمی لیاقت ہے جسپر ویدون پر
ریویو کرنے بیٹھے ہین اُپ نشیدون کو وید قرار دینا پھر اُنکو کتاب مکنون شمار کرنا اور قرآن شریف
اُن مین پنہان سمجھنا کتنی بڑی نادانی ہے اور مطہرون کے معنے ہندون کے دل دارا شکوہ کے گھر کی
لغت معلوم ہوتی ہے یا اہل تکذیب سے مانگ لی ہوگی - کتب شریعت احمدیہ سے اُسکو کچھ واسطہ نہین
ناظرین صحیح ترجمہ آیت ملاحظہ فرمائین - وانہ اور یہ کتاب کہ حضرت رسالتمآب جناب محمد رسول اللہ
صلعم پر نازل کی گئی ہے لقرآن کریم البتہ قرآن مجید و فرقان حمید ہے فی کتاب مکنون لوح محفوظ پر
مرقوم ہے لا یمسہ نہین چھوتے لوح محفوظ کو الا المطہرون مگر پاک فرشتے تنزیل من رب العلمین
قرآن اللہ رب العلمین کی جناب سے پارہ پارہ نازل ہوا ہے انتہے - اب ناظرین انصاف فرمائین مضمون
قرآنی کیا ہے اور وہ سادہ لوح سمجھا کیا ہے اور مطہر یعنے پاک فرشتے کجا اور ہندون کے دل کجا بالقول شخصے

چراغ مردہ کجا چشمۂ ہور کجا — ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

علاوہ برین سر اکبر کوئی مذہبی کتاب نہین مستند ذخیرہ نہین جسپر اور صدہا کتابین ہین ایسی ہی ایک وہ بھی
ہے اہل اسلام کے نزدیک الشفاء مادہو رام سے زیادہ تر وقعت نہین رکھتی - حیرت کا مقام ہے کہ باتفاق
جنود ہنود ویدون کے ہر سکت ہر منتر پر لکھا رہا ہے کہ یہ فلان فلان رشی کا کلام ہے الہامی اور منزل
من اللہ نہین ہے اہل تکذیب اسکو ایک سرے سے جھٹلاتے ہین اور علماء و فضلاء ہند اپنے اباؤ اجداد
پر طرح طرح کے الزام اور اتہام لگاتے ہین انکی اس رائے محررہ بالا کو بالکل نہین مانتے ایک جاہل مطلق اور
نام نہاد کے مسلمان کی بکواس بے اساس پر جان فدا ہین حالانکہ وہ ویدون کی صورت سے بھی واقف
نہین تھا اور اُسکی یہ رائے اُن اُپ نشیدون کی توحید پر ہے - جنکو اہل تکذیب خود بھی اور اُنکا گرو بھی
بار بار جھٹلا چکا اور لوپ لیلا بتلا چکا ہے اور دس سے زیادہ گنتا ہی نہین -

قولہ - حاشیہ اہل اسلام سے چھپانیکا یہ مطلب تھا کہ وہ غیر مذہب کے کتب خانہ جلا دیا کرتے تھے -

اقول - یہ حاسدانہ تحریر جہالت پر مبنی ہے - اسلام آنحضرت صلعم اور آپکے اصحاب کی پیروی کا
نام ہے سو آنجناب سرور عالم اور آپکے اصحاب کرام نے کبھی ایسا کام نہ خود کیا اور نہ کسی کو ایسا کرنیکا

حکم دیا ورنہ آجتک آپکی اُمت کے سردارون نے کہین ایسا برتاؤ برتا علی السبیل تسلیم اہل اسلام
اگر اپنا یہی دستور العمل بناتے تو پہلے اہلِ تکذیب کے اُستادون یہود و نصارے کے کتب خانون پر
عمل فرماتے بعد مین یونانی علوم و فنون پر ہاتھ چلاتے پھر ہندوستان کی پوتھیان مہابھارت
رامائن ۔ بھاگوت ۔ اٹھارہ پران چھ شاستر چارون وید جلاتے ۔ پھر جوتش وغیرہ مین آگ لگاتے
آپ اور آپکے دھرم کے باپ جیساکہ پیدا ہوئے تھے ویسے ہی ہندی علوم سے محروم جاتے ۔
سومنات اور بنارس کے مندرون کی تباہی و بربادی جس طرح ہر ایک تواریخ مین مذکور ہے اسی طرح
پوتھیان جلانے کے فسانے کتب تواریخ مین نظر آتے اہل تکذیب اس زور شور سے تکذیب مین
صفحہ ۱۰۱ سے ۱۱۰ تک یہ دریغ نکرتے کہ مسلمانون نے تمام علوم یونان اور روم سے اور یونانیون
وغیرہ نے ہنود سے اخذ کئے ہین کیونکہ اس سے اسلامیون کا جامع العلوم ہونا ثابت ہوتا ہے بس
وہ اگر جامع العلوم ہین تو محرق نہین ہو سکتے آپ کی وہ تحریر دام تزویر ہے اور اہل حق کی نظرون سے
چونکہ ایسی تاریخ معتبر شہادت کوئی نہین گزری کہ جس سے مسلمان ہندؤن کا کتب خانہ جلانیوالے
ثابت ہون اور متواتر روائیون اور موجودہ کتابون سے اُنکا مترجم ہونا ہی پایا جاتا ہے اسواسطے
وہ جامع فنون ضرور ہین محرق علوم نہین ہو سکتے چنانچہ موسی القرائی اور محمد بن اسماعیل وغیرہ
جماعت مومنین نے صدہا کتب خلاف مذہب کا ترجمہ مختلف زبانون سے عربی مین کیا ہے اور
فیضی وغیرہ فضلاء ہند نے کلیلہ و دمنہ وید اور اُپ نشید اور گیتا اور بھاگوت اور نلدمن وغیرہ
کتب ہنود کو سنسکرت سے فارسی کر دیا ہے اور خود بدولت نے بھی نسخہ خبط اور تکذیب مین اس
بخوبی مان لیا ہے پھر خدا جانے اپنے لکھے کو انہون نے خود ہی رد کرکے یہان پر مسلمانون
کو ملزم کیون ٹھہرایا ہے ۔

قولہ ۔ سکندریہ کے کتب خانہ کی تباہی ۔

اقول ۔ یہ کتب خانہ یہود کا تھا نہ ہنود کا سمندر کے اُدھر تھا نہ ادھر اور شارع اسلام
علیہ الصلوۃ والسلام سے سالہا سال پیشتر عیسائیون کے ہاتھ سے جل چکا تھا (دیکھو تصدیق
البراہین احمدیہ جناب حکیم نورالدین) آپ ناحق سمندر پار جاتے ہین اور بیہودہ الزام اہل اسلام لگاتے
ہین ۔ بنارس ۔ اجودھیا ۔ گڈھ ۔ ہردوار ۔ ہستناپور ۔ دہلی وغیرہ کے کتب خانون کا ذکر کیا ہوتا یا

کسی جلی بھنی پوتھی کا اپنے گھر سے پتا دیا ہوتا تاکہ آپکا دعوےٰ سچا سمجھا جاتا اور دیکھنے والون کو بھی
یقین آتا کیا خوب ٭ گھر مین سوت نہ کپاس اور جولاہے سے لٹھم لٹھا - بفرض محال اگر آپکو
بھی اسی کتب خانہ کی تباہی کی شکایت ہے تو بیان فرمائیے یہ کونسی مستند کتاب کی روایت ہے - اگر وہ
معتبر واقعی ہوگی تو اہل حق بھی تسلیم فرمائینگے اور اگر کوئی فرضی یا موضوع یا ناصواب ہوگی تو
جھوٹے کو گھر تک پہنچائینگے مگر اب یہ سخت دقت پیش آئی کہ اہل تکذیب اسلامیون کو محرق کتب
بیان فرماتے ہین اور آپکے شاہد محررہ تکذیب وخبط لیکھرام انہین ناقل وجامع علوم بتاتے ہین
(دیکھو تکذیب صفحہ ۱۰۱ سے ۱۱۰ تک اور خبط باب آریون کی علمیت) اب عقل حیران ہے کسکو سچا کہین
اور کسکو جھوٹا کہین -

قولہ - بعض ہنود سے مراد بودھ اور جین ہین جو بیجا عیب جوئی کرتے ہین -

اقول - اگر ویدون مین ذاتی عیب ہین تو اہل خلاف کے چھپانے اور تاویلون کے جال پھیلانے
سے چھپ نہین سکتے ٭

سگ مگس را گر کنی مقلوب ۔۔۔ عاقبت غیر سگ مگس نشود

جینی بے قصور ہین اور حق ظاہر کرنیکے سبب معذور ہین اگر وید در حقیقت بے عیب ہین تو معترض
مجرم لاریب ہین چونکہ بودھ عقل پر چلنے اور جینی جے منی جی کے پیرو ون کو کہتے ہین اسواسطے وہ
بڑے فلاسفر اور گھر کے بھیدی ہین اُنکی توہین نہین کرنی چاہئے ذرا وید پر بھی غور فرمائیے اگر وید
معقول ہوتا تو سب کو دل سے قبول ہوتا وہ اپنا مسلک الگ نہ بناتے اور نہ ویدون کو ہی آگ
مین جلاتے (دیکھو ستیارتھ کا گیارھوان سمولاس ذکر جین مت) نہ معلوم اس آتش زدگی کو
اہل تکذیب کیون چھپاتے ہین اور غریب مسلمانون کے سر جھوٹے الزام لگاتے ہین اور صاف صاف
نہین کہدیتے کہ غیر مذاہب اور دیگر ادیان والون سے اپنا دھرم پستک پوشیدہ رکھنا ہمارا مذہب قدیم
ہے اور یہی قدیم سے آریون کی تعلیم ہے - دیکھو دھرم شاستر ادھیا چوتھا شلوک ۸۱ و ۹۹ - ادھیا آٹھوان شلوک ۲۰ و ۲۱ - اور ادھیا نوان شلوک ۳۱۹ -

ان سب کا ترجمہ لالہ سوامی دیال صاحب نے یہ کیا ہے جو شخص کسی شودر کو مذہب اور رسوم کی نصیحت
کرتا ہے وہ اُسی شودر سمیت اسمبرت نام دوزخ مین پڑتا ہے حرف بحرف الگ اور صاف صاف پڑھے

جو قوم سے برہمن ہو اور برہمن کا کام نہ کرے بلکہ بدمذہب اور بے وقوف ہو وہ راجہ کو مذہبی
نصیحت کر سکتا ہے - اور شودر کیسا ہی دیندار اور فاضل ہو نہین کر سکتا جس راجہ کا مذہب شودر بیان
کرتا ہے اُسکا راج دیکھتے دیکھتے ہی ایسا تباہ ہو جاتا ہے جیسے گائے دلدل مین پھنسکر مرجاتی ہے - برہمن
لوگ اگرچہ تمام اعمال ناشائستہ کرین تو بھی پوجنے کے قابل اور بڑے دیوتا ہین - اگر کوئی شودر
برہمنون کو وید پڑھتے سُنے تو اُسکے کانون مین سیسا پگلا کر یا موم گلا کر ڈالا جائے اور خود شودر ہی
وید پڑھے تو اسکی زبان کٹوا ڈالنی چاہیے یہی سزا اُسکے واسطے مقرر ہے (یہان صاحب بیچارے نے خطا بھی
بڑی زبردست کی ہے) براہمن سب سے افضل ہے اگر وید پڑھتے پڑھتے وہ کہین اپنا اسباب بھول جائے
تو اپنی ضرورت کے موافق کسی کسان یا شودر کے گھر سے اتنا خود چرا لے یا دوسرے سے خود چوری کرالے
اور ایسی باتون کا ذکر حاکم وقت کے روبرو نہ کرنا چاہیے (یعنی برہمن کی چوری چھپا لینی چاہیے اور حاکم
بھی ایسے ذکر نہ سُنے - شودر کی بخشش صرف اسی پر ہے کہ وہ برہمن کی خدمت کرتا رہے علاوہ برین
اُسکے دوسرے اعمال خواہ کتنے ہی نیک ہون سب باطل ہین - شودر وغیرہ نیچون کو مال جمع کرنیکی اجازت
نہین ایسا نہو کہ وہ مالدار ہو کر برہمنون کو اپنا محکوم بنالین - انتہے - خلاصہ یہ کہ برہمن رجپوت اور ویش
کے علاوہ جاٹون گوجرون کایستھون - اہیرون - سُنارون - لوہارون - نائیون - دھمیرون وغیرہ
ہم مذہبون اور جینی بام مارگی اور گوتمی اور عیسائی - محمدی وغیرہ غیر مذہبون اور سادہون گوسائیون
وغیرہ پرمیشور کے پیارون کو وید سُننا سُنانا اور پڑھنا پڑھانا اور یگ کا پرساد کھلانا درست نہین
اسواسطے وہ اکثر ہندؤن اور غیر مذہب والون سے چھپاتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ سکھون اور
مسلمانون اور جینیون وغیرہ کے ہاتھ فروخت نہین کرتے اور نہ اُنسے خود خرید لیتے ہین - بھو مصر جی
خواہ نخواہ جھوٹ بولتے نہین شرماتے -

قولہ صفحہ ۸۰ - راجہ رام موہن صاحب بانی مبانی برہمو سماج کی رائے ویدون مین نہ صرف علم طب - ریاضی
اسلحہ ہی ہے بلکہ ان مین اخلاق نیچرل فلاسفی اور تمام علوم و فنون کا بھی بیان ہے -

اقول ہوگا لیکن توحید الٰہی کا بیان بالکل نہین اگر ہوتا تو راجہ صاحب موصوف بھی اپنی رائے
مین ظاہر کرتے اور اہل تکذیب بھی دوچار منترون کے زور سے توحید کو پایۂ ثبوت پہنچاتے ادھر
اُدھر کی باتون سے آریون کے جی نہ بہلاتے -

چونکہ مدعی ویدنے اس دوسری دلیل یعنی توحید کو بپایہ ثبوت پہنچانے پر ویدون سے کچھ نہین نقل کیا اور بزعم خود وید سے برتر خیال کر کے دارا شکوہ اور راجہ صاحب مذکور کی رائے کو یہان دلیل دعوے خود گردانا ہے حالانکہ یہ دونو اُسکے مفید مدعا نہین کیونکہ دارا شکوہ کی رائے اُن اُپ نشیدون کی نسبت ہے جنکو آریہ خود بھی نہین مانتے اور راجہ صاحب کی یہ رائے دوسرے علوم کی بابت ہے نا ثبوت توحید پر نہین اسلئے یہان پر مین بھی دو چار صاحبون کی رائے پر اس مضمون کو ختم کرتا ہون۔ گرو نانک جی کتاب سکھنی مین فرماتے ہین۔

وید پڑھت برہما مرے چارون وید کہانی ۔ سادھو کی مہا وید نہ جانے

مطلب یہ کہ وید کی تلاوت کر کر برہما جی بھی مر گئے اور کچھ ہاتھ نہ آیا۔ فقیر کی حقیقت و تعریف وید کیا جانے یعنی ویدون مین توحید و معرفت کچھ نہین ہے اور اسی کے موافق پرمیشور کے گوسائین کبیر داس بیجک مین فرماتے ہین ؎ وید پران پڑھے پڑھ گیتا ÷ رام بھجن بن رگھبو ریتا ÷ یعنی گیتا کرشن جی کی اور وید اور پران تو نے بیشک پڑھے مگر پرمیشور کے نام سے خالی رہا یعنی اُن مین پرمیشور کی توحید نہین۔

حکیم جگناتھ صاحب عدلی والیا مقیم کمبوہ دروازہ میرٹھ کی رائے یہ ہے۔ ان ویدون مین کہ آریا بھائیون کے ہاتھ مین موجود ہین توحید و صداقت کا گمان نہین تعلیم الٰہی کا نشان نہین۔ اور کنہیا لال جی بانی برہم سماج لاہور کی رائے گیتا کے ترجمہ مین مرقوم ہے کہ ہند مین جو ذلت اور خرابی نظر آتی ہے اُسکا سبب یہی ہے کہ علم (وید وغیرہ) کو مثل پارچہ خون حیض کی چھپا رکھا تھا آخر کو اُنکے پاس بھی نرہا۔ اور برہم سماج کے ممبرون کی تحریر و تقریر سے ابتک جو کچھ معلوم ہوا وہ صرف اتنا ہے کہ دیانندی ویدون مین زنا کی تعلیم اور جھوٹ اور جوا وغیرہ خلاف تہذیب مطالب موجود ہین (دیکھو برہم سماج لاہور کی تالیف)

معترض کا وید اور قرآن کے مقابلہ سے عاجز آنا

قولہ صفحہ ۸۰۔ اے ناظرین وید کے بابون کے باب توحید سے بھرپور اور بہتان و قصہ جات سے دور ہین:۔

اقول۔ توحید سے بھرپور اور قصہ جات سے دور ہونا اور بات ہے اور کلام الٰہی ہونا اور بات ہے اکثر کتابین اس قسم کی دستیاب ہوسکتی ہین جنمین توحید ہی توحید مذکور ہے۔ مثل و قصص کا نشان نہین

لیکن وہ کلام الٰہی نہیں رہا آپکا وید وہ تو اگنی اور اندر وغیرہ کی تعریفوں کا فسانہ ہے شرک وغیرہ کا
معلم یکتائے زمانہ ہے کفر و فسق وغیرہ جسنے پایا یہاں سے پایا ہے مگر یہ جو حرف حرف پر اہل تکذیب نے
تاویلوں کا ڈھیر لگایا ہے یہ دیانندجی سے محض سُننے میں آیا ہے۔ اس سے پہلے جو ویدوالوں کی تعلیم
موجود ہے وہ تو سب پر مشہود ہے (نعوذ باللہ منہا)۔

قولہ۔ اور یہاں پر مقابلہ کرنیکی بھی ضرورت نہ رہی کیونکہ خود مسلمان موحد کے قول سے ثابت ہو چکا ہے۔

اقول۔ اہل تکذیب ایک نام نہاد کے مسلمان کی رائے پر دل نہ دھریں توحید سے توحید کا مقابلہ ضرور
کریں اور اگر خود نہ کرسکیں تو اپنے ہم مشربوں سے مدد لیں۔ داراشکوہ وید کا رشی یاد ہوتا ہوگا اگر اسکے
پیرو ہو جائیں تو انہیں اختیار ہے مسلمانوں کو تو اُسکے نام سے بھی عار ہے مگر دیانندیوں سے میری
ایک گزارش ضروری ہے کہ انگرا اور اگنی اور اندرا اور وایو اور سورج اور چاند اور سوم اور شکر اور برہسپت
اور سنیچر اور منگل اور میگھ اور بجلی اور زمین اور رانی اور راجا اور سمندر اور گنگا اور دریاؤں اور راسوؤں
اور گھوڑوں اور اوشا اور برکٹی اور پردار دیویوں اور بیاہے اور کنوارے دیوتاؤں اور بہشت
و دوزخ اور آب و ہوا اور اوکھلی اور موصل اور درختوں اور بوٹیوں اور ہوم اور جگ اور نیوگ اور
مورتوں کی تعریفوں اور ثناؤں۔ اور حسینوں مہ جبینوں کے اوصاف و سراپا اور جوئے اور جوش
اور شراب کے بیانوں اور ہولی اور بسنت اور جیٹھ اور اساڑھ بارہ مہینوں کی حالت اور استتی
اور بارہ ماشہ وغیرہ راگوں اور پیشہ وروں کی بہادری اور جنگجوؤں کی دلاوری اور آریوں کے
سفری حالات اور اُنکے باہمی صلح و جنگ کے مقالات ویدوں سے علیحدہ کرکے بہ نظر انصاف مطالعہ
فرماکر ضروری بتلائیں کہ اُن میں تعلیم الٰہی کس قدر اور کس طرف ہے۔ ۵

خواجہ در بند نقش ایوان است　　　خانہ از پاے بست ویران است

ضرورت الہام پر دلائل قاطع کا لکھنا

اقول۔ ناظرین یہ تیسری دلیل ہے اور مولف براہین کی اس سے یہ غرض ہے کہ جو کتاب خود بیان کرے
کہ میں ان ضرورتوں کو پورا کرنیکے واسطے آئی ہوں اور فی الواقع اس سے پوری بھی ہوسکیں وہ بیشک
الہامی مانی جائیگی اور جو کتاب اس سے قاصر رہیگی وہ موضوع و مصنوعی قرار دی جائیگی سو اسکے واسطے

علم درکار ہے جسکی صورت سے بھی مدعی وید واقف نہین اور اسی واسطے یہان پر اُسنے ویدون سے کوئی حجت ساطعہ و بُرہان قاطعہ بیان نہین کی اور ایک پادری کے رسالہ کی ٹوٹی پھوٹی عبارت نقل کر کے اپنے نامہ اعمال کی صورت ایک صفحہ کتاب سیاہ کر رکھا ہے جس سے بجز طوالت کتاب کے کوئی مطلب برآمد نہین ہو سکتا اور اُسکا بھی جواب پیغام محمدی و مراسلات مذہبی چھپ چکا۔

قولہ۔ بعد ملاحظہ قرآن شریف کے ہر چند دیکھا گیا کوئی ضرورت الہام قرآن بہ پایہ گمان نہ پہنچی چہ جائیکہ ثبوت و اطمینان ہو۔

اقول۔ یہان پر صریح جھوٹ بولنے کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ چند دہوتی بند آپکو ماہر قرآن جانین اور دان دکشنا سے خوب مانین اور حق یہ ہے کہ آنجناب قرآن کی عربی عبارت بھی نہین پڑھ سکتے اور اُنکی وید خوانی امرتسر کے پنڈتون پر روشن ہے میرے کہنے کی بھی ضرورت نہین۔

قولہ۔ سواے قصجات مذکور کے اگر کوئی عمدہ بات قرآن شریف سے ثابت کرینگے جو وید مقدس مین نہ ہو تب ہمین موقع کلام ہو۔

اقول۔ آیات امر و نہی وعدہ و وعید و توحید سے قرآن بھرپور ہے اور قصہ جات مفہومہ معترض سے کوسون دور ہے لطور مثل جو قصص وارد ہین انکا نازل فرمانا انسان قاصر البیان کو اُسی کی عقل و تمیز کے موافق سمجھانا ہے نہ قصہ خوانی اور قرآن شریف کی تعلیم نورٌ علےٰ نور ہے جسکے روبرو تعلیم وید ہمرنگ شب دیجور ہے خاک کوئے یثرب ذرا آنکھون مین لگاے اور خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جانکر ملاحظہ سطور ذیل فرمائے۔

یہ قرآن کا بیان ہے	یہ ویدون کا فرمان ہے
(۱) وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَاءُكُمْ سورہ **ترجمہ** اور مت نکاح کرو تم اُن عورتون کو کہ جس سے تمہارے باپون نے نکاح کئے ہین۔ **فائدہ** سوتیلی ماں کے ساتھ نکاح حرام ہے۔	وید اس مسئلہ سی واقف ہی نہین
يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ سورہ	सदसस्पतिमद्भुतंप्रियमिंद्रस्य कम्य मसानेंमधामयाशिय ॐ स्वहः।। यजु॰३२ मं॰३

یہ قرآن کا بیان ہے	یہ وید کا فرمان ہے
ترجمہ اے مومنو کہا مانو اللہ کا کہا مانو رسول خدا کا اور اپنے بادشاہ کا - فائدہ - قرآن کو بادشاہ کی اطاعت کا اقرار ہے ۔	اے پرمیشور ہماری آرزو یہ ہے کہ ہم لوگ ایک آدمی کو راجا کبھی نہ مانین مگر آپ کو اس سبھا کا راجا جانین آپ مہربان ہین تا آخر - وید کو اولی الامر کی اطاعت سے انکار ہے -
وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ سورہ ترجمہ نکاح کرو رانڈون کے آپس مین - وَلَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُیُوْتِهِنَّ اِلَّا اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ سورہ ترجمہ - اور انہین رہنے کے مکانون سے مت نکالو البتہ اگر کرین کوئی بیحیائی - فائدہ - بیوہ سے نکاح کرنا اور رفاحشہ کو گھر سے نکال دینا چاہیے -	ईमां त्वमिन्द्र मीढ्वः सुपुत्रां सुभगां कृणु दशास्यां पुत्रानाधेहि पतिमेकादशं कृधि اے طاقتور اندر تو اس بیاہی ہوئی اور بیواؤن کو عمدہ عمدہ اولاد دیکر نصیبہ ور کر اس منکوحہ کو دس بیٹے دے اور گیارہوین عورت کو مان - اے عورت تو بھی خاوند یا نیوگ کرنے والے مردون سے دس فرزند حاصل کر اور گیارہوین خاوند کو سمجھ یعنی شوہر دار کی شوہر دار اور بیوہ کی بیوہ بنی رہ اور دس مردون سے دس بچے بھی جن لے -
لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ سورہ لنسا - ترجمہ تمپر کچھ گناہ نہین اگر طلاق دیدو تم اپنی عورتون کو قبل از مس - فائدہ - طلاق دینے سے مرد و عورت کا سبندھ چھوٹ جاتا ہے -	अन्यमि[illegible]स्व सुभगे पतिं मत: جب خاوند اولاد جنانیکے قابل نہ رہے اسوقت اپنی عورت کو حکم دے کہ بھاگوان تو کسی غیر مرد سے اپنی آرزو پوری کرلے میری آس مت رکھ لیکن وہ عورت خواہ ایک سے خواہ دس سے دس تک بالک جن لے اور اپنے خاوند کی خدمت مین حاضر رہے -
حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ وَبَنٰتُکُمْ وَاَخَوٰتُکُمْ وَعَمّٰتُکُمْ وَخٰلٰتُکُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُکُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَکُمْ وَاَخَوٰتُکُمْ	اب کوئی اگر یہ دریافت کرے کہ از روے وید کتنی عورتون کو نکاح مین لانا درست ہے مثلاً بہن اور مان سے نکاح جائز ہے یا ناجائز خیال

من الرضاعة وامهات نساءکم وربائبکم
اللتی فی حجورکم من نسائکم اللتی دخلتم
بهن فلا جناح علیکم وحلائل ابنائکم الذین
من اصلابکم وان تجمعوا بین الاختین
حرمت علیکم المیتة والدم ولحم
الخنزیر وما اهل لغیر الله به والمنخنقة
والموقوذة والمتردیة والنطیحة وما
اکل السبع الا ما ذکیتم وما ذبح علی
النصب وان تستقسموا بالازلام ذلکم
فسق - سورہ مائدہ۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حرام کی گئی ہین تمپر
تمہاری مائین اور بیٹیان اور بہنین اور پھوپھیان اور خالائین
اور بھتیجیان اور بھانجیان اور رضاعی مائین اور رضاعی
بہنین اور ساسین اور تمہاری ان بیبیون کی جنسے
تمنے صحبت کی ہے وہ بیٹیان جو تمہاری پرورش مین
ہین پھر تمنے اگر ان بیویون سے صحبت نہین کی
تو انکی لڑکیون سے نکاح کرنے مین تمپر کچھ گناہ نہین
اور حرام ہین تمپر تمہارے اُن بیٹون کی بیویان
جو تمہاری پشت سے ہین اور حرام ہے دو بہنون
کا جمع کرنا۔ حرام کیا گیا تمپر مردار اور خون اور
سور کا گوشت اور جسپر اللہ کے سوا کا نام پکارا گیا
اور جو گلا گھٹنے سے مرجائے اور جو لاٹھی یا پتھر مارنے سے
مرجائے اور جو اوپر سے گر کر مرجائے اور جو سینگ

اور پھوپھی سے روا ہے یا ناروا اور بھتیجی اور
بھانجی کا کیا حکم ہے جسکے رو سے کتنے نکاح منع
ہین اور نسب کے رو سے کتنے اور سسرال کیطرف
سے کتنے درست نہین۔

(۲) زنانہ سسٹم یعنے پردہ واجب ہے یا غیر واجب
(۳) کس کس چیز کے کھانے اور بیچنے کی اجازت
ہے اور کس چیز کی ممانعت ہے۔
(۴) لباس تقوی کونسا ہے اور ناجائز لباس کونسا ہے
(۵) قرض اور سود اور رہن وغیرہ معاملات کے مسائل۔
(۶) فرض وقتی مدامی عمری عبادات کے احکام یا دلائل۔
(۷) وید پر ایمان لانے توبہ کرنے وغیرہ سے گناہ
معاف کیون نہین ہوتے۔
(۸) اگنی انگرا وید کے الہامی ہین یا نہین۔
(۹) ویدون نے بزبان خود الہام ہونیکا دعویٰ کیا ہے یا نہین
(۱۰) گائے وغیرہ جانورون کا قربان کرنا وغیرہ غرضیکہ
جو جو مسائل قرآن مین موجود ہین جب انکی نسبت سوال
کیا جاتا ہے تو چارون آپس مین کانا پھوسی کرنے
لگ جاتے ہین سام یجر سے کہتا ہے کہ تو علم معاملات
کا خزانہ کہلاتا ہے قرآن کے روبرو کچھ تو ہی
بول مسائل مذکورہ کے جواب مین ذرا سی
زبان کھول وہ کہتا ہے بھیا میری بابت یہ آپکا
غلط گمان ہے۔ مجھ مین تو رگوید کی طرح فقط دیوتاؤن
کی حمد و ثنا اور تعریف اور آتش پرستی کا بیان

مارنے سے مرجائے اور وہ جانور جسکو درندون نے پھاڑ ڈالا ہو مگر جو تمنے ذبح کرلیا اور حرام ہے وہ جانور جو استھانون پر ذبح کیا گیا ہو اور حرام ہے فال کے تیرون سے تقسیم کرنا۔	ہے اور یہ اتھروَن بھی تیری مانند صرف گانا ہی جانتا ہے حلال و حرام جائز و ناجائز کم پہچانتا ہے۔ بس سو صلاحین ایکو بات اپنے اپنے گھر کو جاؤ بھاگ۔

یہ فہرست بطور نمونہ عرض خدمت ہے اگر اہل تکذیب پھر لب ہلائینگے تو ہم بھی ایک بہت بڑی فہرست ان مسلون کی جنکا وجود ویدون سے مفقود ہے اور قرآن سے مشہور ہے احاطہ تحریر مین لائینگے بنظر اختصار اسوقت اسی پر اکتفا ہے۔

قولہ۔ علاوہ برآن وہی باتین یا اُس سے عمدہ قرآن سے پہلی کتابون مین موجود ہین۔

اقول۔ قرآن سے پہلی کتابین بزعم معترض اگر وید ہین تو اُنسے دو چار عمدہ باتون کو یہان پر لکھا ہوتا (یا دریون کے رسالون مین سے یہ مضمون نہ لیا ہوتا) اور گوتم رشی جیسے بزرگ اُن سے منحرف نہوتے اور بودھ مت والے اُنکا اپنے یا دُن مین پامال نہ کرتے (دیکھو تاریخ لیتھبرج قصہ اگنی کنڈ) سچ پوچھو تو اُن مین گرو گرنتھ صاحب کے عشر عشیر برابر بھی توحید الٰہی وحقانی تعلیم نہین حالانکہ وہ اُس عاشق صادق پکے مسلمان خدا دوست کا کلام ہے جسکو دیانندی بُرے لفظون سے ستیارتھ پرکاش مین یاد کرتے ہین۔

قولہ۔ پس اس بات سے تو کسی کو انکار نہین کہ اُن پہلی کتابون نے وہ باتین قرآن سے نہین نہین چرائین مگر فریق ثانی کے ذمہ یہ الزام ضرور ہے۔

اقول۔ جبکہ قرآن اور وید کے آپس مین مضمون ہی نہین ملتے اور نہ ویدون مین حلال و حرام جائز وناجائز اشیا کا ذکر ہے تو بتلائین قرآن نے ویدون سے کیا چرایا اور کیونکر چرایا عربون نے تو روز ازل سے آجتک ویدون کی صورت بھی نہین دیکھی۔ بالفرض دیکھی ہے تو شوق ہے اس عرب کا نام بتائیے جسنے وید حاصل کرکے عرب مین شائع کیا یا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھایا اور کس شہر مین کونسے پنڈت سے آنجناب وید سیکھنے آئے یا کون سے برہمن نے وہان جاکر آپکو وید کا علم پڑھایا یا وید کا عربی مین ترجمہ کیا جسکو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھکر قرآن اقتباس کیا تاکہ معترض کا خیال درست سمجھا جائے ورنہ آپکے حیلہ ساز مفتری عنادی اور جاہل

وفسادی ہونے مین کوئی شبہ نہین بالفرض قرآن شریف وید و دساتیر وغیرہ کتب سابقہ کا اقتباس ہے تو کتب سابقہ کے فرمانبرداروں کو واجب ولازم ہے کہ قرآن کی اطاعت کرین اور یکسر مو اُسکے خلاف نہ چلین بلکہ قرآنی واعظون کو مدد دین کیونکہ قرآن بقول اُنکے کتب سابقہ کا اقتباس ہے اور واعظ اُسکے شائع کرنے والے ہین اور نیز قرآن شریف کا احسان مانین کہ ہمین زندی دری سنسکرت پراکرت وغیرہ مری زبانین پڑھنی پڑین اور سب کا اصل اصول یاست اور خلاصہ نکلا نکلایا ہمارے ہاتھ آیا مگر یہ تو اہل خلاف کا صریح اتہام اور جھوٹا الزام ہے کیونکہ مضامین قرآنی وکتب سابقہ کی خوش بیانی مین زمین وآسمان کا فرق ہے یعنی جو مسائل قرآن شریف مین بیان کئے گئے ہین۔ کتب سابقہ مختص الزمان یا مختص المکان تھے اور کچھ تفاسیر ناقصہ اور تاویلات باطلہ سے ایسے خلط ملط ہو گئے تھے کہ حق و باطل کی امتیاز نہین ہو سکتی تھی اور کثرت اختلاف کے باعث اہل کتاب فرقہ فرقہ اور گروہ گروہ ہو گئے تھے اور وید وغیرہ کی اہم تعلیم اور مشرکانہ ہدایت نے ایک عالم سیاہ کر رکھا تھا پھر انکا علیحدہ کرنا اظہار حق قرآن کا ہی کام تھا سو اُسنے کر دکھایا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۔ ترجمہ۔ اور نہین اُتاری ہمنے اے محمد تجھپر کتاب یعنی قرآن مجید مگر اسلئے کہ تو بیان کرے ان کے واسطے وہ شئے کہ جس مین مختلف ہین اور ہدائت اور رحمت ہے یہ قرآن واسطے ایمان لانے والی قوم کے۔ مگر افسوس کہ ہمارے بھائیون کو اسکی طرف توجہ ہی نہین بن پڑھے شیخیان بگھارتے اور انانیت کا دم مارتے ہین قول فیصل کی طرف بالکل نہین آتے

قولہ جس طرح بار بار نئے آفتاب بنانے کی ضرورت نہین جس طرح روز بروز نئی زمین گھڑنے کی حاجت نہین اسی طرح ویدون کو ایک ہی دفعہ پرمیشور نے ہدائت عام کے واسطے نازل فرما دیا ہے۔

اقول۔ اوّل تو وید مین کوئی عام ہدائت نہین ضروریات جسمانی وامورات روحانی کے پورا کرنے والی اُس مین کوئی روائت نہین۔ اور برہمنون کی میراث سے باہر نکل نہین سکتا تو پھر کس طرح وہ سب کا ہادی ہو سکتا ہے (دیکھو تہذیب المکذبین) دوسرے جس طرح زمانے کی حالت ہمیشہ بدلتی رہتی ہے۔ اور قادر مطلق اُسی حالت کے اعتبار سے نئے نئے اسباب پیدا کرتا رہتا ہے یا جس طرح مریض کی حالت بدلنے پر طبیب حاذق دوائین نسخہ مین بدلتا رہتا ہے اسی طرح قوی

اور طبایع انسانی کے تغیر و تبدل کے اعتبار سے الٰہیہ احکام کا بدلتے رہنا پر ضرور ہے تاکہ خدا کے فعل اور قول مین مطابقت اور موافقت پائی جاے اور منشا حکمت پورا ہو بقول معترض اگر پرمیشور اپنے احکام کو نہین بدلتا اور اناڑی طبیب کی طرح سب کی ایک نسخے سے خبر لیتا ہے اور انقلاب مانہ و تغیر حالات کی مراعات کچھ نہین کرتا تو وہ بیشک بے علم و اگیانی ہے۔ تیسرے خط و کتابت مین مضمون خط اور اسم کاتب و اسم مکتوب الیہ کا لحاظ و اعتبار پر ضرور ہوتا ہے اسی طرح الہامی نوشتون مین امورات ذیل کی رعایت فرض ہے۔

(۱) جس کتاب کو ہم الہامی و ہدایت عام قرار دیتے ہین کیا اُسنے کبھی صریح لفظون مین اپنے منجانب اللہ ہونے کا دعوی کیا ہے یا نہین۔

(۲) جس شخص پر وہ الہام کی گئی ہے اُسکو اپنا ملہم ہونا ثابت کرتی ہے یا نہین۔

(۳) جس شخص کی طرف اُسکے ملہم ہونیکی نسبت کیگئی ہے وہ بھی اُسکا مدعی ہے یا نہین۔

(۴) اُسکے مضامین کلام الٰہی ہونیکے قابل ہین یا نہین۔

جب ہم امورات مذکورہ بالا کے لحاظ سے ویدون کو ملاحظہ کرتے ہین یا دیانندی تفسیر کو شروع سے آخر تک دیکھتے ہین تو مطالب ذیل برآمد ہوتے ہین۔

(۱) ویدون نے صریح الفاظ مین اپنے منجانب اللہ ہونے کا دعوی کہین نہین کیا اور نہ وید کے پرمیشور نے ہی اُسکو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

(۲) نہ وید ہی خود کہتے ہین کہ ہمارا نزول اگنی وغیرہ رشیون پر ہوا ہے۔ اور نہ اس قسم کی اندرونی شہادت ہی ملتی ہے کہ جس سے انکا اُن رشیون پر نازل ہونا ثابت ہو۔

(۳) نہ اُنکا مضمون ہی اس قابل ہے کہ کلام الٰہی مانا جاوے۔ ذیل کے منتر ملاحظہ ہون۔

विमुच्यव्व मन्या देवयाना अगन्मतमस स्यारमस्या ज्योति रापाम ॥७२॥ प्राणम्मे पाह्यपानम्मे पाहि व्यानम्मे पाहि चक्षुर्म उर्व्या विभाहि श्रोत्रम्मे श्लोकय।
अपः पिन्वौषधी र्जिन्वद्विपाद व चतुष्पात्पाहि दिवो वृष्टि मेरय ॥८॥

یہ یجروید کے بارھوین ادھیار کا بہتروان اور چودھوین کا آٹھوان منتر ہے۔ دیانندی بھاش صفحہ ۴۰۸ مین اسکا ترجمہ اس طرح لکھا ہے کہ (۱) ہے منشو جیسے تم لوگ رکشا کے یوگ دوی بھوگون

کی پراپتی کے ہیتو گؤون کو پراپت ہو سندر سنسکار کے اُنون کا بھوجن کر کے روگون سے پرتھک رہتے
ہو ویسے ہم لوگ بھی بچین جیسے تم لوگ اس سورج کے پرکاش کو پراپت ہوتے ہو ویسے ہم پراپت ہوین
ہے پتی وا استری تو بہت پراکرم کی اُتم کریا سے میرے نابھے سے اوپر کو چلنے والے پران وایو
کی رکشا کر میرے نابھے کے نیچے گُوہ اندری کے مارگ سے نکلنے والے اپان وایو کی رکشا کر
میرے بہ بیدھ پرکار کی شریر کی سندھیون مین رہنے والے بیان وایو کی رکشا کر میرے نیترون کو
پرکاشت کر۔ میرے کانون کو شاسترون کے سرون سے سینکت کر۔ پرانون کو پشٹ کر سوم
لتا وا جو آدے بوٹیون کو پراپت ہو منش آدی دو پگ والے گو آدی چار پگ والے پرانیون کی رکشا
کر اور جیسے سورج اپنے پرکاش سے برشا کرتا ہے ویسے گھر کے کامون کو اچھے پرکار پراپت کر یعنی
اے لوگو جیسے تم رکھنے کے قابل گائین رکھتے ہو اور ستھرے ستھرے کھانے کھا کر ہر بیماری سے محفوظ
رہتے ہو ویسے ہی ہم بھی رہین ۔ (اس منتر کے قائین بہت سے آدمی معلوم ہوتے ہین شاید انکو کسی
نے اندھیری کوٹھری مین قید کر رکھا ہوگا اور وہ بھوکے مرتے سورج کی روشنی رات کی چاندنی
کو ترستے اپنے دل کے ولولے اس طرح نکالتے ہونگے ورنہ پرمیشور کو ایسا کہنے سے کیا نسبت
یا پرمیشور ہی جیلخانہ یا کال کوٹھری مین نتائج اعمال بھوگنے چلا گیا ہوگا کیونکہ تناسخ کا ڈھنگ
ایسا ہی ہے جو اس مین جا پھنسے کم نکلنے پاتا ہے) (۲) اے عورت و امرد تو گونا گون ترکیبون سے
میری ناف سے اوپر کو چلنے والی ہوا (یعنے سانس اور ڈکار) کی محافظت کر اور میرے ناف کے نیچے
گوہ اندری کے رستے نکلنے والی ہوا یعنی گوز وغیرہ کی نگہبانی کر میرے تمام جسم کو ناقص ریحون سے
محفوظ رکھ میری آنکھون کو روشنی بخش میرے کانون کو شنوائی دے میرے پران مضبوط کر
سوم گھاس اور جو وغیرہ حاصل کر اور سب چوپاؤن اور دوپاؤن کی رکھوالی کر اور جیسے سورج
اپنے جلوہ سے مینھہ برساتا ہے ویسے کل گھر کا کام تو بھی کر۔ **فائدہ** ۔ گوہ اندری زبان پر لانا
اور عورت یا مرد سے گوز وغیرہ کی حفاظت کروانا ویدون کی تہذیب ہے جس سے صریح واضح ہوتا ہے
کہ وید نہ خدا کا کلام ہے نہ جگت کے واسطے ہدایت عام ہے۔
اور جب امورات متذکرہ بالا کے اعتبار سے قرآن شریف کی تلاوت کی جاتی ہے تو اُسکا منزل
من اللہ اور کلام خدا ہونا پایا جاتا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے ملہم ثابت

ہوتے ہین - علاوہ برآن ایک جماعت عظیمہ اُسکے نزول کی شہادت دیتی ہے - دیکھو آیات ذیل -

(سورہ فرقان) تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا -

ترجمہ - بابرکت ہے اللہ ہر عیب سے پاک جس نے نازل فرمایا اپنے عابد انسان کامل صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن اسلئے کہ وہ کل عالمون کو ڈر سُناوے -

فائدہ - اس آیت منبع ہدائت مین قرآن نے اول ہستی صانع عالم کو ثابت کیا ہے - دوئم اپنا منزل من اللہ ہونا - سوئم آنحضرت صلعم کا معبود حقیقی کا عابد ہونا جو کہ آپکے راستباز ہونیکی اعلیٰ و اولیٰ دلیل ہے - چہارم - آنجناب سعادت مآب کا صاحب قرآن ملہم برحق ہونا -

(سورۃ فتح) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ الخ

ترجمہ - حضرت محمد رسول اللہ صلعم اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہین اور جو آپکے ساتھ والے ہین یعنے صحابہ کرام وہ منکرون اور بے ایمانون پر اپنی جوانمردی اور طاقتون کو پورے طور پر ظاہر کرنیوالے ہین اور آپس مین بڑی رقت اور نرمی سے پیش آنے والے الخ -

فائدہ - اس آیت احسن الروائت مین قرآن نے خیر الخلائق سرور عالم صلعم کو اللہ تعالیٰ کا ملہم اور سچا الہامی ہی نہین بیان کیا بلکہ ظاہری طور پر ایک ایسے جم غفیر کو گواہ گردانا ہے کہ جنکے روبرو وہ آنحضرت پر نازل ہوتا رہا ہے اور اشداء علی الکفار الخ سے اُنکی راستبازی و صداقت شعاری ظاہر ہے -

(سورۃ انعام) قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ ط

ترجمہ - اے میرے سچے ملہم ان منکرون سے کہدے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے لاریب یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے اسلئے کہ مین تمہین ڈر سناؤن -

فائدہ - یہان پر ملہم برحق نے بذریعہ الہام یہ ظاہر کیا ہے کہ قرآن مجھے الہام ہوا ہے -

(سورۃ الحج) يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ -

ترجمہ - دوزخیون کے سر ڈالا جائیگا جلتا پانی گلکر نکل پڑیگا اُس سے جو کچھ کہ انکے پیٹون مین ہے - اور چمڑے - فائدہ - یہان پر قرآن نے اپنی فصاحت و تہذیب ظاہر فرمائی ہے کہ گندگی کا نام نہین لیا اور اس طرح کہا کہ جو کچھ اُنکے پیٹ مین ہے وہ اُس پانی کی گرمی سے گلکر نکل پڑیگا +

الحاصل امورات متذکرہ بالا کے لحاظ سے بھی ویدون کا الہامی ہونا اور تہذیب و ہدائت سے خالی ہونا پایا جاتا ہے اور قرآن شریف کا پر از تہذیب و ہدائت اور کلام الٰہی ہونا ثابت ہوتا ہی پس ظاہر ہے کہ جو کتاب خود الہامی نہین وہ الہام پر دلائل قاطع کیسے لکھ سکتی اور کافہ انام کو راہِ ہدائت پر کس طرح لا سکتی ہے۔

باطل ست آنچہ مدعی گوید　　خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

علی سبیل التسلیم اگر ویدون کو الہامی ہی مان لیا جائے تو بھی اُن مین دور از قیاس و قیانوسی خیالات اور خلاف تہذیب اقوال اور اہم تعلیم مثل مسئلہ نیوگ وغیرہ کے پائے جانے اور وہ اسباب بہم نہ پہنچا سکنے کے سبب کہ جنسے انسان دونو جہان کی بہبودی حاصل کرے اور کل عذابون سے بچے وید رہبر راہِ حق اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے مظہر نہین ہو سکتے اسلئے ویدون کی کوئی ضرورت نہین اور قرآن کہ دارین کی بہبودی اور اللہ کی خوشنودی حاصل کراتا ہے اور کل عذابون سے بچنے کی تدبیر سکھاتا ہے اور ظاہری و باطنی تہذیب کا محض ہادی ہی نہین بلکہ بد تہذیبون کو جو خدا کی طرف سے سزائین مقرر ہین۔ وہ بھی بیان فرماتا ہے چنانچہ سورۃ مین لکھا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ ترجمہ۔ جو لوگ یہ چاہتے ہین کہ اہل ایمان مین خلاف تہذیب باتین بدکاری بیحیائی وغیرہ پھیلے اُنکو دکھ کی مار ہے دنیا اور عقبے مین اور دوسری جگہ فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَیَنْھٰکُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے اور تہذیب خلاف باتون اور بغاوت سے روکتا ہے اسلئے اُسکی اشد ضرورت ہے۔

(۲) خلاف تہذیب ہونیکے علاوہ مہمل ہوتے کے باعث آجتک کسی کی سمجھ مین یہ نہین آیا کہ وید کیا کہتے ہین اور اگنی اور اندر اور اسپ وغیرہ اسماء سے اُسکی کون شخص مراد ہین اور دیوتا پرستی اور ہوم وغیرہ کے احکامات سے اور بد تہذیب خیالات سے اُنکا اصلی مدعا کیا ہے دیوتی پھیلانا یا راہ راست پر لانا یہانتک کہ بقول اہل وید پونے دو ارب ہونے کو آئے اور ابھی تک تصفیہ نہین ہوا کہ وید منترون کے صحیح صحیح معنے اور ٹھیک ٹھیک مطلب کیا ہے چنانچہ اگنی کے معنی دیانند صاحب نے وید کے مختلف منترون مین یہ لکھے ہین۔ بجلی۔ سورج۔ حرارت غریزی۔ آگ۔ پرمیشور۔

پرتاب - جلال - شان وشوکت - ہوم اگنی ہوتر - تیزی - نام رشی - نام دیوتا - نام نیوگی مرد راجا - اور سب سے زیادہ تر متعجب یہ کہ بارہوین ادہیا کے منتر ۴۸ مین اسکے معنی پنڈت اور ۴۵ مین باپ اور ۵۸ مین واعظ اور اچارج اور رگوید کی پہلی اشٹک کے بارہوین سکت کے پانچوین منتر مین گہرت کے معنے پانی لکھے ہین حالانکہ اُسکے صحیح صحیح معنے روغن زرد ہین بس آپکا ایک لفظ کیلئے بائیس طرح کی تاویلین تراشنا صرف ویدون کے مہمل ہونے پر ہی دال نہین بلکہ یہ بھی ثابت کر رہا ہے کہ آپنے اکاس بیل کی طرح اپنے بے بنیاد خیالات کو تمام شجرہ وید کے شعب پر پھیلا دیا ہی مگر تعجب یہ کہ وہ آریون کے من مین خوب بھائی ہے حالانکہ اسنے سرسبزی کھوئی اور بے رونقی بڑہائی ہے - ذیل کا منتر بطور نمونہ ملاحظہ ہو -

यद्देवासो ललामगुं प्रविष्टीमिनमाविषुः। सकथ्या देदिशायते नारी सत्यस्याक्षिभुवो ॥

یہ یجروید کے تیئسوین ادھیا کا اُنتیسوان منتر ہے - برہم بہاش کے صفحہ ۱۰۶ مین ترجمہ اسکا یون لکھا ہے جب پران گیان رس سے یکت برہمانند مین جیوآتما برہم مین پرویش کرتے ہین تب پراشکتی وشنو مہانارائن برہما دیوی شوروپ سے بھلے پرکار دیکھتی ہے جیسے پرتیکش ستے کا درشن ہوتا ہے -

دیانندجی نے یہ ترجمہ کیا ہے جیسے وددوان لوگ پرتکش گیان کو پراپت ہوکے جس شبھ گن یکت سکھ وایک ودیا کے آنند مین پرویش کرتے ہین ویسے ہی اُسی آنند سے پرجا کو بھی یکت کرتے ہین وددوان لوگون کو چاہئے کہ جیسے استری اپنے جنگہا آدی انگون کو لبسترون سے سدا ڈہانپ رکھتی ہے اسی پرکار اپنے ست اُپدیش ودیا دھرم اور سکھون سے پرجا کو سدا اچھادت کرین -

مطلب یہ کہ جس طرح اہل عقل سمجھ سمجھاکر نفع بخش علم مین داخل ہوتے ہین ویسے ہی مخلوق کو نفع پہنچاتے ہین اہل علم کو چاہئے کہ جس طرح عورت ران وغیرہ ڈہانکے رہتی ہے اسی طرح علم ونصیحت ودھرم وراحت سے خلقت کی خبر گیری کرین -

مہی دھر صاحب نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ جبتک یگ شالا مین رتوج لوگ ایسا ہنستے ہین اور اندگوش ناچا کرتے ہین تب تک گھوڑا مہیشی سے جماع کرتا اور رتوج استریون سے کرتے ہین اور جب استری پرش کا سماگم ہوتا ہے تب استری پرش کے نیچے ہونیسے تھک جاتی ہے -

غرضیکہ انسانی تہذیب و فطرت ندارد اور سب کچھ موجود جسکو جاری کرنا بھی شرم و حیا کی دفتر دھونا اور قانون مروجہ کے صریح خلاف جسپر طرہ یہ جسکو سیانا چارج درست بتاتا ہے اُسکو مہی دھرم غلط ٹھہراتا ہے جسکو دھرم سبھا والے صحیح مانتے ہین اُسکو آریہ غلط جانتے ہین پونے دو ارب سال ہونے کو آئے اور ویدون کے مطالب ابتک کسی نے نہین پائے اسلئے ویدون کا ہونا نہ ہونا یکسان ہی نہین بلکہ خلاف تہذیب و فطرت ہونیکے سبب نیست و محو کردینے کے قابل ہے اور قرآن شریف کی اشد ضرورت ہے اسلئے کہ وہ ہر بات کا مہذبانہ جواب دیتا اور بڑے زور سے فحش بیحیائی اور ناقص خیالات کا رد کرتا ہے کما قال۔ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ ترجمہ۔ توکہدے ہر ایک ظاہری باطنی بیحیائی اور گناہ اور ناحق بغاوت اور شرک جسکے واسطے اللہ تعالی نے ثبوت کی وجہ کوئی نہین بتائی اور یہ کہ خدا پر ایسی باتین بناؤ جنکا تمکو علم نہین۔ میرے پروردگار نے حرام کردیا ہے۔

(۳) ویدون کی تعلیم ناقص اور خراب ہونیکے سبب خلقت نے بجائے توحید اور خدا پرستی کی شرک اور اعجوبہ پرستی حاصل کی خدا تعالی کے انعام و احسان فراموش اور اُسکی ذات کو معطل و بیکار جانکر اپنے زور بازو کے بھروسے پر رہ گئی دنیا کو قدیم اور قیامت کا نہ ہونا یقیناً سمجھ لیا تناسخ کے جال مین پڑکر سور کتا وغیرہ بننا غنیمت جانا حیات ابدی و لذائذ نعمت جنت سے انکار کیا روحون کو پرمیشور کے اجزا بلکہ عین خدا ہی مان لیا عبادت اور حسن خلق و نیک عادت ندارد ہوا و ہوس طالب حمق و رعونت غالب ایسی ہوئی کہ ایک عالم کا عالم پلٹ گیا۔ اسلئے اللہ تعالی نے رحمۃ للعٰلمین محمد رسول اللہ صلعم کو مبعوث کیا اور اُنپر قرآن ہدایت بنیان نازل فرمایا اور ہمارے بھلے دلون کو اُسکی طلعت انوار سے شب کفر کی ظلمت دار شش جہت سے دور ہوئی اور شمع شش کاخ کے ساتھ ہی لگی ہوتر کی جوت بھی کافور ہوئی عمر بھر کے بگڑے ایک دم سدھرے اور سالہا سال کے اُجڑے ایک آن مین بسے اسواسطے ویدون کی کوئی ضرورت نہین اور قرآن کی اشد ضرورت ہے۔

(۴) ویدون کی تعلیم بدولت دیوتاؤن کی بھینٹ انسان کئے جاتے تھے بیوائین اور مریضون نالوان و مسافر نوجوان کی عورتین غیر مردون سے دس دس بچے حاصل کرلیتین اور اُنکی عفت و عصمت بھی بدستور

سابق بنی ہستی کوئی معترض اُنکی طرف نہ اُنگلی اُٹھاتا اور نہ اُنکی اولاد کی نسبت بُرے لفظون سے لب ہلاتا اور جوئے وقماربازی مین لوگون کو روز روشن بھی دیوالی کی رات تھا اور سوم کا منشی عرق تو اُنکے جسم کی ذات تھا بکرا تو نفیس چیز ہے اُنہین چھوے کھانیسے بھی کچھ پرہیز نہ تھا اور اسقدر بے مروتی اور بد تہذیبی پھیلی کہ بچہ اور گھوڑے کی قربانی پر ہزارون خون ہو جاتے اور بجائے خوف وعبادت وخداشناسی کے بے ترسی شرک اور کفر وضلالت پھیلی اور عام قاعدہ ہے کہ جس طرح ظاہری تہذیب کے واسطے ظاہری ادیب اور جسمانی امراض کے واسطے حاذق کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور نیز بغیر توسل کے کچھ نہین ہو سکتا اسی طرح باطنی تہذیب کے ادیب وروحانی امراض کے معالج کی ایسے وقت مین اشد ضرورت تھی سو اللہ تعالی نے خلقت پر رحم فرماکر ہادی کامل شافی کافی قرآن صادق البیان بھیجا اور فرمایا وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ - ترجمہ - یہ کتاب قرآن مجید بابرکت ہمنے (اللہ تعالی نے) نازل فرمائی تم اُسکے پورے پورے متبع ہوجاؤ اور اپنے کو نافرمانی سے روکے رہو تاکہ تم پر رحم ہو- یعنی اگر رحمت الہی مین حصہ چاہتے ہو تو قدیمی شرارتین اور ناحق کی بغاوتین اور نافرمانیان بدتہذیبی بدکاری سے باز آؤ اللہ تعالی تم پر رحم کریگا-

علاوہ بران جن ضرورتون کو پورا کرنے اور ویدون کی پھیلائی ہوئی خرابیان مٹانے کیواسطے قرآن شریف نازل ہوا ہے اُسکا بیان مختلف رسائل مین عرض کرچکا ہون اعادہ کی ضرورت نہین - نظم

غبار کوئے یثرب جسنے آنکھون مین لگایا ہی
رہ صدق وصفا بیشک اُسی حق نے دکھایا ہے

ضیاء شمس احمد سے منور ہر دو عالم ہین
مگر خفاش بدطینت نے آنکھون کو چرایا ہے

معنبر گیسوئے اطہر کا سودا جسکے سر مین ہے
غم سود وزیان اُسنے سبھی دل سے بھلایا ہے

صبا شاید مدینے کی گلی سے گرد لائی ہے
اُسی کی شرم سے عنبر نے اپنا منہہ چھپایا ہے

نہ یارون مین ہی یاری نہ آپس مین وفاداری
محبت اُٹھ گئی ساری عجب یہ دور آیا ہے

ہزارون کو بنا کر وید کی تعلیم نے وحشی
بشکل خربزہ کاری کی دلدل مین پھنسایا ہے

گُل توحید کی شیدا قفس مین بند ہے بلبل
چمن مین وید کے زاغ وزغن نے غل مچایا ہے

للائن نے لیا جب پھل خوشی سے پھول اٹھی لالہ
بہار وید نے گھر گھر عجب یہ گل کھلایا ہے

سوادِ اُوجہِ فِی الدَّارَین کی قشقہ علامت ہے
پتی* سیکا و شم کردھی ذریعہ خوب بخشش کا
وہ کوچہ مین ستمگر کے تڑپ کر لاکھ مرجاتے
نقابِ شرم منہہ پر لیکے کیون بیٹھینگی پردہ مین
برنگِ شکل کالی اُسکی روشن ہے شبِ تیرہ
غرض وس پر مُرش سے جننا نہین ہے بھی کا بہلاتا
سوادِ فسق و عصیان سے ہوا ہندوستان تیرہ
رموزِ حرم* رَبّی وہ وہ تیرہ بخت کیا جانے
نہین دیوتّ عالم مین کوئی اُس پنڈت سے بڑہکر
حریفون سے حصولِ تخم مین مصروف زن گھر مین
مسافر کیا خوشی ہوگا خبر پردیس مین سُنکے
یہی تعلیم الیشور کی طرف سے مانی جاتی تھی
ہے دُرج وید دُرِ عفت و عصمت سے بے بہرہ
ہو قرآن کے جلوہ سے ہوا کون و مکان روشن
حباب آسا ہے دعم آبِ روان پر بحرِ ہستی مین
جو زینت کے فلک پر صورتِ نیرہ چمکتے تھے
صراطِ عشقِ احمد پر ہے جو ثابت قدم **واعظ**

جبین پر جڑھکے صندل نے شفق کا منہہ چڑایا ہے
حسینون نے گنہگارون کو الیشور سے سکھایا ہے
نہ ہوتا وصل پر ویدون نے دم بھر مین کرایا ہے
نیوگی کی جدائی نے جنہین جوگی بنایا ہے
چراغِ دودمان جسکا نیوگی نے جلایا ہے
ہوائے شوہرِ مردہ نے دل ہویدہ اُڑایا ہے
کسی مُغ نے شرارت کا بھرا منتر سُنایا ہے
دماغ و دل مین جسکے اَنیم* اچھس سمایا ہے
کہ جسنے آپ اپنا کھیت غیرون سے مجتایا ہے
پتی نے بستر اپنا صحن خانہ مین بچھایا ہے
کہ ہمخوابہ کو تیری غیر نے بچہ جنایا ہے
اسی نے کنچنون کو شرم سے نیچا دکھایا ہے
خریدارون نے اُسپر مفت نقدِ جان گنوایا ہے
سگِ بدخو نے عو عو کر کے ناحق سر کھپایا ہے
عبث غفلت مین اگر تو نے گھر اُسپر لبسایا ہے
اجل نے خاک مین اُنکو برنگِ گل ملایا ہے
اسی نے کچھ مزہ جینے کا اور مرنیکا پایا ہے

احقاق حق و ابطال باطل سے قاصر رہنا

اقول ۔ ناظرین یہ چوتھی دلیل ہے یہان پربھی معترض نے مقابل مین قرآن شریف کے وید نہین لکھا اور محض چکنی چپڑی باتون سے دفع وقتی کردی ہے جوکہ ویدون کے خلو اور اُسکے جاہل ہونیکی کامل دلیل ہے ۔

قولہ ۔ احقاق حق مین جسقدر قرآن کم زبان ہے اُسی قدر ابطال باطل مین بھی وہ قاصر البیان ہے ۔

اقول جنکو حق و باطل کی تمیز نہین ہوتی فی الواقع وہ ایسے ہی بکا کرتے ہین اور قرآن نے جو کچھ حق بیانی کی ہے ویدون کو اُسکے عشر عشیر کی بھی خبر نہین - ناظرین فہرست ذیل ملاحظہ فرمائین

توحید باری تعالی

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ سورۃ بقر - ۱۹ع
اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

اور تمہارا معبود ایک اللہ ہی ہر عیب سے پاک نہین کوئی معبود بجز اُسکے سب احسان کرنیوالا مانگے بن مانگے دینے والا - بیشک اللہ ہر عیب سے پاک میرا اور تمہارا مالک اور پروردگار ہے سو اُسی کی پرستش تم کرو یہی ہے سیدھی راہ -

صفات باری تعالی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝
لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (المایدہ) يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ (التوبہ)
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ (لقمان)
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۝ (آل عمران)
وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ (آل عمران - الشوریٰ)
وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ

سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا سب پر منت و بے منت احسان کرنیوالا انزا د جزا کیوقت کا مالک - واسطے اللہ کے ہی تصرف اور ملک آسمانون اور زمین کا اور اُس چیز کا کہ انکے بیچ مین ہے اور اللہ قادر ہے ہر شے پر - اللہ ہی مارتا ہے اور اللہ ہی جلاتا ہے - وہی اللہ ہی بے پرواہ سب خوبیون سے سراہا ہوا - اللہ کا ہی ہے جو کچھ کہ آسمانون اور زمین مین ہے - اللہ ہی ہے بلند قدر بڑی عظمت والا - اللہ ہی ہے غالب اپنے بندون پر اور وہی ہے حکمت والا خبردار -

رد شرک

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۝ وَمَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ (ہود)
اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ
فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (بقر)
اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (التوبہ)

نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے (آل عمران و ہود) جسنے کسی کو اللہ پاک کا شریک مقرر کیا سو بیشک اللہ نے حرام کردی اُسپر جنت اور اُسکا ٹھکانا دوزخ ہے - مت ٹھہراؤ اللہ تعالی کا شریک اور تم جانتے ہو - مشرک لوگ ناپاک ہین -

ذکر رسالت و قرآن

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ (محمد)

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے نیک اور ایمان لائے اُس چیز پر کہ نازل کیگئی ہے محمد پر اور وہ حق ہے اُنکے رب کی طرف سے اللہ دور کریگا اُنسے برائیان اُنکی اور سنواریگا اُنکے حال -

آیات	ترجمہ
فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (قاف)	نصیحت دے قرآن کی اُنکو جو ڈرتے ہین میری وعید سے
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا (الدہر)	ہمنے ہی تارا ہی تجھپر قرآن پارہ پارہ کر کے ۔
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ	اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور عام طور پر بھلائی کرو تاکہ فلاح پاؤ (الحج)
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (البقرہ)	قائم کرو نماز اور دو زکوٰۃ اور جُھک جاؤ ساتھ جُھکنے والون کے ۔
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (البقرہ)	اے ایمان والو فرض کیے گئے تمپر روزے جیسے تمسے پہلون پر فرض کیے گئے تھے ۔
وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (آل عمران)	اور اللہ تعالیٰ کے واسطے لوگون پر فرض ہے کعبہ کا قصد کرنا جو کوئی پا سکے طرف اُسکی رستہ ۔
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ (المائدہ) پ ۶	اے ایمان والو تم جسوقت نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو دھولو اپنے مُنہہ اور دونو ہاتھ کہنیون تک اور سر کا مسح کرو اور دھولو پاؤن اپنے ٹخنون تک ۔ اور اگر تم جنبی ہو تو بدن کو خوب پاک کر لو اور اگر تم بیمار ہو یا مسافر یا پاخانہ سے فارغ ہو کر تم مین سے کوئی آوے یا عورت سے صحبت کرے (تو پانی سے غسل کرے) پھر اگر پانی نہ ملے تو مٹی پاک سے تیمم کرو اور اُس سے اپنے مُنہہ اور دونون ہاتھون کا مسح کرو ۔
وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (المدثر)	تو اپنے کپڑے خوب پاک رکھ اور گندگی سے بچا رہ ۔
فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ (البقرہ)	سو تم دور رہو عورتون سے حیض کی حالت مین اور اُنکے نزدیک نہ جاؤ یہانتک کہ وہ نہا دھو کر خوب پاک ہو لین ۔
اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (البقرہ)	اللہ تعالیٰ نے خرید فروخت کو حلال اور سود کو حرام ٹھہرایا ہے ۔
وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ	اگر تمہارا مقروض مفلس ہے تو اُسے آسودگی تک مہلت دو ۔

امور وجوب عبادات

تفسیر طہارت ظاہر و باطن

يا ايها الذين امنوا انما الخمر والميسر
والانصاب والازلام رجس من عمل
الشيطن فاجتنبوه لعلكم تفلحون۔
يا ايها الذين امنوا اذا تداينتم بدين
الى اجل مسمى فاكتبوه وليكتب بينكم
كاتب بالعدل ولا ياب كاتب ان يكتب
كما علمه الله فليكتب وليملل الذي
عليه الحق وليتق الله ربه ولا يبخس
منه شيئا فان كان الذي عليه الحق
سفيها او ضعيفا او لا يستطيع ان يمل
هو فليملل وليه بالعدل واستشهدوا
شهيدين من رجالكم فان لم يكونا
رجلين فرجل وامراتن ممن ترضون
من الشهداء ان تضل احدىهما
فتذكر احدىهما الاخرى ولا ياب
الشهداء اذا ما دعوا ولا تسئموا ان
تكتبوه صغيرا او كبيرا الى اجله
ذلكم اقسط عند الله واقوم للشهادة
وادنى الا ترتابوا الا ان تكون تجارة
حاضرة تديرونها بينكم فليس عليكم
جناح الا تكتبوها واشهدوا اذا
تبايعتم ولا يضار كاتب ولا شهيد
وان تفعلوا فانه فسوق بكم واتقوا الله

اے ایمان والو! شراب قمار بازی بُت پرستی شگون لینا
یہ کام شیطانی ہیں بڑے ہی گندے سو تم ان سے بچتے رہو
تاکہ تمہاری نجات ہو۔
اے ایمان والو! ہر ایک معاملہ کو لکھ لیا کرو جسکے لئے کوئی
میعادی معاہدہ ہو اور ہر ایک کو نچاہئے کہ معاہدوں کو خود لکھا کرے
بلکہ چاہئے کہ معاہدہ کو وہ شخص جو ایسے معاملوں کا لکھنے
والا ہو۔ اور معاہدہ کو اُس انصاف کے ساتھ لکھے
جس میں ضرورت کے وقت تمسک میں نقص نہ نکلے اور تمسک
نویس کو تمسک لکھنے میں کبھی انکار نہ ہوا کرے کیونکہ کاتب
کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسا کام سکھایا ہے، پس
چاہئے کہ تمسکات کو لکھے اور لکھاوے وہ جس نے دینا ہو
اور ضرور ہے کہ لکھاتے ہوئے لکھانیوالا اللہ سے ڈرتا
رہے اور وہ ذرہ بھی اس میں کمی و نقص نہ کرے اور اگر
لکھانے والا کم عقل یا بچہ یا لکھانے کی قابل نہ ہو تو اُسکا
سربراہ انصاف کے ساتھ لکھا دے اور اپنے معاملات پر دو گواہ
کر لیا کرو اگر دو مرد نہ ملیں تو ایک مرد اور دو عورتیں اُن دو کا فائدہ
یہ ہے، اگر اُن میں سے ایک بھول گئی تو دوسری یاد دلائیگی اور گواہ
بُلانے پر انکار نہ کریں اور سُست مت بنو کہ تھوڑا یا بہت میعادی
معاملہ لکھنے میں چھوڑ دو اللہ تعالیٰ کے یہاں یہی باتیں انصاف
کی ہیں اور جہاں گواہی کی ضرورت پڑیگی وہیں کام آئینگی اور انسے باہمی
بدگمانیاں بھی جاتی رہتی ہیں ہاں دستی لین دین اور نقدی کی تجارت
میں تحریر کے نمونہ سے گناہ بھی نہیں مگر ہر ایک سودے میں گواہوں کا
پاس ہونا ضرور چاہئے۔ اور یاد رہے کہ کاتب اور گواہوں کو اُن کا

معاملات

وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝
وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا
فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ
بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ
وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ
يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
عَلِيْمٌ ۝ پ ۳ سورہ بقر ع ۷ -

حرجانہ دو اگر نہ دوگے تو بدکار ہوگے اور ڈرتے رہو اللہ سے
اللہ تعالی تمہیں آرام کی باتین سکھاتا اور ہر شے کو جانتا ہے اگر سفر مین
لین دین کرو اور کاتب نہ ملسکے تو رہن سے کام لو اور شے مرہونہ پر
قبضہ کر لیا کرو - اگر کسی کی دیانت پر یقین کر کے کوئی امانت دے
تو امین کو چاہیے کہ اللہ تعالی سے ڈر کر امانت دار کے حقوق پورے
ادا کر دے اور گواہی کو مت چھپاؤ گواہی چھپانے والا دل کا
بدکار ہوتا ہے اور اللہ تعالی تمہارے عملون کو جانتا ہے -

اَلزَّانِىْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً
وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ
ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (النور)
اَلطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ

بدکار مرد تو بدکار عورت یا بت پرست سے ہی نکاح کرتا ہے اور
ویسی ہی بدکار عورت بھی بدکار مرد یا بت پرست سے نکاح کرتی
ہے اور یہ نکاح ایمان والون پر حرام ہے -
ستھری عورتین ستھرے مردون کیلئے اور ستھرے مرد ستھری عورتون کیلئے ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا
غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا
عَلٰۤى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ
فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا
حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا
فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ
فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ
اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ
اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

اے ایمان والو! اپنے گھر کے سوا کسی کے گھر مین بے اجازت
مت جاؤ بلکہ سلام کہکر اجازت لو (بے اطلاع و بے اجازت جانا وحشی
لوگون کا کام ہے) یہ عمدہ باتین ہین - اور اسلئے بتائی
جاتی ہین کہ انپر عمل کرو - اگر وہان کوئی نہو - تو بھی
بدون اجازت مت جاؤ - اگر تمکو کہا جاوے کہ اس
وقت اندر آنے کی اجازت نہین تو واپس چلے جاؤ
یہی پسندیدہ طرز ہے - اور اللہ تعالی تمہارے اعمال
پر واقف ہے - ہان ایسے غیر آباد گھرون مین
جہان کسی کی سکونت نہین - اور تمہارا وہان
اسباب رکھا ہے - بدون اطلاع و اجازت
بھی جانا روا ہے اور خدا تعالی جانتا ہے کہ تم
کسی گھر مین بھلائی کو جاتے ہو یا شرارت کو

وَقُل لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِ
هِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ
عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا
لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ
نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ
التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ
الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا
عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ
بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ
زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا
اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○
وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ
مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا
فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔

پ ۱۸ ۔ س نور ۔ ر ۳ ۔

توکہدے ایمان والون کو کہ آنکھون کو نیچا رکھین اور
شرمگاہون کی حفاظت کرین۔ یہ نہایت پسندیدہ بات
ہے اور جو کچھ اپنی زبانون سے کہتے اور دل سے
مانتے اور اعضا سے کام لیتے ہو۔ سب اللہ تعالی کو جانتا
ہے۔ ایسے ہی والی عورتون سے بھی کہدے کہ آنکھون
کو برائی سے بچا رکھین اور شرمگاہون کی حفاظت
رکھین اور اپنے بناؤ سنگار کو مت دکھلاوین۔ مگر
وہ حصہ لابدی ہے جو ظاہر ہے اور اوڑہنی کو ایسا اوڑہین کہ
جبتک چھپ جاوے۔ اور عورتین اپنے بناؤ سنگار کو کسی پر ظاہر کرین
مگر اپنے خاوندون اور باپون اور خسر اور اپنے بیٹون اور اپنے بھائیون
اور بھتیجون اور بھانجون اور اپنی نیکبخت بی بیون (عیسائی مشن
کی عورتون کو جو لوگ اپنے گہرون مین آنے دیتے ہین اور اسلام کے مدعی ہین
وہ غور کرین) اور غلامون اور ان نوکرون پر جنہین عورتون کی رغبت ہی
نہین (جیسے پاگل) اور بچون پر جو عورتون کے معاملات سے واقف ہی نہین
اور عورتون کو واجب ہے کہ ایسی طرح پاؤن مین نہ مارین کہ انکی کسی سنگار
کی کسیکو خبر ہو جاوے۔ اللہ کیطرف رجوع رکھو۔ ایمان والو! تو کہ نجات پاؤ
اور نکاح کر دو اپنی بیوہ عورتون کو اور اپنے نیک غلامون اور
لونڈیون کو اگر غریب و مفلس ہین تو اللہ تعالی انکو اپنے فضل
سے غنی کریگا اور اللہ تعالی بڑی وسعت والا بڑے علم والا ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ
نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ
كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ○ وَلَا
تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً

اور لوگو اپنی اولاد کو اسلئے قتل نہ کیا کرو کہ ہم انکو کہان
سے کھلاوینگے۔ تم اور وہ ہمارا ہی رزق کھاتے ہین
اور بات یہ ہے کہ اولاد کا قتل کسی سبب سے کیون نہو
بڑی بھاری غلطی اور بدی ہے اور زنا کے نزدیک بھی مت جاؤ

وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ
مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا
فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ۝
وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ
أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا
بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ۝
وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِا
لْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَ
أَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ
كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝
وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ
لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ
طُولًا ۝ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ
عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ۝ ذَٰلِكَ
مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ
وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ
فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا
مَّدْحُورًا ۝

پ ۱۵ ع ۳ بنی اسرائیل ۔ ر ۳ ۔

چوری سے اجتناب

یہ بڑی بیحیائی اور بُری راہ ہے اور ایسے شخصون کو
بے وجہ قتل نہ کرجس کا قتل اللہ پاک نے حرام فرمایا۔ جو کوئی
بے وجہ قتل کیا گیا اس مقتول کے وارث کو ہم نے
طاقت دی ہے کہ قاتل کو مار ڈالے مگر کوئی ناجائز کام
اس قصاص مین نہ کرے۔ اور لاریب مقتول کو مدد دی
گئی کہ اسکا بدلہ دنیا مین بھی لیا جاوے اور آخرت مین
گناہ کے بوجھ سے ہلکا ہو۔ کسی بھلی غرض کے سوا یتیمون
کے مال کے پاس مت جاؤ اور انکا خیال رکھو یہانتک کہ مضبوط
اور بڑے ہو جاوین۔ اپنے معاہدون پر وفاداری دکھلاؤ
تمہارے معاہدے خدا تعالیٰ سے ہون یا اُسکے بندون سے
یاد رکھو عہدون کی بابت پوچھے جاؤ گے۔ ماپنے
اور تولنے مین پورا ماپ اور پورا تول اختیار کرو۔ اس
بات کا نتیجہ اس دنیا مین بہت ہی اچھا ہوگا اور اس امر کا
انجام بھی بہت عمدہ ثابت ہوگا۔ اور جو بات معلوم نہو
اسکا دعوٰی مت کرو۔ ناسمجھی سے گواہی ندو۔ کان اور آنکھ
اور اعصابی مرکز جسے قلب کہتے ہین سب سے اُنکے کامون کا سوال
ہوگا۔ خوشی سے اتراتے ہوئے زمین پر مت چلو۔ تو او مخاطب اپنی طاقت
سے زمین کو نہین پھاڑ سکتا اور نہ پہاڑون سے اونچا ہو سکتا ہے یہ سب
بُری باتین ہین اُنکی بُرائی تیرے رب کو ناپسند ہے، یہ وہ حکمت کی
باتین ہین جو تیرے رب نے تجھے وحی کے ذریعہ بتلادین اللہ تعالےٰ کیساتھ کسی کو بھی
معبود مت ٹھہرانا اگر شرک کیا تو جہنم مین ملزم ہو کر دھکیل دیا جاویگا۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ (النساء)
أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ

اور مت کھاؤ مال اپنے آپس مین ناحق۔
حلال کئے گئے ہین تمپر چوپائے چگنے والے مگر وہ کہ

عَلَيْكُمْ (المائدہ)
وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا
قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج) رکوع ۴ پ ۱۷
وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

جنکا ذکر اوپر آچکا (خنزیر سباع وغیرہ)
اور حلال کئے گئے تمپر چگنے والے چوپائے مگر وہ کہ جنکا ذکر اوپر
آچکا سو بچو تم بتون کی گندگی سے اور بچو تم جھوٹ کی بات سے
یعنی بتون کی نذر و نیاز مردار ہے اُسے مت کھاؤ۔
اور مت کھاؤ اُسکو جسپر اللہ تعالی کا نام نہ لیا جائے۔

یہ احقاق حق و ابطال باطل مشتے از خروارے ہدیہ نظر ہے اور مدعی وید اگر سچا ہے تو وہ بھی اپنے اس دعوے کو ثابت کرنیکے واسطے ویدون کی ایک فہرست یہان پر نقل کرے اور شرط یہ ہے کہ کسی طرح کا اخفا والباس ترجمہ کرنے مین پیش نہ آئے۔ اور تاویلون کی راہ بھی نہ جائے بلکہ لفظی ترجمہ با محاورہ کرے۔ اور اگر اس مین وہ اپنا تہتک سمجھتے ہون تو جس طرح قرآن شریف کی فہرستین اقتباس الانوار وغیرہ شائع ہو رہی ہین اسی طرح ویدون کی ایک فہرست کامل طیار کرکے علیحدہ چھپوا دین اُردو نہ سہی بھاشا ہی سہی اور جو بھاشا مین بھی عیب جانین تو سنسکرت ہی سہی تاکہ لوگون کو اُسکی تعلیم کما حقہ حال دریافت ہو۔ اور اہل حق کو موقع گفتگو ملے اور اگر ویدون کو اس باب مین قاصر جانتا ہے تو صدق شعاری اختیار کرے اور کتب کی پیروی سے باز آئے (آنجناب تو کیا لکھینگے اور اُن مین اتنا مادہ ہی کہان ہے۔ انشاء اللہ العزیز اگر سامان مہیا ہو گیا اور موت نے مہلت دی تو اس خدمت کو مین ہی بجا لاؤنگا اور بال کی کھال نکال کر دکھاونگا)

قولہ - سات آسمانون اور سات زمینون کا ہونا۔

اقول - اگر یہ صحیح نہین تھا تو ویدون سے اسکا خلاف یا نقص و عیب بیان کیا ہوتا چند ملحدون کی باتون پر دل نہ دیا ہوتا جنکے فلسفے پر آپکا ایمان ہے اُنکے مذہب کے رو سے بھی سات ہی آسمان ہین دیکھو توراۃ اور اگر وید فلسفہ اُسکے خلاف ہے تو اُسکا ثبوت دیجئے خالی باتون سے کام نہ لیجئے۔

قولہ زمین کے اوپر پہاڑون کو بمنزلہ میخون کے ٹھوکنا تاکہ زمین جنبش نہ کرے۔

اقول جدیدہ علوم کی تحقیقات اور حال کے مشاہدات گواہی دیتے ہین اور انہی مشاہدون سے انسان گزشتہ و دیرینہ حوادثات کا علم حاصل کرنیکے علاوہ یہ بھی معلوم کر سکتا ہے کہ خالق کل نے اُس زمین کا ثبات بغرض دفع تب لرزہ بتکوین جبال اور خلق کوہسار کے ساتھ فرمایا ہے کیونکہ زمین ابتدا مین ایک آتشین گیس تھا جسکے بالائی سطح پر دھوان دھار اور دخان تھا قرآن مین وارد ہے ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ رحمہ اللہ تعالی

نے آسمان بنانیکا ارادہ کیا اور وہ اُسوقت دُہوان دہار تھا) پھر وہ آتشین مادہ اوپر سے بتدریج سرد ہوکر ایک سیال چیز بنگیا جسکی طرف قرآن اشارہ کرتا ہے وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ اور اُن دنون عرش پانیون پر تھا یعنے عرش اور پانی کے درمیان کوئی اور چیز نہ تھی پھر وہ مادہ سیال زیادہ سرد ہوکر اوپر سے سخت اور منجمد ہوگیا۔ اب بھی جسقدر اُسکے عمق کو غور سے دیکھتے جائین تو اُسکا بالائی حصہ سرد اور نیچے کا گرم نکلتا ہے کوئلون اور کانون کے کھودنے والون نے اپنی مختلف تحقیقات مین یہ نتیجہ نکالا ہے کہ چھتیس ۳۶ میل عمق سے نیچے ابتک ایک ایسا ذوبانی اور ناری مادہ موجود ہے کہ جسکی گرمی تصوّر سے باہر ہے (اسلام نے بھی دوزخ کو زیر زمین بتایا ہے) جب زمین کی بالائی سطح زیادہ موٹی نہ تھی اُس وقت زمین کے اُس آتشین سمندر کی موجونکا روکنے والا کوئی نہین تھا اور اسلئے کہ ان دنون حرارت زیادہ قوی تھی اور نیز حرارت حرکت سے ہوتی ہے زمین مین سے اندرونی موجون کے زور سے بڑے بڑے مواد نکلا کرتے تھے جنسے پہاڑون کے سلسلہ پیدا ہوگئے آخر جب زمین کا بالائی حصہ اور بھی موٹا ہوگیا اور اُسکے ثبات وثقل نے اُس آتشی موجون کو دبالیا اُس وقت یہ زمین حیوانات کی بود و باش کے قابل ہوگئی اسواسطے قرآن کریم نے کہا اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ اور اسکے بعد فرمایا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ یعنی خدا تعالیٰ نے پہلے زمین مین پہاڑون کو بنایا اور پھر ہر ایک دابہ کو اُسپر بسایا۔ یہ تو قرآن شریف کا فرمان تھا جو اوپر گذرا اب اہل تکذیب کچھ اسکے موافق یا مخالف ویدون سے سنائین تاکہ اُسکے ابطال باطل اور احقاق حق کی حقیقت عیان ہو اور اگر وید اس سے ناواقف ہین تو اُسکے مدعی کو شرمانا چاہیے اور جھوٹے دعوون پر زور کم لگانا چاہیے۔

قولہ - سُورج کا چشمہ گلی مین ڈوبنا چاہ بابل مین ہاروت ماروت کا قید ہونا چشمہ ہاے دودھ وشہد وشراب کا بہنا۔ سلیمانؑ کے وقت جانورون کا بولنا وغیرہ حق ظاہر کرنیسے قرآن کو قطعی پرہیز ہے۔

اقول - پہلی ان تین باتون کا ذکر قرآن شریف مین بالکل نہین ہے اگر بزعم باطل معترض ہو تو بتادے ہم جواب دینے کو حاضر ہین اور جانور تو اسوقت بھی بولتے ہین اس مین کونسی بد پرہیزی ہوئی اور کیا خلاف حق ہوا جسکی تردید آپکے ویدون سے تو ہو نہین سکتی اور انگریزی جغرافیہ دان اور مورخ تمیز وار کرتے ہین لیکن افسوس کا مقام ہے کہ آنجناب کو ویدون کی موجودگی مین جغرافیہ دانون اور مورخون وغیرہ کا سہارا یا نام لیتے شرم نہین آتی کہان ویدون کے افسون اور کہان تاریخ اور جغرافیہ کے مضمون جنکا مقابلہ قرآن سے کیا جاتا ہے مگر الحمدللہ کہ ہر حال مین قرآن سب پر غالب ہے وید کی طرح کمزور وطاقت گم شدہ نہین۔

قولہ بیت اللہ کی طرف سجدہ کرو وہی خانہ خدا ہے۔

اقول سجدہ عبادت ہے۔ اور عبادت کے وقت ضرور ہی کبھی نہ کسی طرف عابد کا مُنہہ ہوگا پھر کسی نے کعبۃ اللہ کیطرف متوجہ ہو کر اگر عبادت کی تو اس مین کیا قباحت لازم آئی پہلے اُس بُرائی کو بیان کرین زان بعد جواب لین اور قرآن شریف مین وارد ہے فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۔ ترجمہ۔ چاہیے کہ عبادت کرین اس گھر کعبہ کے پروردگار کی۔ اس سے صریحًا واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گھر کا پروردگار ہے اُس گھر مین رہنے والا نہین اور مسلمان اُسکے اس ارشاد کے موافق اُسی کی عبادت کرتے ہین شہر مکہ اور اُس گھر کی نہین کرتے معترض کا غلط گمان اور محض بہتان ہے البتہ سورج خانہ خدا ضرور ہے کہ بقول یجروید کے چالیسوین باب کے آخری منتر کے پرمیشور اس مین بیٹھا ہے۔ اور جہات پرستی سے کوئی آریہ خالی نہین چنانچہ ہر سنکار کے وقت کسی جہت کو خاص ٹھہراتے اور جہت کے دیوتا سے مرادین چاہتے ہین اور پراچی وگ اگنی وغیرہ کا پڑھنا صریحًا دیو پرستی ہے۔

قولہ چاہ زمزم کے منبع نہرہائے جنت کے سوتے ہین آب زمزم گناہون کے داغ دھوتا ہے۔

اقول یہ مسئلہ فروعی ہے۔ اسکا ذکر بھی قرآن مین نہین معترض تیرہ دلی کے باعث مسائل اصول و فروع مین فرق نہین کر سکتا۔ اور جو چاہتا ہے اندھا دھند لکھ مارتا ہے۔ ہان سوم لتا اور منشی بوٹیون کے عرق پینے کا ذکر ویدون مین ضرور ہے سو انکے پینے سے عقل زائل ہوتی اور گناہ زیادہ ہوتے ہین اسلئے قرآن حدیث کی رو سے منشی عرق وغیرہ کا پینا حرام ضرور لکھا ہے۔ اسکی جلن سے معترض نے آب زمزم پر اعتراض کیا ہو تو مضائقہ نہین حسد انسان کو اندھا بہرا کر ہی دیتا ہے۔

قولہ حجر اسود کے چومنے سے مُنہہ پاک ہوتا ہے۔

اقول۔ اسکا ذکر قرآن و حدیث مین بالکل نہین یہ معترض نے شاید اپنے گھر کی پوتھی سے لکھ مارا ہے کیونکہ از روئے دھرم شاستر سبکا مُنہہ ناپاک ہے۔ (الا عورت کا مُنہہ بدن کے بالائی حصہ سمیت وقت مجامعت) اسیواسطے وید والے ایک دوسرے کا جھوٹا ناپاک جانتے ہین اور جماع کے وقت عورت کا بوسہ لینے سے ناپاک مُنہہ نہین ہوتے۔

قولہ حوران انار پستان غلمان لالہ رخان کا علیحدہ طور ہے جنکے ہاتھون سے اہل جنت کو شرابًا طہورًا کا دور ہے۔

اقول انار پستان و لالہ رخ لفظ بذاتہ اور ایسا لفظ کہ جسکے یہ معنی ہون قرآن مین نہین آیا۔ البتہ قرآن مین اسقدر وارد ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

خٰلِدِیْنَ فِیْہَا اَبَدًا لَہُمْ فِیْہَا اَزْوَاجٌ مُطَہَّرَۃٌ وَّنُدْخِلُہُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا (النساء) اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْہَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَہَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُہُمْ فِیْہَا حَرِیْرٌ (الحج) چنانچہ اسکا ترجمہ اہل خبط نے نجات کے مقابلہ مین یہ لکھا ہے جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے ہین اُنکو ہم داخل کرینگے باغون مین کہ بہتی ہین نیچے سے اُنکے نہرین وہ لوگ ہمیشہ رہینگے اس مین واسطے اُنکے ستھری بی بیان ہین اور اُنکو ہم داخل کرینگے گھنکے سائیون مین (النساء) بیشک اللہ تعالی داخل کریگا اُن لوگون کو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے ہین اُنکو ہم داخل کرینگے باغون مین کہ بہتی ہین نیچے سے اُنکے نہرین اور سجا دینگے اُنکو جنت مین سونے کے کنگن اور موتی اور اُنکا لباس ہے وہان پر ریشم (الحج) اور سورہ الطور مین ہے وَاَمْدَدْنٰہُمْ بِفَاکِہَۃٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَہُوْنَ یَتَنَازَعُوْنَ فِیْہَا کَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْہَا وَلَا تَاْثِیْمٌ وَیَطُوْفُ عَلَیْہِمْ غِلْمَانٌ لَّہُمْ کَاَنَّہُمْ لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ ۔ ترجمہ اور ریل لگا دی ہمنے اُنکو میوونکی اور گوشت کی جس چیز کا جی چاہے جھپٹتے ہین وہان پیالے نہ اُس پیالہ مین بکواس ہے نہ گنہ مین ڈالنا اور پھرتے ہین اُنکے اُس پاس چھوکرے اُنکے گویا وہ موتی ہین غلاف مین دھرے۔

سو اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ جنت جائے نجاست و خباثت نہین طہر مطہر مقام ہے لغو اور فحش اُس مین حرام ہے اور اللہ تعالی اہل ایمان کو جنت مین ستھری بی بیان دیگا اور وہ اُس مین ہمیشہ رہینگی ہر قسم کا نفیس گوشت اور عمدہ عمدہ کھانے اور میوے کھائینگے۔ سونا۔ ریشم۔ سچے موتی پہنینگے۔ غلمان یعنی یعنے چھوکرے جو موتیون کی طرح ایک سے اور ستھرے ہونگے اُنکی خدمت کرینگے اور ایسے ساغر پینگے کہ جس سے ہوش زائل نہین ہوتے اور بکواس اور جھوٹ مُنہہ سے نہین نکلتا۔

پھر آگے چلکو معترض نے کوئی نئی یا جواب طلب بات نہین لکھی اور وید اور قرآن کے مقابلہ کو ختم کر دیا ہے اسواسطے ہم بھی زیادہ طول دینا مناسب نہین جانتے اسی پر اکتفا کرتے ہین اور قرآن شریف کی تعلیم کا فوٹو جو معترض نے لکھا ہے اُسکا جواب اُپیدون کی تعلیم کا فوٹو علیحدہ شائع کرینگے تا کہ خریدار کو آسانی ہو اور کتاب کا حجم نہ بڑھے چونکہ مکذب نے نیک نیتی کے خلاف جو کچھ تکذیب براہین احمدیہ مین فضول بکا تھا۔ وہی نسخہ خبط احمدیہ مین دوبارہ لکھا ہے اسواسطے اس کتاب مین ضمناً اُسکا جواب بھی ہو چکا اور اُسنے جو اس مین بڑے زور سے نجات قرآنی اور ویدک مُکتی کا مقابلہ کیا ہے یہان پر اُسکا جواب تحریر کر دینا خالی از لطف نہو گا۔ وہو ہذا۔

نجات قرآنی اور ویدک مکتی کا مقابلہ

قولہ۔ تکذیب براہین احمدیہ مین اگرچہ ہم قرآنی تعلیم و معارف کا بہت کچھ بخیہ اُدھیڑ کر ناظرین کے آگے دھر چکے ہین اور اب ہمارا ارادہ نہین تھا کہ قرآن کے تار و پود نمود کرین مگر کیا کیا جائے اب تو الہامی ارشاد ہوا اور اُسکی بھی آپکی طرف سے بنیاد ہے لہذا ہم نجات قرآنی اور ویدک مکتی کا مقابلہ کرتے ہین۔ نسخہ خبط احمدیہ صفحہ ۳۰۶

اقول۔ اس مقابلہ کی بنیاد بیشک مؤلف براہین کی درخواست سے ہے سو منشی صاحب اسکو پورا نہین کر سکے اور دوسرے پیرایہ مین یہان غلط فہمی و ذاتی قابلیت کا جوہر دکھلانا چاہے لیکن قرآن پاک اور مقدس دین اسلام کی حقارت اور اہانت کرنا آپکا آبائی پیشہ اور مذہبی فرض ہے۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش کا چودھوان باب سرمہ چشم آریہ کی اشاعت سے پہلے کا رائج ہے اور اُس مین بجز توہین و حقارت قرآن و دین اسلام کے مصنف نے ایک فقرہ بھی درج نہین کیا۔ رہی آپکی تکذیب اُسکا جواب تہذیب سے ہدیہ ناظرین ہے امید کہ آپکی روح اُسکے مطالعہ سے ضرور خوش ہوگی اور اپنی عدم بضاعتی اور بے استعدادی کے سبب میرا بھی قطعًا یہ ارادہ نہ تھا کہ صرف دلائل سے پُرانی چھپر یا (وید) کے تنکے بکھیرون اور تبر براہین کی دھار دیانندی خارزار کی جڑھ مین پھیرون مگر کیا کیا جائے اب تو زناکشر بھٹ آچاریج نے خصوصًا اور کل دیانندیون نے عمومًا قرآن شریف کی حقارت و اہانت کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا اور اس طرح کے اُلٹے مقابلے لکھنا بھی انہی کی ایجاد ہے لہذا مین بھی اس مقابلہ کی حقیقت ناظرین کے واسطے احاطہ تحریر مین لاتا ہون اور مقابلہ تکذیب مین معترض سانپ کی طرح چلا تھا مینے بھی عصائے موسوی سے کام لیا اور یہان یہ نسخہ خبط مین سرشار ہے اسواسطے بغرض ہمدردی ملیح نسخہ تیار ہے کیونکہ نادان بیمار طبیب حاذق کو ہمیشہ بُرا کہتا اور شہد خالص کو زہر تلخ بتایا کرتا ہے مگر حاذق بیمار کی بیمار داری مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرتا حتی الوسع اُسکی ہر لگوئی پر نگاہ نہین ڈالی جائیگی اور سب طرح سے دلجوئی کی جائیگی اور یونہی ہے بھی کہ ؎

اگر نادان بوحشت سخت گوید ۔۔۔ خردمندش بنرمی دل بجوید

اور قول سبحانی آئت قرآنی وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ پر اپنا ایمان ہے اور دین اسلام اور سید خیر الانام پر جان قربان ہے۔ اپنی زبان و قلم سے کسیکو بُرا کہتے نہین اور حق بات کہنے سے چُپ رہتے نہین۔

قولہ۔ نجات قرآنی و ویدک مکتی۔

اقول - یہ دونو لفظ تشریح طلب ہین پس از روئے لغت عرب نجات کے معنے ہین بچنا چھٹکارا اور اصطلاح اسلام مین اس سے مراد فلاح ہے - اور مکتی سنسکرت لفظ ہے اسکے معنی ختم و خاتمہ پنجابی مُک جانا اور مُکری ایک ہی لغت ہے اسلئے یہ لفظ نجات اور فلاح کے مقابل نہین بولا جاتا البتہ عربی لفظ خاتمہ و ختم کے بالمقابل آسکتا ہے - یہ اہل خبط کی بڑی بھاری غلطی ہے کہ نجات کے مقابل مین مُکتی کو لائے ہین اگر اُنکی بھی مراد اس سے فلاح ہے کہ جسکے معنی ہین رستگاری فیروزی لقامراد کو پہنچنا ہر قسم کی گرفت اور پرسش اور عذاب سے رہائی پانا اور خلاصی تو ان آریون پر اُنکے عقاید کے اعتبار سے صادق نہین آسکتے اور ویدک مکتی کوئی چیز نہین کیونکہ فضل مولا اور شفاعت اور اعمال صالح پر فلاح کا مدار ہے اور آریون کو فضل خدا اور شفاعت سے سخت انکار ہے اور محدود اعمالون اور معدود نیکیون کے بالعوض اُنکے نزدیک روح مخلصی ابدی نہین پا سکتی اور ہرگز آواگون کے پنجہ سے بچ نہین سکتی یہانتک کہ اُسکے تخم سے بدی کو پرمیشور بھی جدا نہین کرسکتا اور اُسی بدی کے موجود رہنے کے سبب مہاپرلے کے بعد بھی گندگی وغیرہ کے کیڑے اور حیوانات وغیرہ بنتی رہتی ہے جس سے واضح ہے کہ جسکا نام فلاح یا نجات ہے وہ ویدالون کو نصیب نہین چنانچہ اس باب مین ایک اللہ کے بندے نے ایک مستقل رسالہ "عدم نجات آریہ" نام لکھا ہے اور وہ خبار نور علی نور لدھیانہ کے مہتمم مولوی نور محمد صاحب سے قیمتاً مل سکتا ہے اور جو منتر اس باب مین اہل خبط نے لکھے ہین وہ بھی حجت نہین ہو سکتے - اور یہ بھی معلوم کرنا چاہئے کہ یہ نجات کسکو ملیگی فقط روح کو یا جسم کو سو ازروئے قرآن واضح ہو کہ یہ نجات روح اور جسم دونو کو ملیگی کیونکہ بعد نجات جنت و نعمت اُنکو جو کچھ ملیگا خواہ فضل مولیٰ سے خواہ شفاعت سے خواہ اُنکے عملون کی جزا سے وہ بغیر جسم و جان کے صرف مین نہین لا سکتے اور بدون بدن کے لذائذ نعم سے روح کسی طرح عند العقل بھی محظوظ نہین ہو سکتی اور ہر ایک عمل مین دونو کی قوت کا اثر پایا جاتا ہے یعنی ہر ایک فعل مین دونو کو اشتراک حاصل ہے کیونکہ اگر جسم نہو تو روح سے اور اگر روح نہو تو جسم سے کچھ نہین ہو سکتا پس دونو سزا و جزا کے مستحق ہین اسلئے دونو کو مخلصی ہوگی اور دونو ہی ذوق و سرور مین مسرور رہینگے اور یہی عین انصاف ہے کہ عمل کے ہر عامل کو جزا و سزا برابر دی جاوے نہ وید کے پرمیشور کی طرح قالب جسکے بدولت روح ذوق و سرور حاصل کرتی ہے اُسکو تو بجز آتش و سوزش کے اور کوئی نعمت نہ دے اور روح کو جھٹ کسی کی عورت بنا ڈالے تاکہ وہ اپنے اعمال کے بالعوض خوب کھا پی کر مزے اُڑالے اور آریہ بیچ جنت کی حور کہلائے اور اس مین تو معترض کو بھی انکار نہوگا کہ دیانند جی نے پہلی جون مین ایسا عمل کوئی نہین کیا تھا جسکے بدلے اُنکو اس جنت کی حور ملے اسی واسطے وہ اس نعمت کے مزے سے محروم گئے لیکن یہ کچھ فخر یا طعن کی بات نہین

کیونکہ انسے پہلے وید کے بہتیرے رشی پرمیشور کی بارگاہ مین ناک رگڑ رگڑ پیشانی ٹیک ٹیک سر مارتے مارتے دریائے حسرت مین مایوسانہ بجھگئے اور یہ کہتے کہتے ہی جی نکل گیا کہ ہائے مستقل مزاجی اعلیٰ اوصاف سے موصوف سندر استریان سکھ بھوگنے کو ہمین میسر آوین گو وید پہلی اشٹک سکت بائیس منتر ۱۱ پر میسر نہ آئی جواب ملا تو یہی کہ ست کرنی پرمان کیا ہندو کیا مسلمان ہو اور صاحب خبط کے جورو بچے (حور و غلمان) جو کچھ ہین انکو پہلے وقت کا کمایا ہوا ملا ہی پھر اس دنیا کے بہشت ہونے مین کیا شک ہے اور مومنون کے جنت و نعمت حور و غلمان پر کیون اعتراض کیا جاتا ہے حالانکہ تمہارا جنت فانی ہے اور اہل اسلام کا جاودانی کہ جس مین ایسی الیسی انفس و اعجب نعمتین موجود ہین جنکی شبیہہ و نظیر اہل وید کی جنت (دنیا) مین نظر نہین آتی اور آنحضرت سرور عالم صلعم کا اُسکی نسبت ارشاد ہے کہ لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَىٰ قَلْبِ بَشَرٍ۔ ترجمہ۔ بہشت وہ جگہ ہی کہ نہ آنکھون نے دیکھی اور نہ کانون نے سُنی اور نہ کسی آدمی کے دلپر اُسکا خیال گزرا اور جن نہرون اور باغون کا بیان آیات قرآنی سے اوپر گزرا وہ ایسا ہی جیسا کہ ایک اعلیٰ و اولیٰ شئے کا ادنےٰ سے ادنےٰ چیز کے ساتھ تشبیہ دیکر مثالی طور پر ظاہر کرنا چنانچہ سورہ محمد مین ہے مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى۔ ترجمہ۔ وہ جنت کہ جسکا ڈرنیوالون کو وعدہ دیا گیا ہی اُسکی مثال ایسے جنت کی ہے کہ جس مین نہرین ہون بن بہے پانی کی اور خوش ذائقہ دودھ کی اور اُس شراب کی کہ پینے والون کو بیہوش نہین کرتی اور (سراسر لذت ہے) اور شہد خالص کی۔ سو یہ قرآنی جنت ہے جسکا اہل تقویٰ کو وعدہ دیا گیا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ اس وعدہ کو پورا کریگا متقین کو حور و قصور ملینگے اور منکر نا جہنم مین جلینگے پس اگر وید والون نے اپنے دھرم پوترون کے واسطے کسی اور قسم کا وعدہ واثق کیا ہے یا اس سے بھی اعلیٰ درجہ کی نعمتون کی امید دلائی ہے تو شوق سے وید والے قرآن شریف کے مقابل لائین اور عام طور پر آریون کو اُسکی ترغیب دلائین اور یہ موجودہ مال و اسباب جورو بچے اور گھر بار وغیرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بے منت عطا کئے ہین یہ فانی ہین نعمت جنت او نکت اور مغفرت کا ثمرہ نہین ہو سکتے اگرچہ بقول اہل خبط یہ اُنکے اعمال کا ثمرہ ہین کیونکہ بخشش کا ثمرہ ابدی و جاودانی ہوتا ہے اسباب محقرہ موجودہ فانی ہین اور اگر وید اس باب مین کم زبان ہین تو اہل خبط اس دریدہ دہنی سے باز آہین معجون قرآنی کا استعمال فرمائین۔

حورون کی تعریف جو کچھ قرآن مین وارد ہے وہ بھی مثالی طور پر بیان ہوئی ہے اُسپر معترض ہونا بھی عقلمندی نہین اول تو سمجھو کہ وہ سچی خبر ہے اور واقعی اخبار و آثار کا بلا مبالغہ بیان کر دینا کسی مذہب و ملت مین معیوب نہین بلکہ صواب ہے

دوسرے اس سے اعمال صالحہ کی جانب انسان کو ترغیب لانا اللہ تعالیٰ کا اصلی منشا ومدعا ہے کہ جس سے عالم میں عفت پھیلتی ہے اور انسان فسق وفجور سے متنفر ہو کر متقی بنجاتا ہے نہ کسی کی رانی پر رجھنا اور غیر کی ملک پر مفتون بنانا کہ باعث خطایا گناہ ہو۔ تیسرے معترض کے ویدون مین بیگانہ عورتون کی تعریف و توصیف اسقدر وارد ہے کہ قرآن مین حورون کی تعریف اُسکے عشر عشیر برابر بھی نہین آئی ناظرین خبطیون کے خبط پر نہ جائین موازنہ ومقابلہ ذیل ملاحظ فرمائین۔ یہ وہی آیتین ہین جو کہ نسخہ خبط احمدیہ مین بمقابلہ وید کے گنتی درج کیگئی ہین۔

وید

राज्ञ्यसि प्राचीदिग्विराडसि दक्षिणादिक

सम्राडसि प्रतीची दिक् स्वराडस्युदीची

दिगाधिपत्न्यसि बृहतीदिक॥

یہ یجروید کے چودہوین کا تیرہوان منتر ہے دیا نندجی نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے۔ ہے استری جو تو پورب دشا کے تل پرکاشمان ہے دکشن دشا کے سمان انیک پرکار کا دینے اور ودیا کے پرکاش سے یکت ہے پشچم دشا کی سدرش چکرورتی راجا کے سدرش اچھے سکھ یکت پرتھوی پر پرکاشمان ہے اوتر دشا کے تل سویم پرکاشمان ہے بڑی اوپر نیچے کی دشا کے تل گھر مین ادھیکار کو پراپت ہوئی سو تو سب پتی آدکو ترپت کر یعنی تو اے عورت چونکہ سمت مشرق کی طرح مطلق روشنی بخش ہے اور سمت جنوب کیطرح غربت طبع اور علم وغیرہ سے نور بخش ہے اور ملک مغرب کے بادشاہ کی مانند زمین پر آرام بخش ہے اور سمتِ شمال کی مانند صفات مین نور ہے اور سمتِ فوق وتحت کے برابر گھر مین شرف ممتاز ہو چکی ہے اسلئے تو خاوند وغیرہ سب کو خوشدل کر۔

قرآن

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ۝ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ کَذٰلِکَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ۝ یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِکُلِّ فَاکِهَةٍ اٰمِنِیْنَ ۝ (دخان)

ترجمہ۔ بیشک ڈروالے گھر مین ہین چین کے باغون مین اور چشمون مین پہنتے ہین پوشاک ریشمی پتلی اور گاڑھی ایک دوسرے کے سامنے اسی طرح اور بیاہ دین ہمنے اُنکو گوریان بڑی بڑی آنکھون والی۔ اور منگواتے ہین وہان ہر قسم کے میوے دلجمعی سے۔

قرآن شریف نے گوری بڑی آنکھ والی حور کی تعریف بیان کی ہے۔ اور وید نے مبالغہ مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا اور کہا تو گیا کہ تو سب کا دل خوش کر جیسی توصیفی پرواز اُٹھائی گئی کوئی عمدہ حکم دیا ہوتا کہ کلہ ببان کوہ و برآمدن موش دُم بریدہ۔

मूर्द्धासि राड् ध्रुवासि धरुणा धर्त्र्यसि

وَحُوْرٌ عِیْنٌ ۝ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ ۝

धरणी। आयुषे त्वा वर्चसे त्वा कृष्यै त्वा क्षेमाय त्वा ॥

یہ یجروید کے چودہوین ادھیا کا اکیسوان منتر ہے دیانندی بھاشی مین اسکا ترجمہ یہ لکھا ہے۔ ہے استری جو تو سورج کے تُل اُتم ہے پرکاشمان نشچل کے سمان نشچل شدہ ہے پشٹی کرنے ہاری آدھار روپ پرتھوی کے تل دھارن کرنے ہاری ہے اُس تجھے کھیتی ہونیکے لئے اور اُس تجھکو کرشا کے لئے مین سب اور سے گرہن کرتا ہون یعنی اے عورت چونکہ تو چشمۂ آفتاب کی مانند افضل اور روشنی بخش اور لنسل قد وسلیم تن اور زمین کیطرح بنا دینے والی ہے اسلئے مین تجھکو اپنی زلیست کیلئے اور غلجات کیلئے اور کاشتکاری کیلئے اور رکھوالی کیلئے غرضیکہ سب طرح سے قبول کرتا ہون

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا (سورۃ الواقعہ)

ترجمہ (۱) بہشتیون کے واسطے گوریان ہین بڑی بڑی آنکھ والی لپیٹے موتی کی مانند بدلا اُسکا جو کرتے تھے (۲) ہمنے وہ عورتین اُٹھائین صاف اُٹھان پھر کیا اُنکو کنواریان پیار دلاتیان۔

قرآن شریف نے باعتبار لولوی نکہت کے فرمایا کہ وہ گوریان میری پیدا کی ہوئی ہین بہشتیون کو اُنکے اعمال صالحہ کے بالعوض ملینگی۔ وید کے مصنف کی طرح یہ نہین کہا کہ اے عورت لنسل قد سلیم تن درست اندام سورج کے برابر افضل و روشن مین تجھے زراعت اور حفاظت اور غلہ اور اپنی زلیست کے واسطے اپنی قبولیت مین لاتا ہون۔

افسوس کہ وید کا پرمیشور کہاوے اور سورج برابر حسین عورتون کو اپنی زلیست بسری اور آرام کیلئے قبول فرماوے۔

यास्ते अग्ने सूर्य्ये रुचो दिव मातन्वन्ति रश्मिभिः। ताभिर्नो अद्य सर्वाभी रुचे जनाय नस्कृधि ॥

یہ یجروید کے تیرہوین ادھیا کا بائیسوان منتر ہے دیانندجی نے ترجمہ یہ کیا ہے۔ ہے اگنی کے سمان تیج دھارنی پڑھانے ہاری وِدوان استری جو تیری روچی ہین اُن سب روچیون سے یکت ہمکو جیسے دیپتیان سورج مین کرنون سے پرکاش کو اچھے پرکار بستار یکت کرتی ہین ویسے تو بھی اچھے پرکار

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُومٌ ۝ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ۝ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ ۝ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ۝ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ۝ وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ۝ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ (سورۃ الصّٰفّٰت)

ترجمہ۔ مگر جو بندے ہین اللہ کے چنے ہوئے اُنکو روزی ہے مقرر میوے اور اُنکی عزت ہے باغون مین نعمت کے تختون پر ایک دوسرے کے سامنے

بسترت سکھ یکت کر اور آج روچی کرانے ہارے
پر سدہ منش کیلیئے ہم لوگون کو پریت یکت کر۔
یعنی اے آگ کی مانند روشن اُستادنی عالمہ عورت جو
تیری نورانی شعاعین ہین اُن سب سے ہمکو آرام سے
معمور کر جس طرح کہ سورج کی کرنون مین نورانی
شعاعین دمکتی ہین ویسے ہی لائق و فائق منور
شخص کیلیئے ہمکو پر محبت کر۔
وید کے پرمیشور نے آگ جیسی روشن اور لائق و فائق
اُستادنی سے بصد ستائش یہ تمنا کی ہے کہ تو مجھ
مین سورج جیسی کرنین بھردے اور کسی لائق آدمی
کے واسطے مجھکو محبت سے معمور کر اور یہ تمنا اُسکے
نقصان قدرت اور کمال عجز پر دال ہے۔

لوگ لئے پھرتے ہین اُنکے پاس شراب ستھری کے
پیالے سفید رنگ مزہ دیتے ہین پینے والون کو نہ
اُس مین سر پھرتا ہے نہ اُس سے بہکت ہوتے ہین اور
اُنکے پاس ہین عورتین نیچی نگاہ رکھتیان بڑی آنکھ والیان
گویا وہ انڈے ہین چھپے دھرے۔
قرآن شریف نے یہ بیان کیا کہ بہشت مین وہ پیالہ ہی
جسکے پینے سے سر نہین پھرتا اور نہ مستی آتی ہے اور
نیچی نگاہ والی عورتین ہین پھر ایسے پیالے پینے مین
کیا قباحت ہے نمعلوم معترض کسلیئے عیسائیو نکی
قے چاٹتا اور بار بار شراباً طہوراً پر اعتراض کرتا ہی
شاید شراب کے لفظ پر بھولتا ہے لغت کے معنے
سے واقف نہین۔

काण्डात्काण्डात्परोहन्ती परुषःपरु।
स्परि। एवानो दूर्वे प्रतनु सहस्रेण शतेन च

یہ یجروید کے تیرہوین ادھیائے کا بیسوان منتر ہے
دیانندجی نے ترجمہ اسکا یہ کیا ہے کہ ہے استری تو
جیسے ہنکہات اور بہت پرکار کے ساتھ اب یوون
اور گانٹھ گانٹھ سے سب اوپر سے اتنیت بڑھتی ہوئی
دُربا گھاس ہوتی ہے ویسے ہی ہمکو پوتر پوترے اور
ایشوریج سے بسترت کر۔ یعنی اے عورت جیسے ہزارون
اور سینکڑون طرح سے کانڈ کانڈ اور گانٹھ گانٹھ دوب
گھاس بالکل بڑھتی چلی جاتی ہی تو اس طرح ہمکو بیٹون اور
پوتون اور فراوانی دولت سے مالامال کر۔

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ؁
عَيْنًا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ؁ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
مُّخَلَّدُوْنَ ؁ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا
(سورۃ الدھر) ترجمہ اور اُنکو پلائے جاتے ہین
اُس مین پیالے جنکی ملونی ہے سونٹھ اُس مین ایک
چشمہ ہے سلسبیل اور پھرتے ہین اُنکے ارد گرد لڑکے سدا
رہنے والے اگر تو اُنہین دیکھے تو خیال کہ موتی ہین
بکھرے ہوئے۔ یہان پر بھی اپنی نادانی کے سبب معترض
نے پیالہ پر اعتراض کیا ہے حالانکہ یہان پیالہ سے پیالہ
مراد ہے اور اُسپر سونٹھ کا لفظ دال ہے اور اُن چھوکرون
کی جو گوری رنگت ہوگی اور سب ہم عمر ہونگے

وید کا پرمیشور عورت کی بڑھوتری مین نظر رکھکر اُس سے مدد مانگتا
ہے اور کہتا ہی کہ تو جس طرح دوب بڑھتی ہی چلی جاتی ہو اسیطرح
مجھکو مال و اولاد مین تکاثر اور فراوانی دے۔

اُسپر اللہ تعالےٰ نے اُنکی تشبیہ موتیون سے
دی ہے اور یہ تشبیہ نہایت معقول ہے اور تعریف
مخلوق تعریف خالق ہے۔

याशतेन प्रतनोषि सहस्रेण विरोहसि।
तस्यास्ते देवी इष्टके विधेम हविषा वयम॥

یہ یجروید کے تیرہوین ادھیا کا اکیسوان منتر ہے۔
دیانندی بھاش مین اسکا ترجمہ یون لکھا ہے اینٹ کے
سمان ورِدھا ب یوون سے یکت شبھ گنون سے شوبھا
یمان پرکاش یکت استری جیسے اینٹ سیکڑون سنکھیا سے
مکان آدمی کا لبنا ر اور ہزارون سے بہت بڑھا دیتی ہے
ویسے جو تو ہم لوگون کو سینکڑون پوتر پوترے آدمی
سمپتی سے بستار یکت کرتی اور ہزارون پرکار کے پدارتھون
سے بہ بید پرکار بڑھاتی ہو اُس تیرے دینے لوگ پدارتھون
سے ہم لوگ سیوا کرین یعنی ای اینٹ کیطرح مضبوط اور گونا
گون اوصاف حمیدہ خصائل پسندیدہ سے معمور عورت
جس طرح اینٹ ان گن شاخون سے مکان بڑھا دیتی ہے
ویسے ہی تو ہم لوگون کو سیکڑون بیٹے پوتے اور ہزارہا اشیا دیکر
بڑھا دیتی ہی بھیر اشیا مرغوبہ سے ہم لوگ تیری سیوا کیون نکرین
(سچ ہو تو ایسا ہو تعریف ہو تو ایسی ہو کہ ای عورت تو اینٹ
پتھر کیطرح مضبوط اور دوب گھاس کی مثل دراز ہے)۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ فٰكِهِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ
وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَ
زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ (سورۃ الطور) ڈرو والے باغ
اور نعمتون مین ہین میوے کھاتے جو دئے انکے رب نے
اور بچا دیا اُنکو رب نے دوزخ کی مار سے کھاؤ اور پیو رچ سے
بدلہ اُسکا جو کرتے تھے لگے بیٹھے تختون پر برابر قطار قطار
اور بیاہ دین ہمنے اُنکو گوریان بڑی آنکھون والی۔
افسوس کہ حور عین پر تو خبطیون کا سر پھر گیا اور اسپر خیال نہ آیا
کہ وید کے پرمیشور نے یہ صریح جھوٹ بولا اور شرک کی
تعلیم دی ہے کہ ای عورت تو ہمکو سینکڑون بیٹے اور
پوتے اور ہزارون اشیا دیتی ہے اور دینے کے لائق
چیزون سے ہم تیری پوجا کرتے ہین۔ یا کوئی عورت واقعی
ایسی ہوگی جو وید کے پرمیشور کو ہزارون بچے اور دولت
دیتی ہوگی اور پرمیشور اُسکی سیوا مین مشغول رہتا ہوگا
البتہ گائی کی تعریف سے ہو سکتا ہی کیونکہ وہ سب طرح نفع
بخش ہے۔

सरस्वती योन्यां गर्भं मन्तर श्विभ्यां
पत्नी सुकृतं विभर्ति। अपांरसेन वरुणो
नमाभेन्द्रं श्रियै जनयन्नप्सुराजा

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا وَّكَوَاعِبَ
اَتْرَابًا وَّكَاْسًا دِهَاقًا لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ
لَا كِذّٰبًا جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا (سورۃ النبا)

یہ یجروید کے اُنیسوین ادھیا کا چورانوے منتر ہے
دیانندی بھاش مین اسکے معنے یہ لکھے ہین کہ ہے
جوگ کرنے ہارے پرش جیسے سوستی عورت اپنے خاوند سے
یونی کے اندر یون ویپ گربھ کو دھارن کرتی ہے یا جیسے
راجا آدھا ایک اور اوپدیش کے ساتھ جلون کے رس سے
پرانون مین بیل کے سمان سکھ سے ایشور کو بھی کیلئے
برکت کرتا ہوا براجمان ہوتا ہے ویسے تو بھی ہو۔
یعنی اے زاہد آدمی جیسے نیک عورت اپنے خاوند سے
رحم مین ہوا کی شکل حمل کو رکھ لیتی ہے یا جیسا راجا رعایا
پر براجمان ہوتا ہے ویسے تو بھی ہو (نصیحت ہو تو ایسی
ہو) اور دوسرے پنڈتون نے فقرہ اولی کے معنے
یہ کئے ہین کہ نرائن کی بیوی مہا واک اندر یا یجمان
کو رحم کے درمیان رکھتی ہے۔
جو لوگ وید کو قرآن شریف اور لوط پیغمبر سے بیشتر کا بتاتے
ہین وہ اس فقرہ پر ضرور خیال فرمائین کہ اے جوگ کرنیوالے
پرش جیسے سوستی عورت اپنے خاوند سے یونی (رحم) کے
اندر پون سوپ گربھ (بشکل ہوا حمل) کو دھارن کرتی
ہے ویسے تو بھی ہو یہ کسقدر مہمل اور خلاف تہذیب ہے،
بھلا جب تارک الدنیا زاہد کو نامہذب الفاظ مین یہ نصیحت کیگئی
ہے تو دنیا دارون کو خود ہی سرودیا دوہا نیدن بستان کا مضمون
پیش آئیگا سچ ہے ۵ مین الزام اُنکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا +

ترجمہ۔ ڈروالون کو بیشک مراد ملنی ہے باغ اور انگور
اور نوجوان عورتین ایک عمر کی اور پیالہ چھلکتا نہ سُنیگے
جنت مین بیہودہ بکنا نہ جھوٹ اور جھُٹلانا بدلا ہے
تیرے رب کا دیا حساب سے۔
قرآن شریف نے دو چیزین یہان بیان کی ہین کہ اللہ تعالی نے
متقین کیواسطے نوجوان عورتین پیدا کی ہین اور لفظ و لہم
ازواج اور زوجنا ہم سے جنکا ترجمہ ہے اُنکی بیویان اور
بیاہ دی ہمنے اُنکو صاف عیاں ہے کہ وہ اُنکی بیویان ہونگی
نیوگ کی خواہان غیر کی منکوحہ نہین ہونگی اور وہان کی شربت
کا نام شراب ہے نہ در حقیقت شراب خمر اور اسی واسطے جہان
خمر کا ذکر آتا ہے وہین مصرح کیا جاتا ہے کہ اُس مین لغو و
کذب و بیہوشی نہین ہوگی بلکہ جیسے عام شربت ہوتے ہین
ویسے ہی ایک لذیذ چیز وہ بھی ہوگی شراب رنگدار
بدمزہ ہوتی ہے اور وہ نہایت لذیذ اور سفید رنگ
اور خوش ذائقہ ہوگی۔ بیضاء لذت للشاربین سورہ
الصّٰفّٰت ملاحظہ ہو۔
غلمان کم عمر لڑکے مشرکون کی اولاد وغیرہ اہل جنت کیلئے
خادم بنائے جائینگے وہ خدمت کرینگے وہان لواطت نہوگی جسکی
طرف در پردہ معترض مشیر ہے لواطت شرعًا حرام قانونًا فعل
بدقابل سزاے فاعل و مفعول حضرت لوط خاص اسی جرم کو
نیست کرنیکے لئے مبعوث ہوئے قوم باز نہ آئی ہلاک ہوئی

اسی مضمون کے چند منتر رسالہ ہذا کے صفحہ ۵ مین گزرے علاوہ بران وید ون کا ایک حصہ عورتون کے محاسن و محامد کے
بیان مین صرف ہوا ہے جسمین مدح سرائی اگر ہندؤن کو نصیحت ہے تو ظاہر ہے کہ از روئے وید مستورات کی تعریفین اور تعشق آمیز

بیان محافل اغیار مین سننا سنانا منع نہین پھر حورون کی صحیح صحیح خوبیان کرنیکے سبب قرآن کیون مجرم ٹھہرایا جاتا ہے
اگر جاہی روحین بعد نجات کے پرمیشور مین ملجائینگی اسطرحپر کہ جیسے پانی مین پانی ملجاتا ہے تو بیشک سورگ کوئی چیز نہین
اور پرمیشور کا گھٹنا اور بڑھنا صحیح ہے پس اسوقت پرمیشور کو ناقص جاننا چاہئے اور روحون کو بھی اُسکے
اجزا ماننا چاہئے تاکہ آپکے علوم متعارفہ محررہ تکذیب کے سچے سمجھے جائین اور اگر پرمیشور سے علیحدہ رہینگی تو ضرور ہی
اُنکے واسطے کوئی جسم وجاے قیام ہونی چاہئے تاکہ اُنکو موقع قرار ملے کیونکہ وہ بغیر جسم کے قائم نہین رہسکتین
اور نہ کچھ ذوق و سرور ہی حاصل کرسکتی ہین اور آواگون یعنی تناسخ صحیح ہے تو جن منترون کو نجات کے باب مین آیات
قرآنیہ کے مقابل اہل خبط نے لکھا ہے صحیح نہین اور نجات ابدی بھی باطل ہے وجہ یہ کہ جب سبکی نجات ہوگی تو
تناسخ کا جال پھٹ جائیگا اس مین کوئی روح پھنس نہین سکتی اور وہ تکذیب صفحہ ۲۰ مین اس امر کے خود بھی مقر ہین
کہ تھوڑی سی نیکیون کے بالعوض نجات ابدی اور رجا دوامی لذائذ روح حاصل نہین کرسکتی اور از روئے وید یہی صحیح
ہے جبھی تو پرانے آریون نے کوہ ہمالیہ کو بہشت قرار دے رکھا تھا کیونکہ وہ وہان پر بہت کچھ آرام پائے ہوئے تھے
اور آجکل کے آریہ از روئے تناسخ اپنے بیوی بچون کو ہی اپنے اعمال کا پھل (حور و غلمان وغیرہ) مانے ہوئے ہین
جنکا فانی ہونا مسلمہ فریقین ہے پس جو فانی ہو وہ جاودانی نہین ہوسکتا اور بدون جاودانی اشیاء کے
روح سرور نہین حاصل کرسکتی۔

فلاح کے علاوہ نجات کے معنی ہر غم سے ہر عذاب سے بیفکری بھی ہین سو اول تو ان مکشمالون کو دار دنیا مین ممکن
ہی نہین کہ وہ نصیب ہو بقول گرونانک صاحب ع دکھیا سب سنسار۔ سب بنجور ہین۔ دوسرے از روئے
وید روح نجات اسلئے بھی حاصل نہین کرسکتی کہ اسکی ذات سے بدی کا بیج پرمیشور بھی جدا نہین کرسکتا اور اُسی کے باعث
چار جگ گزر جانے اور موہومی نجات پالینے کے بعد بھی روح اس عالم مین آکر بدستور سابق انسان و حیوان بنتی
رہتی ہے جس سے صریح واضح ہے کہ آواگونیون کو نجات حقیقی نصیب ہی نہین پھر نجات قرآنی کے روبرو وید کی
مکتی چہ معنی دارد۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

رد خطرات

اس کتاب کے لکھنے سے میری غرض یہ ہے کہ سیدھی راہ اور نجات کے طالب حق قبول کرنیسے رکین نہین اور وید کے واعظون کی چالاکیون اور حقیقی نجات کی حقیقت اور ابدایت اور اُسکے وسائل سے آگاہ ہوجائین اور سندھیا وغیرہ عبادتون کا بے سود ہونا بھی سب پر کھل جائے اسیواسطے مینے جو کچھ وید وغیرہ سے نقل کیلیہے اُسکا پتہ مع حوالہ صفحہ یا منتر اور باب کے لکھدیاہے تاکہ خصوم کو موقع حجت باقی نہ رہے اور جس لغت کے ترجمہ مین وہ فرق جانین لغت سنسکرت سے ملالے اور ذرا سا عقل کو دخل دیکر محاورہ کلام کے بدون میزان لگائے محض کورانہ کارروائی نہ کرے دیانندیون کی طرح صراحت چھوڑ کر تاویل پر نہ مرے جو لوگ پہلے سے پہلے ہی کانون پر ہاتھ دھر جاتے ہین کہ ویدون مین ایسا نہین لکھا حالانکہ اُنہون نے ابھی تک ویدون کی صورت بھی نہین دیکھی اُنکے روبرو اس کتاب کا پیش کرنا بالکل غیر مناسب ہے اور اُنہین بھی لازم ہے کہ دیکھتے ہی تکذیب کے سر نہو جائین بلکہ غیر متعصب پنڈتون سے دریافت کرین تاکہ حقیقت حال معلوم ہو چونکہ یہ کتاب اپنی رنگ مین پہلی اور وقت کی ضرورت کے موافق ہے اسواسطے اسکی ایک ایک جلد ہر فرقہ کے منصف مزاج اور غیر متعصب آدمی کے پاس بالضرور ہونی چاہیے قیمت۔ ۴ر

تہذیب المکذبین۔ منشی لیکھرام کی تکذیب براہین احمدیہ کا جواب حصہ اول۔ ۴ر

وید کی حقیقت۔ وید کے چند منتر معہ ترجمہ بطور نمونہ تعلیم ویدیہ ناظرین کیے گئے ہین جنکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ ۱ر

قرآن کی حقیقت سورۂ بقرہ کی چند آیتون پر جو پنڈت سوری پرساد جی آریہ نے اعتراض کیے تھے اُنکا جواب۔ ۱ر

مباحثہ کسیر۔ اس باب مین کہ وید کلام الٰہی ہے یا قرآن شریف۔ ۲ر

مباحثہ موضع سکندرآباد۔ اس باب مین کہ وید کلام الٰہی ہے یا قرآن شریف۔ ۱ر

مباحثہ موضع رسول پور۔ اس باب مین کہ وید کلام الٰہی ہے یا قرآن شریف۔ ۱ر

صلوٰۃ اور سندھیا کی کتاب۔ نماز و سندھیا کا موازنہ و مقابلہ۔ ۱ر

ید بیضا۔ بجواب رسالہ کالی چرن۔ ۲ر

ہدایت نامہ بجواب قسم نامہ۔ جی آر نابہ ریاست منشی لیکھرام جی آریہ مسافر و پنڈت گیان رام وغیرہ کے اعتراضون کا جواب۔ ۱ر

ملنے کا پتہ۔ منشی نذر حسین و مولوی ابو رحمت حسن میرٹھ شہر صرابہ دروازہ